سنیاسی بوٹی پرکاش
پرکاش بوٹی

فہرست مضامین

دیباچہ

ہر ملک کی ضروریات کے مطابق قدرت نے ہر ملک میں چیزیں پیدا کی ہیں لیکن ہندوستان کے لئے تو قدرت نے خاص فیاضی کی ہوئی ہے۔ اس ملک کی جڑی بوٹیاں جہاں ہندوستانیوں کے لئے خاص طور پر مفید ہیں، وہاں دنیا کے ہر ملک کے لئے بھی ازحد مفید اور کارآمد ہیں، اور اسی لئے ہر ملک والے ہندوستان کی ہر قسم کی جڑی بوٹیاں منگا کر ان سے اپنے اپنے طریقے ادویات تیار کر کے دنیا بھر کی منڈیوں میں ان کی تجارت کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ یہ جڑی بوٹیاں اس کی اپنی پیداوار ہیں۔ لیکن پھر بھی افسوس ہے کہ تقریباً پانچ کروڑ روپیہ سالانہ غیر ملکی لیباریٹریوں اور کیمسٹوں کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے جو ناواقفیت کے باعث ان ہی اپنی ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ دوائیاں جو کہ غیر ملکوں سے بن کر آتی ہیں بھاری سے بھاری قیمت پر بھی خرید کر استعمال کرتے ہیں۔ جو کہ انگریزی دوا فروشوں، کیمسٹوں کی دوکانوں پر محض لباس تبدیل کر کے آتی ہیں۔ دراصل یہ اُنہی جڑی بوٹیوں سے تیار ہو کر آتی ہیں، جو کہ یورپ والے ہمارے ملک ہندوستان سے کوڑیوں کے بھاؤ خریدتے ہیں۔ جن کی قیمت اتنی گراں ہو جاتی ہے کہ لوگ سونا اور موتی کے عوض خریدتے ہیں۔ مثلاً "آپ اندرائن بوٹی کو ہی لے لیجئے۔ جو کہ ہندوستان (بھارت) میں ہر جگہ اور کافی ملتی ہے۔ یہاں تک کہ بالکل مفت اور منوں اکھٹی کی جا سکتی ہے۔ جس سے سینکڑوں بیماریوں کا علاج بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب یہ ہی اندرائن ہندوستان سے نکل کر یورپ پہنچ کر پھر ہندوستان میں واپس آتی ہے۔ تو "ایکسٹریکٹ کالی سنتھ" اور "پلولی کالو سنتھی" کے نام سے ہزاروں روپیہ کی فروخت ہونے لگتی ہے۔ کیونکہ مغربی تعلیم اور فیشن نے ہمارے نوجوانوں کی آنکھوں اور دماغوں پر ایسا پردہ ڈالا ہے کہ وہ اُس ہر چیز کو ٹھکرا

دیتے ہیں۔ جس پر غیر ملکی مہر نہ لگی ہو، حالانکہ دیکھئے! بڑے بڑے انگریز بھی ہماری ہندوستانی (بھارتیہ) دوائیوں کے بارے میں کیا لکھتے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل ہیرلڈ براؤن آئی۔ ایم۔ ایس (پینشنر) لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان (بھارت) میں دوائیوں کی اتنی زیادہ تعداد موجود ہے، جو نہایت مفید ہیں لیکن افسوس ہے، کہ مغربی ڈاکٹران سب سے ناواقف ہیں۔

کرنل۔ جی۔ ٹی۔ یو۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ اپنی مشہور کتاب (پریکٹیکل بازار میڈیسن) میں لکھتے ہیں، کہ یہ بالکل درست ہے کہ دیسی دا نڈین دوائیاں اتنی سستی ہیں کہ جہاں یورپین دوائی آٹھ آنے سے لے کر دو روپیہ میں ملے گی وہاں دیسی دوا پر چند پیسے خرچ ہوں گے۔

کیونکہ انگریزی دوائیاں خشک اور پرانی جڑی بوٹیوں سے تیار کی جاتی ہیں اس لئے ہندوستان ان تازہ اور قدرتی جوہروں سے لبریز جڑی بوٹیوں سے زیادہ مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر ان دیسی دوائیوں جڑی بوٹیوں کا اصول کے مطابق استعمال کیا جائے، تو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے (دواخانوں) ہسپتالوں کے ذریعے نہایت سستا علاج معالجہ ہو سکتا ہے۔

بوٹیاں کب اکھاڑنی چاہیئں

اکثر لوگ بوٹی کو پہچاننے کے بعد اسے فوراً ہی توڑ کر رکھ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان بوٹیوں کے اکھاڑنے کا بھی وقت ہوتا ہے۔ اسلئے اگر یہ بوٹیاں غیر وقت میں اکھاڑی جائیں تو پورا پورا فائدہ نہیں دکھلاتیں، تو بوٹیوں کو بے کار یا بے فائدہ کہدیا جاتا ہے۔ دراصل یہ بوٹیوں کا قصور نہیں، بلکہ بوٹی اکھاڑ کر لاتے والے کا قصور ہے۔

جس طرح ہر ایک جیو اور انسان کی زندگی میں تین دور آتے ہیں۔ یعنی پہلا دور بچپن۔ دوسرا جوانی۔ اور تیسرا دور بڑھاپا۔ ٹھیک اسی طرح حیوانوں، چرندوں، پرندوں، درندوں میں بھی یہ تینوں دور آتے ہیں۔ اسی طرح ان بوٹیوں کو بھی ان ہی تینوں دوروں میں سے گزرنا ہوتا ہے۔ یعنی پھول لگنے سے پہلے بوٹیوں کی حالت بچپن کی ہوتی ہے۔ اور پھول لگنے کے بعد ان کی جوانی کی، اور اس کے بعد بڑھاپے کی حالت ہوتی ہے۔ اس لئے بوٹیوں کو اکھاڑنے کا وقت سب سے بہترین وہ ہے جبکہ وہ اپنی جوانی میں بھرپور ہوں۔

بغیر پھول والی بوٹیاں :- کئی بوٹیاں ایسی بھی ہیں، کہ جن میں پھول بالکل نہیں آتے، ان کا اکھاڑنیکا وقت معلوم کرنے کے لئے اتنا دیکھ لینا نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنی پوری طاقت سے ہری بھری ہو۔ بس یہی اس بوٹی کے اکھاڑنے کا وقت ہے۔

دودھ والی بوٹیاں :- دودھ والی بوٹیوں کو ایسے وقت میں اکھاڑنا چاہیئے جبکہ اس کی ٹہنیاں، پتے، دودھ سے بھرے ہوئے ہوں۔ ٹہنی یا پتے کو توڑنے سے

اس میں سے دودھ ٹپکنے لگے۔ ایسی حالت میں ان کو اکھاڑنا، یا توڑ کر کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

بوٹیاں کب اکھاڑنی چاہیئے :- زیادہ تر بوٹیوں کو اکھاڑنے کا وقت صبح سویرے کا زیادہ اچھا ہے۔ جبکہ وہ لہلہاتی اچھی معلوم دیتی ہوں۔ دوپہر کو دھوپ کی تیزی سے اکثر بوٹیاں مرجھا جایا کرتی ہیں۔ ایسے وقت میں اکھاڑی ہوئی بوٹیاں خاص مفید نہیں ہو سکتیں۔ لیکن صبح سویرے کے وقت یہ بھی ہر ایک بوٹی کے اکھاڑنے کا وقت اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بہت سی بوٹیاں نباتیاں ایسی بھی ہیں، کہ جو سورج کے نکلنے کے بعد اسکی صبح کی دھوپ سے کھلتی اور لہلہایا کرتی ہیں۔ اس لئے ایسی بوٹیوں کو اکھاڑنے کا وقت وہی سمجھنا چاہیئے، جس وقت کے بوٹیاں اپنی پوری طاقت سے لہلہا رہی ہوں اور ٹہنیاں پھولوں سے بھری ہوئی ہوں۔

بوٹیوں کے پتوں کو ایسے وقت میں توڑنا چاہیئے جبکہ وہ رس سے بھرے ہوئے ہوں۔ زیادہ تر پتے اس وقت توڑنے کے لائق ہوتے ہیں، جبکہ اس میں پورے پھل آ چکے ہوں، لیکن ابھی وہ پھل پکے نہ ہوں۔ کیونکہ جب پھل پکنے لگ جاتا ہے، تو پتوں کے رس کا بہت سا حصہ پھلوں میں چلا جاتا ہے۔ جو پھلوں کو پکانے میں امداد دیتا ہے۔ اس لئے پتے اس حالت میں توڑے ہوئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں جبکہ اس بوٹی کے کچے ہوں، اور پھولوں کو اس وقت توڑنا چاہیئے، جبکہ پھول اچھی طرح کھلا ہوا ہو۔ کچے یا مرجھائے ہوئے پھول توڑ کر کام میں لانا مفید ثابت نہیں ہوں گے۔

تخم یا بیج :- یہ بیج کیا ہیں، گویا تمام پودے کا نچوڑ ان بیجوں میں ہوتا ہے اسلئے ان بیجوں کو اسی وقت حاصل کرنا چاہیئے۔ جبکہ وہ پودے کے سارے رس کو خوب چوس چوس کر اچھی طرح پک چکے ہوں۔

جڑیں :- ان بوٹیوں کی جڑیں کس وقت اکھاڑنی چاہیئیں۔ اس کے لئے مختلف

لوگوں کے مختلف خیالات ہیں، ایک یہ سردی کے موسم میں تمام پودے کا رس جڑمیں چلا جاتا ہے۔ اسلئے ان کے خیالوں کے مطابق سردی کے موسم میں جڑیں اکھاڑنی چاہئیں۔ لیکن بہتوں کا خیال یہ ہے کہ سردی کے موسم میں پودوں کے پتوں اور ٹہنیوں اور جڑوں کا رس جہاں کا تہاں جم جاتا ہے اس لئے سردیوں کے موسم میں نہیں۔ بلکہ گرمی کے موسم میں اُکھاڑنا چاہیئے۔ اور ہمارے خیال میں جڑیں اس وقت اکھاڑنی چاہئیں۔ جبکہ پودا خوب پھل اور پھول رہا ہو۔ ہرابھرا گلزار ہو۔ اکھاڑنا چاہیئے۔ سردی یا گرمی کے موسم کی کوئی پابندی ٹھیک نہیں، ہاں یہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ اس پودے کی جڑیں گلی سڑی یا کیڑوں کی کھائی ہوئی نہ ہوں۔

رس نکالنا

جس بوٹی کا بھی رس نکالنا ہو، اس کو صاف پتھر کے کونڈے یا کھرل میں ڈال کر لکڑی کی موسلی سے کوٹ کر صاف کپڑے میں نچوڑ کر اس کا رس نکالنا چاہیئے۔ اور جس رس کو صاف کرنا ہو۔ اس کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ مٹی کے روغن کئے ہوئے پیالے میں رس کو ڈال کر دھیمی دھیمی آگ پر اس رس کو پکادیں۔ اور اس میں جو جھاگ اٹھیں ان کو اتارتے جاویں۔ جب اس میں دو تین اُبال آجاویں تو آگ سے اتار کر موٹے صاف کپڑے میں چھان لیں۔ رس کا صاف شدہ حصہ نکل آئے گا اس رس کو اگر کچھ عرصہ کے لئے رکھنا ہے۔ تو صاف بوتل میں بھر کر اس کے اوپر زیتون کا یا تل کا تیل ڈال کر مضبوط ڈاٹ لگا کر رکھدیں۔ جو بوٹیاں سایہ میں خوب پھلتی پھولتی ہیں، اور دھوپ میں مرجھایا کرتی ہیں۔ اُن کو چھایا کے وقت ہی اُکھاڑ کر لانا چاہیئے۔ اور جو بوٹیاں پانی کے کنارے خوب سرسبز پائی جاتی ہیں۔ انکو وہاں سے ہی اکھاڑ کر لانا چاہیئے۔ میدانوں میں کھڑی ہوئی ان بوٹیوں کو بھی لینا چاہیئے۔ ہاں جو بوٹیاں میدانوں میں

ہندوستان کی دیہاتی جڑی بوٹیاں

انکول Alangeum Lamorokil

مختلف نام :۔ سنسکرت میں :۔ انکوٹھ۔ دِرگھ کال۔ اکول۔ نکوچک
ہندی میں :۔ اکال۔ ڈھیرا۔ بنگالی میں :۔ آکولا۔ مراٹھی میں :۔ اکولی۔
گجراتی میں :۔ انکول، اور انگریزی میں الینیم لیمارکی ہے۔
پہچان و کیفیت :۔ اس کا پھل ٹھنڈا چرپرا خوش ذائقہ۔ امراض بلغمی اور سانپ و چوہے کے زہر کو دور کرتا ہے۔ یہ ایک درخت ہے، جو جنگلوں اور پہاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے
انکول اور بخار :۔ چڑھے بخار میں پانچ سے دس گرین تک کی ایک خوراک اس کا چورن بنا کر استعمال کریں۔ پسینہ ہو کر بخار ہلکا، جاڑہ لگنا، اور پیاس کی زیادتی دور ہو جاتی ہے۔

ارجن Terminalir Arjuna

چترکوٹ میں لکشمنا پہاڑی پر رہنے والے ایک سادھو مہاراج ہزاروں مریضوں کو سالانہ سرد کی پورنماشی کے دن دوا کھلا کر دمہ کی بیماری کو دور کر دیتے ہیں۔ اس سے بہت سے لوگوں کو ہمیشہ کے لئے آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو ایک سال تک آرام دیتا ہے۔ اور دوسرے سال پھر وہی دوا استعمال کرنی پڑتی ہے۔ دوا کیا ہے؟ ارجن

درخت کی چھال کو کوٹ پیس کر یا ریک چُورن بنالیں۔ بس دوا تیار ہے۔

ترکیب استعمال :۔ سرد کی پورنماشی کے دن دمہ کا مریض بھوکا رہے۔ کچھ نہ کھائے۔ اور رات کے وقت کھیر بنا کر تھالی میں ڈال کر ایسی جگہ پر حفاظت سے رکھیں، کہ جہاں تمام رات چاند کی روشنی اس پر پڑتی رہے۔ اور مریض بھی رات بھر جاگتا رہے۔ سوئے نہیں۔ پھر صبح چار بجے مندرجہ بالا چُورن ایک تولہ لیکر اس تھالی کی کھیر پر چھڑک دو۔ اور صبح اندھیرے مریض کو وہ ساری کھیر کھلا کر بارہ گھنٹہ تک پھر نہ سونے دیا بس آرام ہو جائے گا۔

ارجن کے نام :۔ ہندی ارجن۔ بنگالی ارجن گاچھ۔ مرہٹی سار ڈھول۔ گجراتی کراییو۔ سنسکرت ارجن۔

مقام اور شکل و شباہت :۔ ارجن کے درخت بڑے بڑے لمبے اور اونچے بنوں میں ہوتے ہیں۔ ہمالیہ کی ترائی، بنگال، برہما، سی پی، اور پنجاب و یوپی میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں دہلی کی سڑکوں پر بھی یہ درخت کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے پتے لمبے اور گول قریباً چار پانچ انچ لمبے ایک سے دو انچ چوڑے امرود کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اسکی چھال سفید اور اندر سے سرخ نرم اور ریشہ دار ہوتی ہے۔ اور اس میں دودھ نکلتا ہے۔ اسکے پھل دو تین انگل لمبے سبز کمرکھ پھل کی طرح پھانک دار لیکن لکڑی جیسے سخت اور ریشہ دار ہوتے ہیں، جو ماہ جولائی میں بکثرت لگتے ہیں۔ اور یہ پھل مانند ہرڑ کے قبض کشا ہوتے ہیں۔ اور اس کے پتوں کا رس کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ جریان خون۔ جریان منی۔ دستوں اور پیچش میں نہایت مفید ہے۔ اس کی چھال کو پانی میں ابال کر اس پانی سے زخموں کو دھونے سے زخم جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ درخت ارجن کی چھال دو تولہ دودھ گائے ایک پاؤ اور پانی دو سیر تینوں کو ملا کر آگ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ پانی اُڑ جائے۔ پھر دودھ کو چھان کر حسب ذائقہ کھانڈ یا مصری ملا کر پی لیں۔ اس سے دل کو

طاقت ملتی ہے۔ یہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے میں بھی مفید ہے۔ اس کی چھال کے سفوف (چورن)، میں برگ بانسہ کا رس اتنا ڈالیں کہ جس سے سفوف تر ہو جائے۔ تو پھر اسکو کھرل کر کے خشک کر لیں، اسی طرح سات مرتبہ تر و خشک کر کے اس سفوف میں شہد اور مصری ملا کر چٹنی سی تیار کر لیں۔ تپ دق کے ان مریضوں کے لئے کہ جن کے بلغم میں خون ہوتا ہو۔ نہایت مفید ہے

ارجن کی چھال کا جوشاندہ کی ایک خوراک پانچ تولہ سے دس تولہ تک اور سفوف صرف ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک کی ایک خوراک۔

اخروٹ Walnut

پہاڑی ملکوں میں ہونیوالے پیلو کو ہی اخروٹ کہتے ہیں۔ اس کا نام کرپ رال بھی ہے۔ اخروٹ، منی کو گاڑھا و مضبوط بنا کر اعضا جسم میں طاقت و توانائی پیدا کرتا۔ دماغ کو تر و تازہ رکھتا اور کف و پت کو بڑھاتا ہے۔

اخروٹ کا مغز (گری) بھون کر استعمال کرنے سے کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے۔

اخروٹ کا درخت پہاڑی زمینوں میں دو ہزار فٹ کی اونچائی پہ ہوتا ہے جو بہت اونچے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے کچھ لمبے موٹے دل کے ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹے گچھے دار ہوتے ہیں۔ گول میں پھل کی طرح اوپر کی ہری چھال ہٹانے پہ اندر ایک گٹھلی چار ریکھا والی کھردری ملتی ہے۔ اسے توڑنے پہ مغز (گری) نکلتی ہے۔ اس کے فائدے بادام کی مانند ہیں۔ اس کا نام سنسکرت میں شیل بھو۔ اکشوٹ۔ کرپا رالا۔ ہندی میں اخروٹ۔ بنگالی میں آکرد نام۔ اکروڈ۔ گجراتی میں آکھوڑا ئے۔ جو جھ اکرد یم۔ فارسی میں جہتی گج اور انگریزی میں وال نٹ کہتے ہیں۔

اشوک Jonesia Asoka

مختلف نام :- نباتاتی نام۔ سراکا انڈیکا saraca indica — سنسکرت

ہیں اشوک۔ ہیم پشپا۔ بجل۔ تامرپلو۔ کنکیلی۔ پی بھڈ پشپ۔ گندھ پشپ نٹ کہتے ہیں۔ ہندی میں اشوک۔ اشوگی۔ اشوگا۔ بنگالی میں رسپال۔ مرہٹی میں اشوپک۔ گجراتی میں آسو پالب۔ آنڈ پالو۔ اور انگریزی میں جونیسیا اشوک کہتے ہیں۔

مقام :۔ یہ خوبصورت سایہ دار درخت ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بنگال۔ وسط ہند لنکا، پنجاب اور جنوبی ہند میں تو بکثرت باغوں میں لگا ہوا دیکھا جاتا ہے۔ دہلی اور یوپی کے باغوں میں بھی اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔

پہچان :۔ اس کے پتے آم کے پتوں سے ملتے جلتے لیکن آم کے پتوں سے ملائم اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو تقریباً اٹھارہ، بیس انگل لمبے اور تین انگل چوڑے ہوتے ہیں پھول سرخ اور گچھے دار۔ تنے کی چھال باہر سے مٹیالی۔ لیکن اندر سے سرخ رنگ کی ہوتی ہے اس کی چھال کا جوشاندہ بھی سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

کیفیت :۔ اس درخت کے پھول اور چھال دونوں کثرتِ حیض کو دور کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے استعمال کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس درخت کی دو تولہ چھال کو ایک پاؤ دودھ اور ایک سیر پانی ملا کر آگ پہ رکھ کر پکائیں جب تمام پانی جل جائے، دودھ ہی دودھ باقی رہ جائے، تو اس دودھ کو چھان کر استعمال کرائیں۔ اشوک کی چھال جہاں کثرتِ حیض کو دور کرتی ہے۔ وہاں رحم کی بھی تقریباً سب خرابیوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ رحم کو طاقت دیتی ہے۔ خونِ حیض کی بیقاعدگی دور کر کے اسقاط حمل کو روکتی ہے۔ پراچین ایورویدک گرنتھوں میں اشوک کو جوشاندہ بنا کر یا اس سے گھی بنا کر یا ارشٹ اور گولی کی شکل میں خونی بواسیر۔ خونی اسہال۔ کثرتِ حیض۔ سیلان الرحم وغیرہ میں استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اشوک کی چھال کو پانی میں جوش دے کر اور چھان کر پھر اس پانی کو دوبارہ آگ پہ گاڑھا کر لینے سے اشوک کا ٹھوس ایکسٹریکٹ بنا لیا جاتا ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا امراضوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اشوک کے پھولوں کو بطور سبزی پکا کر استعمال کرنے سے بھی جریان خون کثرت حیض وغیرہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ اور سیلان الرحم کو دور کرنے کے لئے تو یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ماہ مارچ میں یہ درخت پھولوں سے لد جاتا ہے۔ اور پھولوں کے گچھے چھتری کی طرح درخت پر چھا جاتے ہیں

(پھول) اگست Grandis Flora

مختلف نام :- سنسکرت میں اگست منی پشپ۔ منی وردم کہتے ہیں۔ ہندی میں اگست۔ اگستیا۔ ہتیا۔ اگاتھیا۔ بنگالی میں وک۔ مرہٹی میں، اگستیا۔ ہردگا۔ گجراتی میں اگ تھیو نے۔ انیسے ادیسی۔ انگریزی میں سیسوانیا۔ گرانڈی فلورا۔

کیفیت :- اس کے درخت بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان میں ڈالیاں بہت ہوتی ہیں۔ درخت کی اونچائی بیس پچیس ہاتھ تک ہوتی ہے۔ اور چھوٹے سے درخت ہو جانے پر ہی اس میں پھول اور پھل آنے لگ جاتے ہیں۔ اس کی پھلی ایک ڈیڑھ بالشت کی ہوتی ہے۔ جو نہایت نرم ہوتی ہے۔ ہری پھلیوں کا ساگ سبزی بھی بنایا جاتا ہے۔ اور اس کے پھولوں کا بھی ساگ بنایا جاتا ہے۔ پھول سفید، پیلا۔ نیلا۔ لال چار قسم کے رنگ کا ہوتا ہے لیکن زیادہ تر سفید اور پیلے رنگ کے پائے جاتے ہیں۔ اس کی چھال میں ٹینن اور کچھ گوند پائی جاتی ہے اس درخت کی کاشت زیادہ تر دریائے گنگا کی وادی بنگال اور جنوبی ہندوستان میں کی جاتی ہے۔ پنجاب اور سندھ میں یہ بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ اس کی چھال کسیلی۔ چرپری۔ اور مقوی ہوتی ہے۔

فوائد :- اس کے تازہ پتوں کا یا پھولوں کا رس سر درد، زکام وغیرہ میں بطور نسوار استعمال کیا جاتا ہے۔ نسوار دینے سے ناک میں سے کثرت سے گندہ مادہ کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اس کی تازہ پھلیوں کا رس آنکھ میں ٹپکانے سے جہاں رتوندھا یعنی اندھراتا۔ آنکھ سے پانی بہنا وغیرہ امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔ وہاں اس کا لگاتار متواتر استعمال آنکھوں

کی بینائی کو بھی کافی حد تک بڑھا دیتا ہے۔ اس درخت کا نام اگست ستارہ جو کہ ستمبر کے مہینے میں نکلتا ہے، کے نام پر اس لئے ہوا ہے، کیونکہ اس کے پھول بھی اگست ستارہ کی طرح ماہ ستمبر میں ہی کھلتے ہیں۔

اس کی تازہ پھلیوں اور پھولوں کو بطور سبزی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بچوں کو اس کے پھولوں کا رس بقدر پانچ سے پندرہ بوند تک شہد میں ملا کر امراض گلو میں چٹایا جاتا ہے۔

اڑوسہ یعنی بانسہ یا بسوٹی

Adhatoda vasica

مختلف نام :- سنسکرت میں۔ باسک۔ ورسیکا۔ ورسا۔ سنگھکا۔ سنگھاسیہ۔ ورچی دنت اٹاروش۔ اڑوش۔ وریپ۔ تامر۔ سنگھ پورن کہتے ہیں۔ ہندی نام :- ورسا۔ اڑوسہ۔ دسوٹا۔ اڑوش۔ بنگالی میں :- ورسک۔ مرہٹی میں اڑولسا۔ گجراتی میں :- اڑدلسی۔ تامل میں: پیچاپا ماتو۔ اور انگریزی میں اڈاتوڈا ورسیکا کہتے ہیں۔ پنجابی میں بھنکڑ یا بسوٹی اور بلی دالہ بانسہ کہتے ہیں۔

مقام :- یہ ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ ملتا ہے۔ دامنِ کوہ میں تو اس کی جھاڑیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ میدانی علاقوں میں باغوں میں لگایا جاتا ہے۔ دہلی کے گرد و نواح میں بھی بے شمار ہے۔

پہچان :- اس کی جھاڑی تقریباً چار یا پانچ فٹ بلند ہوتی ہے۔ پتے پانچ پانچ انچ لمبے اور دو دو تین انچ چوڑے سبز رنگ کے ہوتے ہیں پھول سفید اور شیر کے کھلے منہ کی مانند ہوتے ہیں۔ جن میں شہد بہت نکلتا ہے۔ پتوں اور

چھال کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ بانسہ میں ایک جوہر Vasicine ویسی سین نام کا ہوتا ہے جو کہ الکوحل اور کھاری پانی میں حل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک رنگدار مادہ کھانڈ ایک قسم کی گوند نمکیات اور ایک تیزابی مادہ جس کو Adhatodic Acid کہتے ہیں۔ اس میں پایا جاتا ہے۔

فوائد:۔ اس جھاڑی کے تمام حصہ جات یعنی پھول، پتے، جڑ، چھال اور پھلی بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے پتے چلم میں رکھ کر پینے سے دمہ کے مریض کو فائدہ ہوتا ہے اس کے پتوں کا رس بقدر ایک تولہ میں تین ماشہ شہد ملا کر یا ایک ماشہ سونٹھ کا سفوف ملا کر استعمال کرنے سے کھانسی دمہ اور تپ دق کے لئے از حد مفید ہے۔ دو تولہ پتوں یا جڑ کا جوشاندہ ایک ماشہ سفوف فلفل دراز ڈال کر بھی اس مطلب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تپ دق کے اُن مریضوں کو جن کو بلغم کے ساتھ خون آتا ہو اس کے پتوں کا رس پلانے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں اور جڑ کا جوشاندہ گٹھیا اور ریح کے دردوں پر دُور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہی جوشاندہ اعلیٰ درجے کا جراثیم کش ہونے کے باعث خارش اور دیگر جلدی امراض کو دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ اس کے خشک پتوں کو بطور تمباکو چلم میں رکھ کر پینے سے دمہ کا دَور دُور ہو جاتا ہے۔ دکھتی آنکھوں پر اس کے سبز پتوں یا پھولوں کی ٹکیہ باندھنے یا لیپ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اس کے پتوں کو پانی میں اُبال کر اس پانی سے زخموں کو دھونے، اور اس کے پتوں کی پلٹس تیار کر کے گندے زخموں یا ناسور پر باندھنے سے بہت جلد شفا ملتی ہے۔ بانسہ کا کھار نمک ملا کر پینے سے ہیضہ کے دست بند ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ کا سفوف استعمال کرنے سے ملیریا بخار دور ہو جاتا ہے۔ بانسہ کے سالم پودے کو جلا کر اس کی راکھ کو پانی میں حل کر کے پھر پانی کو نتھار کر اور آگ پر پکا کر خشک کرنے سے اس کا کھار بن جاتا ہے۔ جو کھانسی اور دمہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بانسہ کا عرق از حد مفید ہے

جس کے تیار کرنے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ بانسہ کے تازہ پتوں کا رس چار سیر۔ کھانڈ سیر فلفل دراز تین چھٹانک۔ گھی سوا سیر سب کو ملا کر دھیمی دھیمی آگ پر پکائیں۔ یہانتک کہ سارا قوام شہد کی مانند گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس کو آگ سے اتار کر ٹھنڈا ہونے پر ایک سیر شہد خالص ملائیں۔ بس لعوق تیار ہے۔ اس لعوق کی خوراک چھ ماشہ سے لے کر ڈیڑھ تولہ تک حسب طاقت و عمر مریض کے ہے۔ تپ دق۔ پسلیوں کا درد۔ تلی۔ پرانی کھانسی دمہ۔ بلغم کے ساتھ خون آنا، اس دوا کے باقاعدہ اور متواتر استعمال سے دور ہو جاتا ہے بخار میں پیاس کی زیادتی بانسہ کے پتوں کے جوشاندہ پلانے سے دور ہو جاتی ہے۔

پیلا بانسہ یعنی پیا بانسہ Barlaria-Prionitis

اس کے پتے بھی بانسہ کی طرح کے ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ نوکدار اور یہ چار طرح کا ہوتا ہے۔ سفید۔ نیلا۔ سرخ اور پیلا یعنی زرد پھول والا۔ پھولوں کے رنگ کی وجہ سے سفید نیلا، سرخ اور پیلا، بانسہ کی چار قسمیں مقرر ہیں۔ البتہ اوصاف میں ان تمام قسموں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ان سب قسم کے بانسوں کے پتوں کی جڑ میں ریشے اور نوکیلے کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں کا رس برسات کے موسم میں پاؤں پر ملنے سے پاؤں کا پھٹنا یعنی بوائیوں کا مرض نہیں ہوتا۔ کان کے درد میں اس کے پتوں کا رس ٹپکانا مفید ہے مسوڑوں سے اگر خون بہتا ہو تو اس کے پتوں کے رس میں شہد ملا کر ملنا چاہیئے۔ پھوڑوں کو پھاڑنے اور سوجن کے لئے اس کی جڑ کے سفوف کو پانی میں ملا کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تیل سرسوں میں اس کی جڑ کی چھال جلا کر اس تیل کو زخموں پر لگانے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

اپراجیتا یعنی کوئل بوٹی MeGrin

مختلف نام :- سنسکرت میں آسپھوتا۔ گرہی کرنیکا۔ اشنوکرانتا۔ اور اپراجیتا کہتے ہیں۔
ہندی میں سفید کوئل، یا نیلی کوئل۔ بنگالی میں۔ اپراجیتا۔ گجراتی میں۔ چولی گرنی۔ کالی گرنی۔
تامل میں :- نیلانگ لوٹنا۔ اور انگریزی میں۔ بیجر نلے۔ کلیٹوریا ٹرنیٹیا کہتے ہیں۔
مقام و کیفیت :- ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ بیل کی شکل میں پائی جاتی ہے۔ بنگال
اور مالوہ میں تو خوبصورت پھولوں کی وجہ سے اسے ہر ایک باغ میں لگایا جاتا ہے۔ یہ
بیل درختوں دیواروں اور پہاڑوں کی چٹانوں پر آسانی سے چڑھ جاتی ہے۔ اس
کے پتے گول اور چھوٹے۔ پھول نیلا یا سفید۔ نیلی کوئل کا پھول نیلا، اور سفید کوئل کا
پھول سفید ہوتا ہے۔ اس کی پھلی مٹر کی پھلی کی طرح ہوتی ہے۔ جن میں سے مٹر کے دانوں
کے برابر دانے نکلتے ہیں۔ اس کے بیجوں میں ایک خاص قسم کا نباتاتی تیل ایک کڑوا
مادہ ٹینک ایسڈ اور گلوکوز وغیرہ ہوتے ہیں۔ جڑ کے چھلکے میں نشاستہ ٹینس وغیرہ
اجزا ہوتے ہیں۔

فوائد :- اس کی تازہ جڑ پیشاب آور اور قبض کشا ہوتی ہے۔ اس کے بیج تیز جلاب آور
ہوتے ہیں۔ جو پیٹ سے خوب پانی نکالتے ہیں۔ آدھا سیسی یا آدھے سر کے درد میں
اس کی تازہ جڑ کے رس کی چار پانچ بوندیں درد کی طرف والے ناک کے نتھنے میں ٹپکانے
سے درد کو آرام ہو جاتا ہے، اس کی جڑ کے چھلکے کا جوشاندہ بنا کر استعمال کرنے سے
پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا کھل جاتا ہے۔ شیر خوار بچوں کو اس کے ایک سے تین بیج تک
دودھ یا پانی میں پیس کر پلانے سے ان کو پاخانہ کھل کر صاف ہو جاتا ہے۔ جلودھر
یعنی پیٹ میں پانی بھر جانے کی بیماری میں دو سے تین ماشے تک اس کے بیجوں کا
سفوف کھلایا جاتا ہے۔ کان کا درد اور ورم میں اس کے پتوں کی ٹکیس بنا کر کان پر
ٹکور کرنے سے کان کا درد اور سوجن کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف بخار۔
کھانسی۔ جلودھر۔ تلی و جگر کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس جوشاندہ

خوراک پانچ تولہ سے دس تولہ تک، اور سفوف دو ماشہ سے تین ماشہ تک ہے۔
اس کا ذائقہ چرپرا گلے کو صاف کرنے والا۔ بینائی کو تیز کرنے والا، اور یادداشت کو بڑھاتا ہے۔

اگر Eagle wood

مختلف نام :۔ سنسکرت میں اگرو۔ پرور۔ لوہ۔ یوگ بنشکا۔ کریز۔ انا یرک وغیرہ نام ہیں۔ ہندی میں اور ہندوستان کی مختلف زبانوں میں اگر نام سے موسوم کرتے ہیں۔ عربی اور فارسی زبان میں عود ہندی، اور پنجابی میں عود کہتے ہیں۔

مقام پیدائش :۔ اس کا درخت ہمالیہ کے مشرقی علاقوں میں بھوٹان آسام اور سلہٹ کے پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک لمبا اور سدا بہار درخت ہوتا ہے۔ جس کی ننھی ننھی شاخیں ریشم کی طرح ملائم ہوتی ہیں۔ اس کی چھال پتلی مضبوط اور ہموار ہوتی ہے۔ اس کی اندرونی چھال سفید چمڑے کی طرح مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی سفید نرم اور ہموار ہوتی ہے۔ اور جب تازہ کاٹی جاتی ہے تو اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ اس کے پھل امرود جیسے ہوتے ہیں۔ جو سیاہ رنگ کے ٹکڑوں کی شکل میں بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ اس درخت کے پتے دو سے ساڑھے تین انچ لمبے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سفید رنگ کے اور ریشم جیسے ملائم ہوتے ہیں۔ ان میں جو پھل ہوتے ہیں وہ ڈیڑھ انچ سے دو انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ جو باہر کی طرف سے مانند مخمل کے اور اندر کی طرف سے بالوں والے پیدا ہوتے ہیں۔

فوائد و استعمال :۔ ذائقہ چرپرا کڑوا۔ جو اگر کالے رنگ کی ہوتی ہے وہ زیادہ مفید ہوتی ہے۔ وہ وزنی ہونے کی وجہ سے پانی میں لوہے کی مانند ڈوب جاتی ہے۔ اس کی خوشبودار گوند کی تاثیر مفرح ہے، گٹھیا کے علاج میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اعصابی سر درد اور رعشہ کے امراض میں اس کے استعمال سے شفا ہوتی ہے۔ اسکا

سفوف اسہال اور پیچش کو بند کرتا ہے۔ اور قے کو روکتا ہے۔ جوشاندہ کی شکل میں دینے سے بخار کے دوران میں پیاس کی زیادتی کو روکتا ہے۔ جس کا استعمال بھی دوائی کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اور مفید ہے۔ اس کی لکڑی کی بُو سے مکھی، مچھر وغیرہ دور بھاگتے ہیں۔ نیز اس کی لکڑی کا سفوف جسم پر ملنے سے جوئیں مرجاتی ہیں۔ اور کپڑوں میں بھی یہی سفوف چھڑکنے سے جوئیں کھٹمل، پسّو وغیرہ کپڑوں سے دور ہو جاتے ہیں۔

انگور Grape Raisins

مختلف نام :۔ سنسکرت میں۔ دراکشا۔ سوادو پھل۔ مدِکا۔ ہاریونہ۔ گوستنی وغیرہ نام ہیں۔ ہندی میں۔ انگور۔ داکھ۔ منقّٰی۔ مرہٹی میں۔ منیکا۔ مرہٹی میں کالیں درکشا گجراتی میں درکشاتے دراکشا۔ فارسی میں انگور۔ منقّٰی۔ عربی میں مہوس جویو۔ اور انگریزی میں گریپ ر رجنس کہتے ہیں۔

فوائد :۔ پکا ہوا انگور دست آور۔ ٹھنڈا منوی باہ منی کو گاڑھا و مضبوط کرنے والا۔ اور کچّا انگور بخلاف اس کے بھاری ہوتا ہے۔ منقّٰی :۔ دست آور ہے جو بخار۔ پیاس اور قبض میں مفید ہے۔ اس کے پتّے کسیلے ہونے سے دستوں میں دینے کے لائق ہیں ::

اس کی شاخیں چلتی ہیں، اس کے پتّے گول ہرے بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ انگور کچّے رہنے پر ہرے اور پکنے پر سفید پیلے سے ہو جاتے ہیں۔ اور سُوکھ جانے پر یہ ہی چھوٹے انگوروں کی کشمش بن جاتی ہے۔ اور بڑے انگوروں کی منقّٰی ہو جاتی ہیں۔

اُجوائن Bishops weed Seed

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، یوانِکا۔ اگر گندھا۔ برہمد رہبا اجمود کا۔ دیپکیا۔ دیپیہ۔ یوساہا کہتے ہیں۔ ہندی میں، اجوائن۔ بنگالی میں، یمانی۔ مرہٹی میں، اودا۔ گجراتی میں، یوانی۔ جوائن۔ تیمری میں، وریو فارسی میں، نانوا۔ عربی میں، کمن ملوکانیہ کہتے ہیں۔
پہچان :۔ اجوائن کے پودے چار پانچ فٹ اونچے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر کھیتوں میں بوئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے کالی مٹی یا ندیوں کے کنارے کی زمین کاشت کے لئے اچھی ہوتی ہے۔

کیفیت :۔ یہ ہاضمہ دَر گرم، چرپری۔ کڑوی۔ تلی اور پیٹ کے کیڑوں کو دور کرتی ہے۔ اجوائن کا بھپارہ دینے سے بچوں کی سردی دور ہو جاتی ہے۔ کپور کے ساتھ اجوائن ملا کر دینے سے ہیضہ اور پیٹ کا درد دور ہو جاتا ہے۔ اس کے تیل کی مالش سے (وائی) سودا سے ہونے والے درد کو شفا ہوتی ہے اگر گلے میں ورم (سوجن) ہو بلغم زیادہ نکلتا ہو، تو اجوائن استعمال کریں۔ اگر درد بھی ہو، تو اس کی پلٹس بنا کر باندھنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ ہیضہ میں جبکہ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو گئے ہوں، تو اس کی پوٹلی بنا کر سینک دیں۔ فائدہ ہوگا۔ اجوائن کی ایک خوراک ایک ماشہ سے تک دی جاسکتی ہے۔

اجوائن خراسانی — Hyoscyamus Niger

یہ پودا کشمیر کے اِردگرد بنجر زمینوں پر پانچ ہزار سے نو ہزار فٹ تک کی بلندی پر پایا جاتا ہے۔ کشمیر میں یہ پودا عام ہوتا ہے۔ ہندوستان کے دیگر مقامات پر بھی اس کی کاشت کی گئی ہے۔ لیکن اس کی زیادہ تر مقدار ایران اور افغانستان سے آتی ہے۔ اس کا پودا سیدھا اور کھردرا ہوتا ہے۔ جس پر کم و بیش روئیں ہوتے ہیں۔ اس کے پتے سیدھے تنے میں سے نکلتے ہیں۔

اور بیضوی شکل کے پانچ انچ کے قریب لمبے اور تقریباً دو انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔ جن پر سرخ لکیریں ہوتی ہیں۔ ان کی شکل گھنٹی کی سی ہوتی ہے جس کی تہ میں سفید اور نرم روئیں ہوتے ہیں۔ انگریزی طب میں اس کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ایک جوہر ہایوسایومائن — Hyoscya-mine ۔ نکلتا ہے۔ جو ہایوسائن' اور ہایو سائینک ایسڈ کا مرکب ہوتا ہے۔ اسکے بیجوں سے ۲۵ فیصدی کے قریب تیل نکلتا ہے۔ جو دماغی انتشار بے خوابی اور دل کی دھڑکن میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ اگر اس کی کاشت میں ذرا احتیاط سے کام لیا جائے تو اس میں سوکھارس کی مقدار زیادہ نکالی جا سکتی ہے۔

اجمود۔

اس کے فوائد بھی تقریباً اجوائن جیسے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا دانہ اجوائن کے دانہ سے بڑا ہوتا ہے۔ اور یہ پنجاب و یوپی میں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جو کئی ایک مقوی معدہ اور ہاضم ادویات میں پڑتا ہے۔ اس کا سفوف ایک سے دو ماشہ کی مقدار میں بدہضمی اپھارہ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ اسہال وغیرہ میں استعمال کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اجمود کی جڑ کو چائے کی طرح پانی میں اُبال کر دودھ ملا کر پینے سے دماغ اور اعصاب کو تقویت پہنچتی ہے۔ جلاب آور دوائیوں کے ساتھ اجمود کا سفوف ملا کر دینے سے پیٹ میں درد یا اینٹھن وغیرہ کا اندیشہ نہیں رہتا۔

امراض گٹھیا اور مرض نقرس میں اس کے سفوف کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔ جو بہت مفید ہے۔

ارنی یا اگنیتھو Premna integrifolia

مختلف نام :۔ سنسکرت نام اگنی منتھ۔ ہندی نام ارنی اگنیتھو۔ گنیاری۔ بنگالی گارا ری۔ مرہٹی تھورارینا۔ گجراتی ارنی۔

شناخت :۔ ہندوستان میں ارنی کی دو قسمیں ہوتی ہیں، ایک درخت۔ اور دوسری جھاڑی۔ لیکن فوائد میں تقریباً دونوں یکساں مفید ہیں جھاڑی کی شکل میں اس کی شاخیں بہت زیادہ اور چھوٹی ہوتی ہیں اور اکثر اوقات زمین پر جھکنے سے ان میں سے جڑیں پیدا ہوتی ہیں۔ برسات میں اس جھاڑی پر بہار ہوتی ہے۔ اس کے سبزی مائل سفید رنگ کے پھول پر پانچ پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کا پھل شروع میں سبز اور پکنے پر سیاہ رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اس کی شکل مٹر کے دانہ کی سی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اندر کئی چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں اس کے درخت بہت اونچے ہوتے ہیں۔ پتہ گول لیکن نوکیلے ہوتے ہیں۔ ارنی کی چھال نرم اور سبزی مائل رنگ کی ہوتی ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی بُو بھی ہوتی ہے۔ اس کے پتے دو طرف سے نوکدار تقریباً تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ ان کے کنارے شروع میں دندانہ دار ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا ساگ بھی بنا کر کھایا جاتا ہے لیکن زیادہ تر مویشیوں کے چارہ میں ہی کام آتا ہے۔ ویدک زمانے کے رشی ہون یگیہ کے موقعہ پر اس درخت کی لکڑی سے لکڑی رگڑ کر آگ پیدا کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس درخت

سے پیدا شدہ آگ بہت پوتر سمجھی جاتی تھی۔
فوائد و استعمال :۔ اس کی تاثیر گرم، ذائقہ کڑوا اور تیز ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بادی اور سوداوی امراض کے علاج اور بلغمی سوزشوں کی مدافعت کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اور معدہ کی ریاح خارج ہو کر اپھارہ وغیرہ امراض دور ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کا چھلکا بطور سفوف استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے پتوں کا جوشاندہ معدہ کے امراض میں اکثر پلایا جاتا ہے۔ ارنی کے پتے فلفل سیاہ کے ساتھ پانی میں پیس کر مریض کو پلانے سے بخار اور زکام کو شفا ہوتی ہے۔ اور خارجی طور پر ورم یا سوزشوں پر اس کے پسے ہوئے پتوں اور جڑ کے چھلکے کا ضماد (لیپ) کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور گرم جوشاندہ سے دھونا بھی ایسے مقاموں میں مفید ہوتا ہے۔ یہ ہی جوشاندہ ٹھنڈا کر کے بقدر چار تولہ کی خوراک کے پینے سے دل دماغ اور معدہ مقوی ہوتا ہے۔ اور سوزاک کو مفید ہے۔ اسکے پتوں کے رس میں شہد ملا کر استعمال کرنے سے ہر قسم کا فساد خون رفع ہو جاتا ہے۔ یہ دشمول کا ایک خاص جزو ہے۔

آک۔ مدار Calotropis Bigantea

مختلف نام :۔ سنسکرت میں مندارا۔ آرکا یا ارکا اور سوریہ پتر بھی کہتے ہیں۔ ہندی میں آک۔ مدار۔ اک ون۔ بنگالی میں آکنڈا۔ تامل میں ایرکو، اور تلیگو میں مندرالو۔ مرہٹی میں روئی۔ گجراتی میں آکڑو۔ فارسی میں خارک کہتے ہیں۔ اور انگریزی طب میں اس کا نام کیلوٹروپس جائی گنٹیا ہے۔
کیفیت :۔ یہ ہندوستان کا ایک مشہور پودا ہے۔ جو تقریباً ہر علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ سفید پھولوں والا اور سرخ پھولوں والا۔ عام طور پر سرخ پھول والا زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ پودا قریباً ایک گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے گداز

اور بیضوی شکل کے برگد کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ جو پک کر زرد رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ پھول سفید چھوٹا اور پتی دار ہوتا ہے۔ جس پر رنگین چتیاں ہوتی ہیں۔ اس کا پھل آم کی سی شکل کا ہوتا ہے۔ جس کے اندر سے روئی نکلتی ہے۔ اس شاخوں یا پتوں کو توڑنے سے دودھ نکلتا ہے، جو زہریلا ہوتا ہے۔ یہ پودا ریتلی زمین میں بہت پھلتا اور پھولتا ہے موسم گرما میں اس کی افراط ہوتی ہے۔ اور برسات میں یہ سوکھ جاتا ہے۔ اس کا دودھ دوائیوں کے علاوہ چمڑہ رنگنے کے کام بھی آتا ہے۔ یہ چمڑہ کی بو کو دور کرتا ہے۔ تازے چمڑہ سے بال دور کرنے کے لئے اس کے دودھ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پودے میں دو قسم کے ریشے ملتے ہیں۔ ایک تو پھل کی روئی میں سے اور دوسرا ٹہنیوں کی چھال میں سے اگر اس پودے کی باقاعدہ کاشت کی جائے۔ تو یہ ریشہ کاغذ بنانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس کی کاشت بھی نہایت آسان ہے۔ یہ پودا ریگستانی زمینوں میں بافراط پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے آبپاشی کی قطعی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہندوستان میں لاکھوں ایکڑ زمین بنجروں اور ریگستانوں کی شکل میں بے کار پڑی ہوئی ہے، اگر ان میں آک کی کاشت شروع کر دی جائے۔ تو ملک میں نہ صرف کاغذ کی صنعت وسیع پیمانے پر جاری ہو سکتی ہے۔ بلکہ چند سال کے عرصہ میں وہ زمینیں دیگر فصلوں کے لئے بھی قابل کاشت ہو سکتی ہیں۔ آک کی جڑ کی چھال امراض جلد، آنتوں کے کیڑے کھانسی استسقاء وغیرہ امراض میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے دودھ کو تیز مسہل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکے پھول ہاضم مقوی معدہ۔ مقوی باہ۔ کھانسی دمہ اور نزلہ میں مفید ہیں۔ اس کی جڑ کو چاولوں کے پانی میں رگڑ کر فیلپاؤں کی حالت میں ضماد (لیپ) کیا جاتا ہے۔ طبی ضروریات کے لئے پرانے پودے کی جڑ جو گرم اور خشک موسم میں کاٹی جائے۔ مفید ہوتی ہے۔ اس کی جڑ کے چھلکے کا سفوف اگر زیادہ مقدار میں استعمال کرایا جائے، تو قے لاتا ہے اس پودے کے تمام اجزا طبی نکتہ نگاہ سے نہایت کارآمد ہیں۔ اس کے پھول ہاضمہ مقوی معدہ اور مشتہی

ہوتے ہیں۔ کھانسی دمہ۔ نزلہ کے علاج میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں کو نمک لگا کر ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر گل حکمت کر لیں، تاکہ آگ پر رکھنے سے دھواں باہر نہ نکلے اور آگ پر رکھ کر جلا لیں، یہ راکھ امراض جلو دھر اور آنتوں کے بڑھ جانے کے لئے اکسیر دوا ہے۔ اس کی جڑ کی چھال کو ترش کانجی میں پیس کر فیلپا اور فوطوں کی سوزش پر ضماد کرنے سے سوزش میں کمی ہو جاتی ہے۔ آک اور تھوہر کے دودھ میں روئی تر کر کے بعد ازاں زرشک کی لکڑی کے سفوف میں آلودہ کر کے خشک کر لیں۔ یہ روئی گہرے زخموں اور ناسوروں کے اندر بتی کی شکل میں رکھنے سے مواد کو خشک کر دیتا ہے۔ اور زخم جلدی مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس کا دودھ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے بلغم کو خشک کرتا ہے۔ اور جسم پر لگانے سے جلد کے بال صاف کر دیتا ہے۔ نیز داد اور بواسیر کے مسّوں پر اس کو مقامی طور پر لگایا جاتا ہے۔ اور شہد میں ملا کر منہ کے اندر لگانے سے منہ کے چھالے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے دودھ میں ایک روئی کا پھایا تر کر کے داڑھ کی کوکھ میں رکھنے سے دانت درد دور ہو جاتا ہے۔ متورم مقامات پر اس کے دودھ کا ضماد کر کے اوپر اس کے پتے گرم کر کے باندھنے سے درد اور سوزش میں کمی ہوتی ہے۔ سرسوں کے تیل میں آک کے پتے جلا کر مفلوج مقامات پر مالش کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ اس کے خشک پتوں کا سفوف زخموں پر چھڑکنے سے جلد شفا ہوتی ہے اس کی جڑ کی چھال کا سفوف اگر زیادہ مقدار میں دیا جائے تو قے آور ہوتا ہے اور دست آور بھی۔

سفید آک :۔ سفید آک دودھ جسم پر لگانے سے آبلہ پیدا ہوتا ہے۔ پٹھان لوگ اس کی جڑ کی مسواک بناتے ہیں۔ جس سے دانتوں کی کوئی بیماری نہیں ہوتی اور دانت ہمیشہ درد سے محفوظ رہتے ہیں۔ سفید آک کے پھول مسہل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے تازہ دودھ کی ایک ڈرام کی مقدار ایک خرگوش کو پندرہ منٹ میں

ہلاک کر دیتی ہے۔ اور اس کے کھانے کے پانچ منٹ بعد مسموم کے منہ سے جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے پھول ہیضہ کے علاج میں نہایت مفید ہوتے ہیں۔

انجیر
Fig Tree

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کاکو ڈمبکا پھلو۔ بنگالی میں انجیر۔ پنجابی میں گمری پھگوارا فارسی میں بن، اور انگریزی میں فگ ٹری کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کے جھاڑ عرب، ایران، افریقہ اور ہندوستان میں بھی پائے جاتے ہیں اس کے درخت کی اونچائی چھ سے نو فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کی پیداوار خاص طور پر کابل میں ہوتی ہے۔ یہ کھانے میں میٹھا مگر کچھ ہیک دار سا ہوتا ہے۔ یہ بھاری ٹھنڈا امراض سوداوی، وصفراوی اور دموی کو دور کرتا ہے۔ دو خشک انجیر شام کو پانی میں بھگو کر ان کو سویرے کھاویں۔ اور سویرے بھگو کر شام کو کھادیں، تو آٹھ دس روز میں خونی بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے۔

انجیر کے پتوں کے رس کو لگانے سے کوڑھ سفید داغوں کا بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔

انجیر اور مٹر کھانے سے نیولا کے کاٹے کا زہر اتر جاتا ہے

انجیر کا دودھ لگانے سے داد جڑ سے دور ہو جاتا ہے۔ یورپ والے اس کے لیپ کو پھوڑوں کے اوپر لگاتے ہیں۔ اور انجیر کھانے سے بار بار نکسیر چھوٹنا بند ہو جاتا ہے۔

اتیس
Aconitum Hetero Phylium

مختلف نام :۔ سنسکرت میں دشا۔ اتی دشا۔ وشوا۔ پرتی دشا۔ الروتا۔ شکل کندرا۔ اوپیا دشا۔ پھنگورا۔ گھنا۔ بلبھا۔ ہندی میں اتیس۔ بنگالی میں، اتا بچ۔ مرہٹی میں ..

اتی دِشں۔ گجراتی میں، اتل سنی۔ تمیل میں، اتی ورسا۔ یہ میٹھے تیلیا کی بغیر زہر والی قسم سے ہوتی ہے۔

فوائد:۔ اتیس گرم چرپرا، کڑوا، ہاضمہ ور، بلغم صفرا، اسہال کھانسی قے اور پیٹ کے کیڑوں کو دور کرتی ہے۔ اس کے درخت ہمالیہ کے بلند مقامات میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس کی ڈنڈی سیدھی پتوں والی ایک انچ سے تین انچ لمبی ہوتی ہے۔ پتے دو سے چار انچ چوڑے بیضوی شکل کے اور گول ہوتے ہیں۔ اسکے پھول تقریباً ایک انچ لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سبزی مائل نیلگوں ہوتا ہے، اور ان میں اودے ارغوانی رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ پھلیاں پانچ ہوتی ہیں۔ جو نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ جڑیں گٹھیلی اندر سے بالکل سفید ہوتی ہیں۔ اور ان کا ذائقہ بے حد کڑوا ہوتا ہے۔

خصوصیات اور فوائد:۔ اتیس کی جڑیں کڑوی مقوی معدہ اور قوتِ شہوانی کو بڑھانے والی مانی گئی ہے۔ یہ ایک بہترین دافع بخار دوا ہے۔ اور میعادی موسمی فصلی بخاروں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ دیسی طب میں اس کو کونین کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کو ایک بہترین ٹانک تصور کیا گیا ہے۔ بخار اور دیگر بیماریوں کے بعد کی کمزوری کو دور کرنے اور مریض کو طاقت پہنچانے کے لئے کارآمد خیال کی جاتی ہے۔ اسہال اور پیچش کی بھی مجرب اور تیر بہدف دوائی ہے۔ اس کے جوہر کا انگریزی نام اتیسین ہے۔ یہ بے حد کڑوا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں زہر کا مادہ عنقا ہوتا ہے اور خالص اتیس جمنے پر بہڈول سی شکلیں اختیار کر لیتی ہے۔ اس میں ایکونائٹ (زہر) بالکل نہیں ہوتی۔ کشمیر کی اتیس کی جڑ جو لمبی ٹھوس اور سفید ہوتی ہے۔ زیادہ مفید ہے اتیس کی جڑوں میں سے ایک کھار برآمد کی گئی ہے۔ جس کا نام ایٹی سن رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے ایک سیال جوہر نکالا گیا ہے۔ جس کا نام ایکونائیک ایسیڈ ہے۔ یہ بخار۔ اسہال۔ بدہضمی۔ اور

کھانسی میں مفید ہوتی ہے۔ اور یہ زہروں کا تریاق بھی ہے۔ اتیس ممسک اور مقوی باہ ہے۔ یہ دستوں کو بند کرتی ہے۔ اور فاسد صفرا کو خارج کرتی ہے۔ بعض ڈاکٹر اس کو تیس گرین کی تعداد میں بخار کے علاج میں استعمال کراتے ہیں۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر اس کو بخار روکنے کے لئے دینا ہو تو اس کی تعداد دو ڈرم سے کم نہ ہونی چاہیئے یہ بخار کو روکتی اور انتڑیوں کے کیڑوں کو خارج کرتی ہے۔ خوراک اس کے سفوف کی دو رتی سے دو ماشہ تک دی جاتی ہے۔

اوندھاہُلی Holestema Heedir

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، عرق پشپی، کرور کریا پیسیا جل کا ہوکا۔ ہندی میں، عرق پشپا، اندھاہُلی۔ اس بوٹی کا نام دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اوندھا۔ ہُلی۔ یعنی جس کے پھول اوندھے ہوں۔ یہ بوٹی تین قسم کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے آڑو کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کا پودا ایک سیدھی شاخ کی شکل میں قدِ آدم جتنا بڑا ہوتا ہے۔ اس کے پھول کا رنگ آسمانی ہوتا ہے۔ جو زمین کی طرف اوندھا ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے اور تیسری قسم کا پودا چھوٹے قد کا انگلی کے برابر لمبے چوڑے پتے کہ جن کی شکل صنوبری ہوتی ہے جن کا ڈنڈان سخت ہوتا ہے۔ شاخیں پتلی اور گرہ دار ہوتی ہیں۔ ہر گرہ پہ چھوٹے چھوٹے لال پھول سیاہی مائل رنگ کے ہوتے ہیں۔ بیج اس کے بغیر پھلوں والے مربعہ شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کی بیل ناگر بیل کی طرح ہے۔ پتے گلو کی طرح چھوٹے ہوتے ہیں۔ پھول سورج مکھی کی طرح گول ہوتا ہے۔ اور اس میں دودھ نکلتا ہے۔

فوائد :۔ یہ پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ پیٹ سدّوں کو کھولتی ہے۔ پرانے بخار کو دور کرتی ہے۔ بند پیشاب کو کھول کر خوب صاف لاتی ہے۔ اس کی بوٹی سے پارہ کا کشتہ ہوجاتا ہے۔ نوبتی بخار میں اس کی جڑ کے سفوف کو بخار سے پہلے کھلانے پر اگر قے آجائے تو

تپ لرزہ اُسی روز دور ہو جاتا ہے۔ اگر قے نہ ہو تو دو تین دن میں اس کے استعمال سے قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کے پتوں کو رگڑنے سے رس نہیں نکلتا، بلکہ اس کے پتوں میں ملا کر رگڑنے سے رس نکلتا ہے۔ جو سیاہی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔

Horndea Meaved sida اتی بلا۔ کھیرنٹی

مختلف نام :۔ سنسکرت میں بلا۔ باٹو یالیکا۔ ہندی میں کھیرنٹی۔ وریاری۔ بنگالی میں شویت و ڈبلا۔ مرہٹی میں لگھو چکنا۔ کھیرنٹی۔ گجراتی میں کھپاٹ بلدانہ وغیرہ کہتے ہیں۔ اسکی ۴ قسمیں ہیں۔

(۱) کھیرنٹی خورد جس کا نباتاتی نام سیڈ کارڈی فولیا Sidacordifolia ہے۔ یہ پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے تقریباً ایک انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ دوسرے کھیرنٹی کلاں جو تقریباً دو تین ہاتھ اونچا چلا جاتا ہے۔ تیسرے کنگھی بوٹی۔ اس کا پودا بھی دو تین ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ پھول وہی یہ رنگ زرد۔ پھل گول لیکن اس کے کنارے کنگھی کی طرح دندانہ دار ہوتے ہیں۔ یہ پودا ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ اور گرم خشک علاقوں میں خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

چوتھی قسم ناگ بلا۔ یا گنگر بیٹی، جو کھرنٹی کے مشابہ لیکن کانٹے دار پودا ہوتا ہے۔ اور ریتیلے علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا قد دو سے تین فٹ تک، پھول ننھے ننھے زرد اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

فوائد :۔ مندرجہ بالا چاروں قسم کی بوٹیاں مقوی ہیں۔ امراض سوداوی نکسیر اسہال کمزوری دل وغیرہ امراض میں فائدہ بخشتی ہیں۔ ویریہ (منی) کو بکثرت پیدا کرتی اور عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ کی مقدار کو بڑھاتی ہیں۔ بازار میں کھرینٹی کے بیجوں کی بجائے کنگھی بوٹی کے ہی بیج ملتے ہیں۔ یہ بیج دو سے تین ماشہ کی تعداد میں دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے جریان منی۔ سیلان الرحم۔ سوزاک اور خونی بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے۔ چھوٹی

اور بڑی کھریٹی باغوں میں عام طور پر مل جاتی ہیں۔ اسی طرح کنگھی بوٹی بھی ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ مل جاتی ہے۔ لیکن گنگیریا یعنی ناگ بلا بوٹی عام نہیں ملتی۔ اجمیر اور اس کے گرد و نواح اور پنجاب کے دامنِ کوہ میں اس کے پودے کہیں کہیں دیکھنے میں آتے ہیں۔

ادرک۔ Ginger Rood

مختلف نام :۔ سنسکرت میں۔ آدرک۔ شرنگ ویر۔ کٹو بھدر۔ ادیکا۔ ہندی میں ادرک۔ ادرکھ۔ بنگالی میں آدا۔ مرہٹی میں آلین۔ گجراتی میں آدا۔ تیمری میں ال کن۔ فارسی میں جبھی دستر اور انگریزی میں جنجر روٹ کہتے ہیں۔

فوائد :۔ ادرک۔ دستاور بھاری۔ گرم ہاضمہ ور۔ چرپری۔ امراض سوداوی بلغمی کو دور کرتی ہے۔ جو بھی فوائد سونٹھ کے ہیں وہ ہی سب ادرک کے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے نمک اور ادرک کا استعمال بھوک کو بڑھاتا... خوراک کو بخوبی ہضم کرتا، زبان اور گلے کو صاف رکھتا ہے۔ ایک سیر ادرک کو ابال کر چھیل کر پیسیں اور ہوا دی ہلدی نو تولہ پیس کر گھی میں سینک کر اس ادرک میں ملالیں۔ اور پھر پیسیں، اس کے بعد ایک سیر پرانا گڑ اس میں ملا کر کسی برتن میں رکھ لیں، اور روزانہ ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک کھاویں، تو بھوک کی کمی اور کھانسی دور ہو جاتی ہے، ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے ہر قسم کی کھانسی اور بلغم کی زیادتی دور ہو جاتی ہے۔

انار Pome Granate

مختلف نام :- سنسکرت میں داڑم ۔ کرک ۔ دنت بیج ۔ لوہت پشپک ۔ ہندی میں داڑم انار ۔ بنگالی میں داڑم ۔ ڈالم ۔ مرہٹی میں دالبو ۔ گجراتی میں دالم ۔ تمری میں ڈالیم ۔ چیٹ ٹو ۔ دالمو کایا ۔ فارسی میں انار ترسا ۔ عربی میں رمان امر انگریزی میں پو سے گرینیٹ ۔

فوائد :- انار کا پھل میٹھا ۔ کھٹ میٹھا ۔ اور صرف کھٹا اس طرح تین طرح کا ذائقہ رکھتا ہے میٹھا انار زیادہ مفید ہے ۔ اس کا درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے کابل ، قندھار کے انار اچھے اور بڑے ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے درختوں کو سب جانتے ہیں ۔ اس لئے اس کے بارے میں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ اس کا رس قبض اور بخار میں زیادہ فائدہ مند ہے انار کے پھول کو درب کے رس کے ساتھ پیس کر دینے سے ناک سے نکسیر کا نکلتا ہوا خون بند ہو جاتا ہے ۔ انار کی چھال ایک چھٹانک نو چھٹانک پانی میں پکائیں ۔ جب پانی آدھا رہ جائے ، تو مل کر رکھ لیں ..... اور تقریباً ایک ایک چھٹانک یہ پانی ، ایک ایک بلکہ آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلا دیں ۔ ممکن ہے کہ پیٹ میں کچھ تکلیف محسوس ہو ۔ لیکن پیٹ کے کیڑے لازمی دور ہو جاتے ہیں ۔ انار کا چھلکا ، ببول کی چھال اور سفید کتھے کے جوشاندہ سے کلی کرنا منہ آنے کو اچھا کرتا ہے ۔ انار کا رس گھی اور چینی کی چاشنی بنا کر استعمال کرنے سے قے بند ہو جاتی ہیں ۔

اپامارگ ۔ Roughchaff Tree

مختلف نام :- سنسکرت میں اپامارگ ۔ شکھری ۔ ادھ شلیہ ۔ میورک ۔ درگرہا ۔ کرناہی ۔ کھر منجری ۔ ہندی میں ، چرچیا ۔ لٹ زیرہ ۔ چچڑہ ۔ اونگا ۔ جھنجری ۔ بنگالی میں ' اپانگ ۔ مرہٹی میں اگھاڑہ ۔ آگھڑہ ۔ گجراتی میں ، اگھیڑہ ۔ چچرا ۔ تمری میں دوچ چنیکے ۔ فارسی میں خارِ سگو عربی میں آشکم کہتے ہیں ۔

کیفیت :- یہ بوٹی گاؤں میں ہر جگہ پائی جاتی ہے ۔ زیادہ تر اونچی زمین میں پیدا ہوتی ہے

اسکے پتے چولائی کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے پھل وپھول ایک لمبی ڈنڈی میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے پودے کی اونچائی دو ڈھائی ہاتھ تک ہوتی ہے۔

فوائد :۔ یہ دست آور۔ کڑوا۔ چرپرا۔ قے۔ بلغم۔ امراض سودا۔ امراض دل۔ اپھارہ بواسیر۔ کھجلی۔ بد ہضمی۔ امراض پیٹ کو دور کرتا ہے۔ اس کے پھل والی ڈنڈی کو تمباکو کی طرح چلم میں رکھ کر پینے سے دمہ کا دورہ کم ہوتا ہے۔ اپامارگ کا کھار۔ ورم۔ جلودھر، امراض جلد۔ امراض گلا میں مفید ہے۔ کتے۔ سانپ اور دیگر زہریلے جانوروں کے زہر کو دفع کرتا ہے۔ دانت کے درد کو دور کرتا ہے اپامارگ کا رس، کان کے درد اور کم سننے یعنی بہراپن کو دور کرتا ہے۔

لال اونگا۔ اپامارگ

مختلف نام : سنسکرت میں رکت اپامارگ دمیر۔ برتناپھل۔ دھامارگا۔ پرتیک پرنی۔ کیش پرنی پکی بھیلی کہتے ہیں۔ ہندی میں لال چیچیڑہ۔ بنگالی میں رکتا پانگ۔ مرہٹی میں تانبڑا۔ آنگھاڑہ۔ گجراتی میں راتواگھڑون۔

یہ دونوں قسم کے اپامارگ۔ ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ صرف ڈنٹھل کے رنگ اور بیج میں فرق ہوتا ہے۔ سفید کا سفید اور لال کا لال ڈنٹھل ہوتا ہے۔ پھل سفید کے چپٹے اور لال کے کچھ گول ہوتے ہیں۔
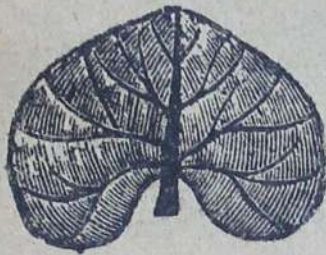
افسنطین

Artemesia Maritima

اس دوائی کا ہندی نام کرمالا۔ اور گجراتی نام کرمانی اودرسہ۔ فارسی میں شبہ

اور عربی میں افسنطین کہتے ہیں۔ یونان اور روما کی قدیمی طبی کتب میں اس دوائی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور ان ملکوں کے حکماء پیٹ کے کرم خارج کرنے نیز معدے کو تقویت دینے کے لئے آج سے ہزاروں سال پہلے اس دوا کا استعمال کیا کرتے تھے۔ اور ہندوستان کے زمانہ حال کے یونانی اطبا آج تک اس کے پھولوں کا استعمال بطور دوائی کرتے ہیں لیکن ویدک گرنتھوں میں اس کا کہیں ذکر نہیں پایا جاتا۔ حال ہی میں اس کے پتوں کا ست نکالا گیا ہے۔ جو سنٹونین کہلاتا ہے۔ اور چار سو روپیہ فی پونڈ فروخت ہوتا ہے۔ کشمیر میں اس کو سٹھ ون کے نام سے پکارتے ہیں۔ گلگت اور وادی کشمیر میں عام ہوتا ہے۔

فوائد:۔ (santonine) انگریزی فارماکوپیا کی گراں ترین ادویات میں سے ایک ہے۔ گذشتہ جنگ کے ایام میں اس کی قیمت سات سو روپیہ فی پونڈ تک پہنچ گئی تھی۔ اور آج کل بھی چار پانچ سو روپے فی پونڈ سے کم دستیاب نہیں ہوتی۔ ہندوستان میں (santonine) تیار کرنے کا ابھی تک کوئی کارخانہ قائم نہیں ہوا البتہ کشمیر میں اب ایک بڑا کارخانہ بنا ہے۔ اور اس کا ایک کارخانہ روس میں ہے۔ دنیا میں صرف ابھی دو ہی کارخانے ہیں۔ اس لئے ابھی اور بہت سے کارخانوں کی گنجائش ہے۔ اندریں حالات نادرہ فرم کا ذخیرہ ہندوستان کے طبی نکتہ نگاہ سے نہایت بیش قیمت ہے۔ گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق اس علاقہ میں تقریباً دو ہزار ایکڑ زمین پہ افسنطین خودرَو اُگی ہوئی ہے۔ اور ہر سال تقریباً دو سو ٹن افسنطین اس علاقہ میں جمع کی جا سکتی ہے۔ جو اسی حالت میں فروخت ہو سکتی ہے۔ نیز santonine بنانے کا کام ہاتھ میں لیا جائے، تو لاکھوں روپے کا منافعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سنٹونین کو رات کو ڈاکٹر لوگ کھلا کر صبح کو کسٹر آئل کا جلاب دیتے ہیں۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مر کر خارج ہو جاتے ہیں

افیم - (افیون) opium

مختلف نام :- سنسکرت میں خس پھل شیر۔ آپھوک۔ آہی فینک۔ ہندی میں، افیم بنگالی میں، آفیں۔ اہی فین۔ مرہٹی میں افو۔ گجراتی میں افین۔ تمر میں، نال لاسندو۔ فارسی میں افیون تریاک۔ اور انگریزی میں اوپیم کہتے ہیں۔

کیفیت :- افیون ہندوستان میں ایک مشہور چیز ہے۔ جو دراصل پوست کے پھلوں کا رس ہے۔ اس کا پودا ہندوستان کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پھول سفید یا سرخ اور بیج چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے ڈوڈوں کو پوست ڈوڈا کہتے ہیں۔ یہ خودرو حالت میں نہیں پایا جاتا بلکہ اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ پودا ہندوستان کا نہیں ہے۔ تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزوں کی آمد سے بہت پہلے یہ ہندوستان میں آیا تھا۔ بلکہ سنہ عیسوی کے شروع سے پہلے اسکے خواص اور تاثیر اور دیگر ممالک والوں کو معلوم تھے۔ افیون کی ساخت سے پہلے ڈوڈوں اور خشخاش کا استعمال منشیات اور دوائیوں کے اجزا میں ہوتا تھا۔ بعض تحقیق کنندوں کی رائے ہے، کہ پوست پہلے پہل ایشیاء کوچک میں پیدا ہوتا تھا۔ اور وہاں سے عربی سوداگر اس کو مختلف ممالک میں لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ یونان اور روما کی عظمت کے زمانے میں پوست کے خواص لوگوں کو معلوم تھے۔ گو ابھی تک افیون کی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔

افیون کا ذکر پہلے پہل روم کے بادشاہ ھیو فریلیس کے عہد میں پایا جاتا ہے۔ جو تیسری صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ چین میں پہلے پہل پوست انھیں عربی سوداگروں کے توسط سے غالباً پہلی صدی عیسوی میں داخل ہوا اور عربیوں نے چینیوں کو اس کا استعمال بطور ناشتہ اور بطور دوائی سکھایا تھا۔

فی زمانہ پوست کا استعمال دوائیوں میں کم ہوتا جارہا ہے لیکن ہندو اور مسلمان طب میں کئی صدیوں تک بطور مسکن اور مخدر اس کا اندرونی اور بیرونی استعمال عام رہا ہے حکیم لوگ اس کو سر درد۔ بدہضمی پیچش اور بچوں کے امراض معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ گھروں میں عورتیں بچوں کو دانت نکالنے میں پوست کا استعمال کراتی ہیں۔ پوست کے جوشاندہ سے زخموں اور چوٹوں کو دھویا جاتا تھا۔ پوست کے ڈوڈوں کی ٹکور سے درد اور سوزش کو تسکین ہوتی ہے۔ چین میں اس کا استعمال دوائیوں میں عام ہوتا ہے ایک چینی حکیم کا مقولہ ہے کہ پیچش میں پوست کا استعمال معجزہ دکھلاتا ہے۔ جو واقعی درست ہے:

افیم کس طرح بنتی ہے:۔ یہ پوست کے کچے ڈوڈوں کو تراشنے سے جو اس میں سے دودھ نکلتا ہے۔ وہ دودھ ہی ہوا میں خشک ہو کر افیون کہلاتا ہے۔ عام طور پر افیون میں مارفین Morphine کا جزو ۹۵ فی صدی ہوتا ہے۔ لیکن بعض اقسام میں مارفین ۲۲ فیصدی تک ہی پائی جاتی ہے۔

انگریزی طب میں اکثر افیون کا استعمال ہوتا ہے۔ اور حال ہی میں اس سے کئی ایک الیکائیڈ (کھار) برآمد کئے گئے ہیں۔ جن میں سے مارفین۔ Morphine کوڈین، Codine اور نارکوٹین۔ Narco Tine خاص مشہور ہیں۔ کھار کے لحاظ سے ترکی کی افیون بہترین خیال کی جاتی ہے۔ اور چند سال قبل یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ہندوستانی افیون کھار کے لحاظ سے بہت ادنےٰ ہے۔ اس لئے تجارتی اور طبی نکتہ نگاہ سے اس کی وقعت کم ہو جانے کا احتمال تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۱۴ء سے سرکاری طور پر طبی و دیگر ضروریات کے

لئے افیم کو اعلےٰ بنانے کی کوشش کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہندوستان افیون دنیا میں بہترین افیونوں کے مقابلہ میں اگر اچھی نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں کوڈین کی تعداد دنیا کی سب افیونوں سے زیادہ ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے، کہ افیون کی قلیل یا اوسط مقدار سے ذیابیطس کے مریض کی حالت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور جن مریضوں کے پیشاب میں ایلبیومن خارج ہوتی ہے۔ وہ اگر ایک سے نو گرین تک روزانہ افیون کھانے کی عادت رکھتے ہیں، تو اس کا ایلبیومن کی مقدار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ ایک وہم عام ہو رہا ہے کہ اگر افیون کو کچھ عرصہ متواتر استعمال کر لیا جائے، تو اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور وہ پھر مشکل سے چھٹتی ہے۔ لیکن تجربے سے یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے۔ ایک ڈاکٹر نے چند مریضوں کو دوائی میں ملا کر تین ماہ تک متواتر افیون کا استعمال کرایا، اور بعد ازاں ایک لحظہ دوائی ہذا میں افیون بند کر دی۔ اس سے ان مریضوں کی جسمانی یا ذہنی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ البتہ یہ بات ضرور تھی کہ مریضوں کو دوائی ہذا میں افیون کی آمیزش کا کوئی علم نہیں تھا۔ اگر ان کو یہ علم ہوتا تو شاید ان کو یہ وہم ہو جاتا کہ یکلخت افیون چھوڑنے سے ہمیں سختی ہو گی۔

نارکوٹین :- ایک کھار ہے جو افیون میں سے نکلتی ہے۔ اور اہمیت کے لحاظ سے مارفین سے دوسرے درجہ پر ہے۔ بعض قسم کی افیونوں میں تو اس کی مقدار نصف کے برابر ہوتی ہے۔ گو اس کی دریافت مارفین کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ آج کل اس کا استعمال ملیریا وغیرہ علاج میں متروک ہو گیا ہے۔ نیز اس سے ایک اور ست حاصل کیا گیا ہے جس کا انگریزی نام کوٹرنائین ہائیڈرو کلورائیڈ Catarnine Hydro Chloride ہے۔ یہ ست سیلان الرحم کی تمام اقسام میں ایک تیر بہدف علاج ہے۔ جریان خون کو بند کرنے میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ اس کی پانچ فیصدی طاقت کی مرہم جلد کی مختلف امراض میں کارآمد ہوتی ہے۔ کوٹارنین ہائیڈرو کلورائیڈ کی ہے گرین کی ٹکیاں

ولایت سے بن کر آتی ہیں۔ اور بازار میں عام فروخت ہوتی ہیں۔ نیز اس سے آمیزش کی ہوئی اور لفٹ دکپڑا، زخموں کی پٹی کرنے کے لئے بازار میں مل سکتا ہے۔ اس کے اور مرکبات بھی گولیوں کی شکل میں بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔

تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ مارفین اتنی مہلک نہیں ہوتی، جتنی کہ افیون ہوتی ہے۔ کیونکہ افیون میں علاوہ مارفین کے اور بھی زہریلے ایلیکائیڈ (کھارے) موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر مارفین میں اور کھاروں کی آمیزش کر دی جائے۔ تو مقابلتاً تھوڑی تعداد میں بھی مہلک ہو جاتی ہے۔ نیز تجربہ سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کہ افیون کے ان کھاروں سے بھی بے ہوشی یا نشہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جن میں مارفین کا جزو بالکل نہیں ہوتا، چنانچہ اگر کوڈین میں اور کھاروں کی قلیل تعداد کی آمیزش کر دی جائے تو تقریباً وہ اثر پیدا کرتی ہے۔ جو مارفین اور ان کھاروں میں نارکوٹین کوڈین کا بہترین معاون ہے۔ اگر نارکوٹین، مارفین کے مساوی اجزا کا مرکب تین گرین کسی انسان کو استعمال کرایا جائے۔ تو اس کا اثر اس قدر ہوتا ہے۔ جس قدر دس گرین مارفین کا۔ ہر مرکب اعلیٰ درجہ کا مخدر اور مسکن بھی ہے۔ ان تجربات سے نارکوٹین اور کوڈین کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن افیون کے مکمل تجربہ اور ان اجزا کے باہمی ترکیب سے پیدا شدہ تاثرات کی تحقیق کرنے کے لئے ابھی وسیع میدان موجود ہے۔

افیون کو جلا کر چار چاولوں کے برابر روغنِ گل میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے۔ افیون کی زہریلی نقصان دینے والی طاقت کو زائل کرنے کے لئے گھی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

تعلیم یافتہ سمجھدار انسان اس کو دوائی کی طرح استعمال کر کے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے بیوقوف لوگ اس کو نشہ کے لئے استعمال کر کے اس کے نشہ میں مست رہ کر اپنے دل و دماغ سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ افیون بطور دوا نہایت مفید چیز ہے

لیکن اس کا بطور نشہ متواتر اور زیادہ تعداد میں استعمال کرنا سخت مضر ہے۔ انسان کو نامرد بنا دیتا ہے۔

املتاس۔ Pudding Pipe Tree

اس کو سنسکرت میں، آرگودھ۔ راج برکش۔ شمپاک۔ آر دھیت۔ بیادھی گھاتی۔ کرت مال۔ کنیکار سودرن بھوشن۔ ہندی میں، املتاس۔ دھن بہیڑہ بنگالی میں، سونالو۔ مرہٹی میں باہیا۔ گجراتی میں گرمال۔ تمبری میں رلے کایا۔ فارسی میں خیور ثمر اور انگریزی میں پوڈنگ پائپ ٹری۔

شناخت:۔ اس کا درخت درمیانہ قد کا ہوتا ہے۔ جس کے پتے خزاں میں جھڑ جاتے ہیں۔ اس کا درخت سیدھا چلتا ہے۔ اس کے تنے کی چھال نرم اور سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی بڑی سخت ہوتی ہے۔ جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ لیکن کاٹنے پر سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اس کی نرم شاخیں ریشم کی طرح ملائم ہوتی ہیں، اور پتے امرود کے پتے کے برابر پانچ چھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ اس زرد رنگ کے پھول بڑے بڑے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اور گچھوں کی شکل میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں پھولوں کی شاخیں عموماً پونے دو فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کی پھلی لمبی اور گول ہوتی ہے۔ اور پتوں کے درمیان اکثر نیچے کی طرف لٹکی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ کچی پھلیوں کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ لیکن پکنے پر یہ سیاہی مائل سرخ ہو جاتی ہے۔ ان پھلیوں کی لمبائی ایک فٹ سے دو فٹ تک، اور موٹائی ایک انچ تک ہوتی ہے۔ اس کے اندر کئی گول اور چپٹے بیج ہوتے ہیں۔ اور بیجوں کے ارد گرد سیاہ رنگ کا میٹھا سا گودا ہر رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

فوائد:۔ اس درخت کی جڑ کی چھال، جڑیں، پتے اور پھل کا گودا دوائیوں

میں استعمال ہوتے ہیں۔ ویدک طب میں اس کے گودہ کو بطور ملین استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کی جڑ کو بھی قبض کشا مانا گیا ہے۔ اس کی جڑ دل کی بیماریوں۔ قبض۔ بخار اور غلبۂ صفرا کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ املتاس کا درخت ہمالیہ کے دامنِ کوہ میں اور یوپی اور پنجاب کے باغوں میں بکثرت ملتا ہے یونانی طب میں املتاس کا گودا خون کا جوش کم کرنے کے لئے۔ نیز عورتوں اور بچوں کے لئے بطور مسہل استعمال ہوتا ہے۔ اس کا گودا پیس کر گنٹھیا اور نقرس کے ورموں پر ضماد کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں کی گلقند بنائی جاتی ہے۔ جو بخار کے علاج میں دینے سے شفا ہوتی ہے۔

اس کے بیج پانچ یا سات کی مقدار میں سرد پانی میں رگڑ کر پلانے سے قے ہوتی ہے۔ اور اس کی پھلی کے چھلکے کو زعفران کھانڈ اور گلاب میں رگڑ کر پلانے سے وضع حمل میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس کے نرم پتوں کا رس ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے درد کو آرام ہوتا ہے۔ نیز پھلاوے کے رس سے جو خارش یا جلن پیدا ہو جاتی ہے وہ اس املتاس کے پتوں کا رس لگانے سے رفع ہو جاتی ہے۔ املتاس کی جڑ قبض کشا کے علاوہ دافع بخار اور مقوی بھی ہے۔ اس کے نرم پتوں کو پیس کر ٹکیاں بنا کر باندھنے سے ہاتھوں اور پاؤں کی بوائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ فالج کے علاج میں ان پتوں کا رس اندرونی طور پر پلانے سے اور خارجی طور پر مالش کے لئے استعمال کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ املتاس کی پھلی کی اوپر کی چھال کو کیسر مصری اور گلاب جل کے ساتھ پیس کر زچہ ہونے والی عورت کو دینے سے فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ املتاس کی ہری پتیوں کو کچھ کچل کر داد پر لگانے سے داد اور کھجلی بھی دور ہو جاتا ہے۔

Guava امرود۔

یہ ایک پھل مشہور ہے۔ جس کے درخت ہر جگہ ملتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں میٹھا، ہاضمہ در۔ اور بلغم پیدا کرتا ہے۔ اس کو کھانا کھا نیکے بعد تھوڑی سی مقدار میں کھانا نہایت مفید ہے اس کے کھانے سے دست صاف آتا ہے لیکن زیادہ کھانے سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور دست لگ جاتے ہیں۔

CuscutaveeFlex امربیل۔

اس کو سنسکرت میں، آکاش دتی۔ امرولری۔ کھوگی کہتے ہیں۔ ہندی میں آکاش بیل۔ امربیل۔ بنگلا میں آلوکتا۔ مرہٹی میں انتربیل گجراتی میں امربیل۔ عربی میں افتیمون کہتے ہیں۔

یہ بیل ہندوستان کے گرم اور مرطوب علاقوں میں اکثر پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک رسیوں کی شکل کی گھنی بیل ہوتی ہے۔ جو گھنے پتوں والے درختوں پر پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے بالکل نہیں ہوتے۔ بلکہ لمبی لمبی دھاگوں کی شکل کی زرد شاخیں درختوں کے پتوں پر چھا جاتی ہیں۔ اور ان میں سے اپنی غذا حاصل کر کے خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ اس بیل کی زمین پر کوئی جڑ نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ زمین سے خوراک حاصل کرتی۔ یہ مقوی اور صحت بخش ہے اسکے باقاعدہ استعمال سے مرد کے اندر منی کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے۔

دوائیوں میں اس کے دھاگے جیسے ریشے کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ پھیکا اور رس لعاب دار ہوتا ہے۔ یہ بیل خنازیر (کنٹھ مالا) اور بچوں کے ٹیڑھے اعضا کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کا سفوف بنا کر میٹھے تیل میں ڈال کر سر کو لگانے سے سر کے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ یہ بیل بالوں کے لئے مقوی ہوتی ہے۔ نیز اس بیل کو تیل میں ملا کر مرہم تیار کر کے پرانوں ناسوروں پر لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ اس کو مکھن اور سونٹھ کے سفوف میں پیس کر بھی ایک مرہم تیار کی جاتی ہے۔ جو زخموں اور ناسوروں کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جبکہ آنکھیں دکھتی ہوں تو اکاش بیل کا رس مصری یا کھانڈ میں ملا کر پینے سے شفا ہوتی ہے۔ آکاش بیل کو گرم پانی میں جوش دے کر متورم اعضا کو بھاپ دینے سے درد میں تسکین اور سوزش کم ہو جاتی ہے۔

Common Soral — امل ویت

مختلف نام :۔ سنسکرت میں امل ویتا۔ چکر۔ شت ویدھی۔ بہتر نوتو۔ ہندی میں امل ویت۔ بنگلا میں تھکر۔ امل ویت۔ مرہٹی میں چُکا۔ گجراتی میں امل وید۔ فارسی میں تُرشک اور انگریزی میں، کامن سورل کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کے درخت پھل کے لئے باغوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اس کا ذائقہ نہایت کھٹا ہوتا ہے۔ سوئی کو گلا دیتا ہے۔ امراض دل۔ دمہ۔ کھانسی۔ قے نیز امراض سوداوی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کا پھل ناشپاتی کی طرح لیکن اس سے تگنا چوگنا بڑا ہوتا ہے۔ اس کی چھال سکھا کر کاٹ کر امچور کھٹائی بنائی جاتی ہے جو نہایت کھٹی ہوتی ہے۔

Pigeon Pea — ارہر

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، ارھکی۔ توری۔ سنا پشپکا ہندی میں، ارہر۔ بنگالی میں،

ارہر۔ مرہٹی میں، تری۔ تمیر کا دولو۔ کہتے ہیں۔ یہ کسیلی، روکھی میٹھی، ٹھنڈی ہلکی وایو پیدا کرتی، صفرا و بلغم اور خون فساد کو دور کرتی ہے۔ ارہر کی بھوسی کو تمباکو کی طرح چلم میں رکھ کر پینے سے ہچکی کو بند کرتی ہے۔

اِندرائن Colocynth

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، ایندری۔ اندروارانی۔ ہندی میں اندرائن پھرپھیندو۔ بنگالی میں، ماکال۔ مرہٹی میں کانڈیل۔ گجراتی میں اندرائن۔ تمیری میں، اتی پوچھپا۔ فارسی میں خوریہ جاتلخ۔

کیفیت :۔ یہ ہندوستان کے مختلف مقامات پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پھل موسم سرما میں پکتا ہے۔ اور پنجاب کے دوائی فروشوں کی دکان پر دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں تازہ مل سکتا ہے۔ ہندوستان میں اس کا پھل اور جڑیں ویدک اور یونانی نسخوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن انگریزی طب میں صرف اس کا گودا ہی کارآمد ہوتا ہے۔ ہندوستانی پھل شکل میں گول تقریباً نارنگی کے برابر ہوتا ہے۔ رنگ اس کا ہلکا زرد جس پر سبز دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس قسم کے اور پھل بھی ہندوستان کے پہاڑوں میں عام پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو خشک کر کے اندرائن کی بجائے فروخت کیا جاتا ہے۔ لیکن خالص اندرائن کی پہچان یہ ہے کہ وہ شکل میں گیند کی طرح بالکل گول ہوتا ہے۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں اسکی باقاعدہ کاشت نہیں ہوتی۔ لیکن اس کی خودرو بیلیں تربوزوں کی بیل کی شکل کی پھلوں سے لبریز ریگستانوں میں بکثرت ملتی ہیں۔ یہ پھل جب تازہ ہوتا ہے، تو اس کا گودا نرم اور رس دار ہوتا ہے۔ لیکن خشک پھل کا گودا زردی مائل، سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اور لچک کر چھلکے کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ جو چھلکے سے بڑی مشکل سے علیحدہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بازار میں ہندوستانی اندرائن کا گودا علیحدہ نہیں مل سکتا۔ البتہ بحیرہ روم کے ممالک سے درآمد

گودا کہیں کہیں دستیاب ہوسکتا ہے۔ خشک حالت میں اس کے مختلف اجزا کا تناسب یہ ہوتا ہے، گودا پندرہ فیصدی۔ تخم باسٹھ فیصدی۔ اور چھلکا تئیس فیصدی اس کے تمام اجزا تلخ ہوتے ہیں۔ اور ان میں کھار کا عنصر پایا جاتا ہے۔ تازہ پھلوں کا چھلکا اور بیج نکال کر گودا کو خشک کر کے اس کی تجارت میں خوب نفع ہوسکتا ہے۔

فوائد:۔ امراض صفراوی، قبض، بخار اور آنتوں کے کیڑے دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کی جڑ امراض شکم، یرقان، گٹھیہ اور پیشاب کے امراض کے دفیعہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ یونانی طب میں اس کا استعمال بطور تیز جلاب کے ہوتا ہے۔ امراض رحم میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ انگریزی طب میں اس کا گودا جلاب کی گولیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اندرائن کی ایک بڑی مقدار یوروپ، عرب اور سیریا سے ہندوستان میں آتی ہے۔ ہسپانیہ میں برآمد کے لئے وسیع پیمانے پر اندرائن کی کاشت کی جاتی ہے۔ بازار میں جو خشک پھل برائے فروخت ملتا ہے اس میں زیادہ تر مقدار بدیشی مال کی ہوتی ہے۔ ہندوستان کے ریتیلے علاقہ میں اس کی خوب کاشت ہوسکتی ہے۔ ملک کو اس مفت کی دولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اَرَنڈ۔ Castor oil

مختلف نام ۔ سنسکرت میں ارنڈ۔ ا مدھر و ہستک بنچاگل۔ دودھ مان۔ کبرگ ارنڈ۔ و دک۔ واتاری ترون روگ۔ ہندی میں ارنڈ (سفید لال)، انڈوا رینڈ۔ بنگلہ میں بھیرنڈا۔ مرہٹی میں، ایرنڈ۔ گجراتی میں ارنڈا۔ تمل میں اسوڈرم اور انگریزی میں کاسٹرائس کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ اس کا پودہ پانچ سے دس ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بہت چوڑے پانچ پھانک والے ہوتے ہیں۔ پتوں کی ڈنڈی دس سے چودہ انچ تک لمبی

ہوتی ہے۔ پھل لال اور نگینی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جس کے اندر تین تین ارنڈی نکلتی ہیں۔

فوائد:۔ دونوں قسم کے ارنڈ میٹھے گرم، بھاری، درد کمر۔ ورم۔ کمر درد۔ پیٹ درد۔ بخار۔ دمہ کھانسی کوڑھ گٹھیہ میں مفید ہے۔ اس کے پتّے امراض سودا و بلغم میں مفید ہیں۔

ارنڈ کے پتے کچھ گرم کرکے سینک لگانے سے چھاتی کی سوجن ورم دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بیج، یعنی ارنڈی کا لیپ کرنے سے کچا پھوڑا جلد پک کر پھوٹ جاتا ہے۔ ارنڈ کے پتّے کو گرم کرکے پیڑو پہ رکھنے سے عورتوں کا ماہواری حیض کھل کر صاف ہو جاتا ہے۔ اور ورم بھی دور ہو جاتا ہے۔ ارنڈ کی لکڑی کی راکھ پانی کے ساتھ پینے سے پیٹ کا درد دُور ہو جاتا ہے۔ ارنڈ کے پتّوں کے رس کو سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے آگ کے جلے کو شانتی آرام ملتا ہے۔

ارنڈ خربوزہ یعنی پپیتہ۔ Papaya Tree

یہ ایک درمیانہ قد کا درخت بالکل ارنڈ جیسا ہوتا ہے۔ اس کی ٹہنی تقریباً کوئی نہیں ہوتی۔ تنوں کے سر پر پتّوں کا الگ گچھا ہوتا ہے۔ جس میں پھل لگتے ہیں۔ اس کا پھل کھانے میں لذیذ ہوتا ہے۔ اور اس کا رس دوائی کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے کچے پھل کا دودھ پیٹ کے کیڑے ہلاک کر دیتا ہے۔ کچے پھل میں سے جو دودھ خود

بخود بخود پھوٹ کر نکلتا ہے اس میں ایک جوہر ہوتا ہے وہ پٹھوں کو سکیڑنے کی خاصیت رکھتا ہے۔ جوہر مضبوطی طور پر دودھ میں اس کو حل کرنے کے بعد تہ نشین مادہ کو خشک کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نام انگریزی میں پاپاین رکھا گیا ہے۔ اس کا تیل ایک ایسی چیز ہے جس کی دنیا بھر میں مانگ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جہاں یہ نازک مشینری کے پرزوں کے کام آتا ہے، وہاں عمدہ سے عمدہ عطریات کے لئے بہترین چیز ہے۔ یہ نہایت اڑنیوالی بو کو عرصہ دراز تک اپنے اندر جذب کر رکھ سکتا ہے۔

آم

Mango Tree

مختلف نام:۔ سنسکرت میں، امر۔ گجراتی میں آنبو۔ ہندی آم۔

آم کا درخت ہندوستان کے تقریباً ہر حصہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملک کا بچہ بچہ اس کے پھل کی لذت سے آشنا ہے۔ اس لئے اس کی شناخت کے متعلق لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

فوائد و استعمال:۔ آم کا پھل گٹھلی۔ پتّہ پھول۔ چھال۔ اور گوند سب دوائیوں میں کام آتے ہیں۔ آم کے پتّوں کا دھواں حلق میں پہنچانے سے حلق کی سوزش اور سرخی دور ہو جاتی ہے۔ اس کے کچے پھل کو گرم راکھ میں بھون کر نرم کر کے گڑ یا کھانڈ کے شربت میں حل کرنے سے ایک قسم کا لذیذ مرکب تیار ہوتا ہے۔ جسے کھانے کے ساتھ استعمال کرنے سے معدہ میں قوت، ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اور جسم وبائی امراض کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔

آم کے گوند کو لیموں کے رس میں یا تیل میں رگڑ کر لگانے سے ہر قسم کی کھجلی اور درد دور ہو جاتا ہے۔ پکے ہوئے آموں کے رس کو باریک پاپڑوں کی شکل میں خشک کر کے بعد ازاں سکروی کے مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آم کی تازہ گوند انڈے کی سفیدی اور افیون ملا کر اسہال اور ہیضہ میں استعمال کرنے سے فوراً شفا ہوتی ہے۔ آم کی گٹھلی کا سفوف دمہ میں مفید ہوتا ہے۔ آم کی چھال قابض ہوتی ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے۔ لیکن ضعف معدہ کی حالت میں مقوی ثابت ہوتی ہے۔ پکا ہوا آم قبض کشا ہوتا ہے۔ اس لئے دائمی قبض کے مریضوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اس کی چھال اور گٹھلی قابض ہوتی ہے۔ اس لئے بواسیر اسہال وغیرہ کے علاج میں مستعمل ہوتی ہیں اس کی گٹھلی کے جوشاندہ میں ادرک اور کتھ ملا کر دستوں کے علاج میں دیا جاتا ہے۔ اس کی گٹھلی کا رس ناک میں ٹپکانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کی گٹھلی کا سفوف خونی بواسیر اور سیلان الرحم میں مفید ہے۔ آم کی چھال آج کل یوروپ میں جریان الرحم کے علاج کے لئے کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پھیپھڑوں اور انتڑیوں کے جریان خونی کے لئے بھی آم کی چھال سے ہی علاج کیا جاتا ہے۔ آم کے پھولوں کو چائے کی شکل میں، یا سفوف کی شکل میں استعمال کرنے سے مثانہ کی گرمی کم ہوتی ہے۔ اور ان کے بخور سے مچھر دور بھاگتے ہیں۔ آم کے نئے ملائم پتے سکھا کر اس کا چورن بنا کر استعمال کرنے سے ذیابیطس ( ) دور ہو جاتا ہے۔ امریکہ والوں نے اس کی چھال سے اور پھل سے سیال ست تیار کئے ہیں۔ جو امراض گلو اور جریان خون کو بند کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔

آنولہ یا آملہ۔ Emblic Myrobalan

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، دھاتری پھلا۔ امرت پھلا۔ اسا سکم۔ شری پھلم جاتی پھل رسا

ہندی نام آنولہ، اور ایرانی نام آملہ
ہے۔ بنگالی میں آملکی۔ مرہٹی میں آولا
فارسی میں، آم لج۔ اور انگریزی طب میں
فی لینتھس امبلیکا کہتے ہیں۔
آملہ کا درخت ہندوستان کے
تمام گرم تر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔
کوہ ہمالیہ کے دامن میں جموں سے مشرق
کی طرف اور نیچے لنکا تک تقریباً ہر جگہ
پایا جاتا ہے۔ اس کا قد درمیانہ اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کے پتے خزاں میں جھڑ جاتے
ہیں اس کی چھال تقریباً ½ انچ موٹی نیلگوں رنگ کی ہوتی ہے۔ جس کے باہر کی طرف
بے قاعدہ داغ ہوتے ہیں۔ چھال کی اندرونی طرف سرخ ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی سرخ
اور سخت ہوتی ہے۔ اور کٹی ہوئی کچھ مدت میں پھٹ جاتی ہے یا خم کھا جاتی ہے۔ اس لئے
عمارت کے قابل نہیں ہوتی۔ اس کے پتے ببول کی مانند چھوٹے اور ہلکے سبز رنگ کے
ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سنہری مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول بیری
شکل کا ہوتا ہے۔ جس کی چھ پھانکیں ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک مثلث شکل کی گٹھلی
ہوتی ہے۔ جس کو توڑنے سے اندر سے تین خانے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ہر ایک خانہ
میں دو بیج ہوتے ہیں۔

فوائد و استعمال :۔ آملہ کا رس تازگی بخش، پیشاب آور۔ ملین، اور مقوی دل ہوتا ہے
اگر اس کے پھل پر چاقو سے شگاف لگا دیئے جائیں تو تھوڑی دیر میں جو رس پھوٹ کر
نکلے گا، اسے خارجی طور پر آنکھ کے اوپر لگانے سے آنکھ کی سوزش دفع ہوتی ہے۔
خشک حالت میں ان پھلوں کی شکل کم و بیش گول بلکہ شش پہلو ہوتی ہے۔ ان پر

جھریاں پڑی ہوتی ہیں، اور رنگت سیاہی مائل نیلگوں ہوتی ہے، ذائقہ تلخ تیزابی ہوتا ہے۔ آنتوں کی بیماریوں میں بطور دوائی استعمال کیا جاتا ہے۔ آملہ کے پھولوں کی تاثیر سرد اور ملین ہے۔ اس کی چھال میں بھی تلخی اور تیزابی تاثیر ہے۔ جو اس کے پھل میں ہوتی ہے۔ آملہ کا تازہ رس شہد اور ہلدی کے ساتھ شدید سوزاک کے علاج میں بہت مفید ہے۔ نیز یہی نسخہ ذیابیطس کی بیماری میں بھی مفید ہے۔ آملہ کی چورن کی خوراک چھ ماشے سے ایک تولہ تک۔ چھال کا یا آملہ کا جوشاندہ آدھی چھٹانک سے ایک چھٹانک تک۔ بیجوں کا چورن ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

Psychotria alpecuanha- آئی پی کاکونا

یہ پودا شمالی امریکہ کے ملک کولمبیا اور جنوبی امریکہ میں برازیل کے ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ اس پودے کی خشک جڑوں کو آئی پی کا کونا کہا جاتا ہے۔ جو پیچش کے علاج میں نہایت مفید ہے۔ یہ پودا زمین سے تقریباً تین انچ اونچا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں زمین پر پھیل جاتی ہیں۔ اور ان کی گانٹھوں میں سے جڑیں پیدا ہو کر پھر زمین کے اندر چلی جاتی ہیں۔ ان جڑوں کا رنگ سرخ یا بھورا ہوتا ہے۔ ان میں سے موٹی جڑیں اور شاخوں کا موٹا چھلکا طبی لحاظ سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے۔ ملک برازیل سے یہ جڑیں ہر سال ایک کثیر مقدار میں ہندوستان میں آتی ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں پیچش کا مرض دنیا بھر سے زیادہ ہے اس لئے ہندوستان میں آئی پی کا کونا کی سب سے زیادہ مانگ ہے۔ نیز اس امر کی اشد ترین ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ آئی پی کا کونا کی کاشت ہندوستان میں کی جاوے۔ ہندوستان میں بھی چند خودرو پودے ایسے ہیں۔ جو پیچش کے علاج میں مفید ہیں۔ جیسے کہ احاطہ مدراس میں ایک پودا ہوتا ہے۔ جس کو تامل زبان میں نتوائی دڈائم کہتے ہیں۔ لیکن آئی پی کا کونا کے مقابلے میں وہ بہت ادنےٰ ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان

کے مختلف علاقوں میں ایک اور پودا ہوتا ہے جس کو ہندی میں جنگلی پکوان کہتے ہیں۔
جو بنگال میں انت مول اور تامل میں فائے پلائی ناموں سے موسوم ہے۔ یہ پودا
شرقی ہندوستان کے جنگلوں میں نیز بنگال آسام، کچار، چٹاگانگ، دکن اور برما میں
پیدا ہوتا ہے۔ ان علاقوں میں طبیب پیچش کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور
تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ یہ آپی کاکونا کا قریباً بدل ہے۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں ہندوستان
کی گورنمنٹ نے برازیل سے آپی کاکونا کے پودے منگا کر نیلگری اور دارجلنگ کے
نزدیک کی پہاڑیوں میں لگوائے تھے۔ اس کاشت سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے
ہیں۔ ان مقامات پر ایک مشکل یہ پیش آئی، کہ موسمی تغیرات کی وجہ سے اس پودے کو
نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی ایسی جگہ انتخاب کی جائے، جہاں سال بھر درجہ حرارت
میں نمایاں تبدیلی واقع نہ ہو، تو یہ پودا ہندوستان میں بخوبی نشوونما پا سکتا ہے۔
اس پودے کی جڑوں میں سے ایک کھار نکلتا ہے۔ جو ایمی تائن کے نام سے
موسوم ہے۔ انگریزی طب میں فی زمانہ پیچش کے لئے ایمی تائن ایک مشہور دوائی ہے
اور واقعی ایک نہایت مفید چیز ثابت ہوئی ہے۔ ہندوستان میں یہ پودے سرکاری
طور پر کاشت کئے گئے تھے۔ ان میں سے نہایت تسلی بخش نتائج برآمد ہوتے ہیں۔
جہاں برازیل کے پودوں کی جڑوں میں ایمی ٹین کی تعداد ۲۵ فی صدی ہے۔ وہاں
ہندوستانی پودوں کی جڑوں سے ۲۹ فیصدی ایمی ٹین برآمد ہوئی۔ ایمی ٹین کے
علاوہ ان جڑوں سے اور کھار بھی نکلتی ہیں۔ اور ان کے لحاظ سے بھی ہندوستانی
کا پودا برازیل کی پیداوار کے دوش بدوش ثابت ہوا ہے۔ اور ہندوستانی پودوں
سے پیدا شدہ ایمی ٹین اب بھی بازار سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی مانگ کے
مقابلے میں پیداوار بہت کم ہے۔ اس لئے سخت ضرورت ہے کہ اس پودے کی
کاشت کو ہندوستان میں فروغ دیکر ملک کی ایک بھاری ضرورت کو پورا کیا جائے۔

ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آپی کا کونا کی کاشت کی گئی ہے۔ جاوا اور لنکا میں بھی یہ پودا لگایا گیا تھا لیکن نتائج کچھ حوصلہ افزا نہیں ثابت نہیں ہوتے لیکن ملایا کے ربڑ کے باغیچوں میں اس کی کاشت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اور وہاں سے اس پودے کی جڑیں اور کھاریں کثیر تعداد میں باہر بھیجی جاتی ہیں۔

اروی۔ Greatleavvd Caledum

مختلف نام :- رتالو کے ہی بھید وں میں ہی جو لمبی اور پتلی ہوتی ہیں اس کو آلو کی کہتے ہیں۔ ہندی میں گھوئیاں اروی۔ اروئی۔ اور انگریزی میں گریٹ لیوڈ کیلیڈیم کہتے ہیں

السی

Linseed

مختلف نام :- سنسکرت میں السی۔ نیل پشپی۔ پاروتی اُماشما، ہندی میں السی تیسی۔ مرہٹی میں الش۔ جوتسی بنگالی میں بیسنیا۔ لسی۔ فارسی میں تخم کتان بزالکتان اور انگریزی میں لِن شیڈ کہتے ہیں۔ یہ میٹھی۔ کرشوی چکنی پاک میں چرپری بھاری۔ سودا وصفرا کی بیماریوں میں مفید ہے۔
فوائد: پھول کی تھالی میں السی اور ارنڈی کی گری کا کالا تیل گھس کر آنکھ میں لگانے سے نیند آجاتی ہے۔ بھونی ہوئی السی پودینہ کے ساتھ شہد میں

ملا کر چاٹنے سے بلغمی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

اسپند (ہرمل) Peganum Hermala

مختلف نام:- ہندی میں ہرمل۔ بنگالی میں اسپند۔ بمبئی میں ہرمل۔ تامل میں شمائی آزادنائی۔ دیرائی۔ تیلیگو میں سیاگوردنٹی۔ وٹولو۔ فارسی میں سپند اور انگریزی میں پے گانم ہرمالا کہتے ہیں۔

کیفیت:- یہ ایک جھاڑی کی شکل کی بوٹی نصف گز سے ایک گز تک بلند ہوتی ہے۔ جو تقریباً تمام شمالی ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان میں اس قدر کثرت کے باوجود یہ بوٹی ایک کثیر تعداد میں ہر سال ایران سے درآمد کی جاتی ہے۔ اور اس سے ایک قسم کا سُرخ رنگ نکالا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یونانی میں اس کا اکثر استعمال ہوتا ہے۔ کمزور مریضوں کی طاقت بحال کرنے کے لئے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز یہ مقوی باہ اور قاطع جراثیم بھی ہے۔ کیمیاوی تجربہ سے اس میں سے تین قسم کی کھاریں برآمد ہوئی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) Harmine (۲) Harmaline (۳) Harmalol۔

ان کھاروں کی مجموعی تعداد چار فیصدی کے قریب ہوتی ہے لیکن ان میں ۲/۳ مقدار اکیلی ہرمالین کی ہوتی ہے۔ ہرمالین بذریعہ جلدی پچکاری انسانی جسم میں داخل کرنے سے پیٹ کے کرم ہلاک کرنے میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ باقی کھاروں کے متعلق ابھی تک تجربات جاری ہیں۔ اور کوئی مستند رائے قائم کرنے سے پہلے ابھی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ انگریزی نسخہ جات میں بھی ہرمل کے بیج پیٹ کے کرم ہلاک اور نوبتی بخاروں کے علاج میں استعمال ہوتے ہیں۔ پُرانے ملیریا بخار میں بھی ان کا استعمال مفید پایا گیا ہے۔ سفوف ہرمل چار رتی سے ایک ماشہ تک دن میں دو بار یا تین بار سوئے کے جوشاندہ، یا

پانی کے ہمراہ کھلانے سے خون حیض کھل کر آجاتا ہے۔ نیز پیٹ کے کیڑے دور کرنے کے لئے بھی ہرل کا سفوف کار آمد ثابت ہوا ہے۔

اشوکرنک۔ Saltree

مختلف نام:۔ سنسکرت میں شال۔ کا شیہ اش کنک۔ سس بیتشیر۔ ہندی میں ساکھو بنگلا میں شال گاچھ۔ تناشالا۔ مرہٹی میں، لگھور الیجا۔ گجراتی میں سور دام۔ انگریزی میں سال ٹری، کہتے ہیں۔ اس کا بدل شیشم بھی ہے۔ اس کی لکڑی بڑے کام کی ہوتی ہے۔

فوائد:۔ اس کا ذائقہ کسیلا ہے۔ یہ سوجن ورم پسینہ۔ بلغم۔ کیڑے۔ بہرا پن۔ امراض الرحم۔ امراض کان وغیرہ میں بہت مفید ہے۔

اُلٹ کامبل Adroma Augusta

مقام پیدائش:۔ یہ درخت ہندوستان کے گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی شناخت یہ ایک چھوٹا سا درخت ہوتا ہے۔ جو ہندوستان کے گرم جنگلوں میں خودرو پایا جاتا ہے۔ اور بعض علاقوں میں کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ اس کی ٹہنیوں پر روئیں ہوتے ہیں۔ اور ان میں سن کی مانند ریشہ نکلتا ہے۔ اگر اس ریشہ کی خاطر اس کی کاشت کی جائے تو ایک بڑے منافعہ کا کام ہے۔ اس کی لکڑی ہلکے بادامی رنگ کی اور نرم ہوتی ہے۔ اس پتے بیضوی شکل کے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ جن کی لمبائی چار انچ سے چھ انچ تک اور چوڑائی چار پانچ انچ تک ہوتی ہے۔ ان پتوں کے گرد قدرے لہر دار تنگ سا حاشیہ ہوتا ہے۔ ان کے نیچے کی طرف نرم روئیں ہوتے ہیں۔ اس کے پھول گہرے رنگ کے سرخ ہوتے ہیں۔ یہ پھول موسم بہار میں نکلتے ہیں۔ اس کی شکل شیر کے ناخون جیسی ہوتی ہے۔ اور یہ اندر کی طرف مڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی داڑھی تقریباً ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ جس کے اندر

بیج ہوتے ہیں۔
استعمال اور فوائد:۔ اس درخت کی جڑ چھال اور پتے کارآمد ہوتے ہیں۔ اسی درخت کی چھال کا جوشاندہ قلت حیض میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کی چھال کے اندر ایک لیس دار رس ہوتا ہے۔ درحقیقت یہی رس مریضہ کو جوشاندہ کی شکل میں دیا جاتا ہو جس مریضہ کو قلت حیض کی شکایت ہو اُسے ماہواری ایام سے دو یوم پیشتر اسکے جوشاندہ کا استعمال شروع کرادیں اور ایام حیض میں متواتر جاری رکھیں، بلکہ ایام ماہواری کے بعد بھی دو دن اس کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ عموماً ایک ہی دور دوا میں حیض کے تمام نقائص رفع ہوکر حمل قرار پاجاتا ہے۔ ولایتی دواساز دل نے اس کا ٹنکچر سفوف اور گولیاں بنانے کی بہت کوشش کی ہے۔ لیکن کوئی بھی چیز اس جوشاندہ کے برابر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس میں چھال کا تازہ رس شامل ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے حیرت انگیز نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

ہمارے ملک میں قلت حیض کی شکایت مستورات میں عام ہے۔ شاید اس لئے ہمیں یہ درخت قدرت کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ کہ ہم اس کے ذریعہ اس موذی مرض سے جلد از جلد شفا حاصل کرکے تندرستی کی زندگی بسر کریں۔ ہم نے جو شفا سریع التاثیری اس پودے میں دیکھی ہے، وہ اور کسی میں نہیں پائی جاتی حیض کی قلت اور درد سے، یا بے قاعدہ طور پر آنے کی تمام شکایت اس جوشاندہ کے استعمال سے ایک ہی ہفتہ میں کافور ہوجاتی ہیں۔ اس کی تازہ جڑ کا رس بھی اگر پی لیا جائے۔ تو وہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کی چھوٹی چھوٹی جڑیں کثرت سے پھوٹتی ہیں۔ اور آسانی سے جمع کی جاسکتی ہیں۔ شکایت حیض کے دور کرنے کے علاوہ یہ رس رحم کے لئے مقوی بھی ہے۔ یہ رس بمقدار تین ماشہ سیاہ مرچ کے سفوف کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر جوشاندہ بنانا ہو تو ایک چھٹانک تازہ جڑ کو کوٹ کر پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ نصف پانی باقی رہ

جائے تب اتار کر چھان لیں۔ اور سیاہ مرچ کی چورن کے ساتھ پلا دیں۔ اس درخت کے پتوں اور ٹہنیوں کا زلال پلانے سے شدید سوزاک کو تسکین ہوتی ہے۔

آنبہ ہلدی۔ Mango Ginger

مختلف نام:۔ سنسکرت میں، دردی۔ بھیدا۔ سوگندھا۔ داروی۔ کرپورا۔ پدم پترا۔ ایرِاگندھا۔ ہندی میں، کپورا ہلدی۔ آنبہ ہلدی۔ بنگالی میں آما آدا۔ مرہٹی میں آنبے ہلد۔ گجراتی میں آنبہ ہلدر۔ تمیل میں، پالوپسوپو۔ اور انگریزی میں مینگو جنجر کہتے ہیں۔

اس کا پودا بھی ہلدی کی طرح کا ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنبہ ہلدی کے پتے لمبے اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ آنبہ ہلدی کی گانٹھ بڑی اور اندر سے لال ہوتی ہے۔ اور ہلدی کی چھوٹی اور پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ آنبہ ہلدی میں جھُرّیاں نہیں ہوتیں۔

رسوت۔

دارو ہلدی کی لکڑی پیلی ہوتی ہے اس سے رسوت بنتی ہے۔ دارو ہلدی کا کاڑھا بنا کر اس میں برابر کا دودھ ڈال کر پھر کاڑھا بنا دیں۔ جب گاڑھا ہو جاوے، اتار لیں... رسوت تیار ہے۔ جو آنکھوں کی دوا میں کام آتی ہے۔

آلو۔

جو آلو سخت ہوتا ہے اس کو کاٹھا لو کہتے ہیں۔ جو سفید ہوتا ہے۔ اسکو شکھالو کہتے ہیں، جو گول ہوتا ہے، اس کو نیڈالو کہتے ہیں۔ جو لال رنگ کا ہوتا ہے اس کو رتالو کہتے ہیں۔

فوائد:۔ آلو کو پیس کر آگ کے جلے پر لیپ کیا جائے تو تسکین کرتا ہے۔

Bokhera Plum آلوبخارہ۔

مختلف نام: سنسکرت میں، آروک۔ ہندی میں آلوبخارہ۔ گجراتی میں آلو۔ مرہٹی میں، بیرارُوک۔ عربی میں، اِجزاس۔ اور انگریزی میں بخارہ پلم کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ آلوبخارہ کے درخت زیادہ تر بلخ بخارہ، اور سنگل دیپ میں ہوتے ہیں۔ ان کی اونچائی درمیانہ ہوتی ہے۔ اسکے پھل گول گول سُرخ ہوتے ہیں۔ دوا کے لئے ان پھلوں کو سکھا کر رکھ لیتے ہیں۔ اور بغیر گٹھلی کے خشک پھل کام میں آتے ہیں۔

اونگا

اونگا اپامارگ کی قسم کے دو طرح کا ہوتا ہے۔ جس کے مفصل حالات صفحہ نمبر ۲۷ میں درج کئے جاچکے ہیں، وہاں پہ دیکھ لیں۔ اونگا سرخ پیشاب لاتا ہے۔ اور امراض

حیض، دست، پیچش، خون فساد میں مفید ہے۔ اور سفید اونگا کو انگریزی ڈاکٹر لوگ بھی جسمانی ورموں میں مفید مانتے ہیں۔

Holarrhenaantidysenterica Tallic-

اِندر جَو۔

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، کٹا جا۔ کالنگا۔ ہندی میں اندر جَو، بنگالی میں اندر جَو، عربی میں لسان العصافیر۔ فارسی میں، جوانے کو واسک تلخ۔ اور انگریزی میں ہولارینا اینٹی ڈائی سنٹریکا، اور ریاست جموں میں اس کو گھڑ کا درخت کہتے ہیں۔ ماہ دسمبر سے ماہ جنوری تک یہ درخت پھلیوں سے لد جاتے ہیں۔ جنوری میں اس کے تمام پتے جھڑ جاتے ہیں۔ ماہ فروری میں یہ پھلیاں پک جاتی ہیں۔ جن کے اندر بیج روئی جیسے ریشے میں لپٹے ہوئے ملتے ہیں۔ دہلی میں زیادہ تر درخت اندر جو شیریں کے ہیں۔ اس کا پتہ یا پھلی توڑنے پر دودھ نکلتا ہے۔ سیاہ رنگ کی پینسل جیسی موٹی اور گول، ایک بالشت لمبی پھلیاں ہوتی ہیں ان کے بیج جن کو اندر جَو کہتے ہیں، یہ شکل میں جَو کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن ذائقہ میں تلخ ہوتے ہیں۔ اندر جَو کے متعلق ایک حکایت ہے۔ کہ شری رامچندر جی کی فوج کے جو بندر لنکا کی لڑائی میں مارے گئے تھے۔ ان کو اندر دیوتا نے امرت چھڑک کر پھر زندہ کر دیا تھا۔ اور جہاں جہاں ان کے زخموں سے خون کی بوندیں زمین پر گری تھیں، وہ بھی امرت پڑنے سے درختوں کی شکل میں نمودار ہو گئیں۔ اور وہ یہ درخت ہیں جس کے پھل اندر جَو کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی درخت کی چھال کو وید لوگ کرڈا سک کہتے ہیں

فوائد و استعمال :۔ اس کی لکڑی بیل بوٹے اور فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے۔ اس کی جڑ اور پتے کی چھال اور پھل ویدک طب میں بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دافع بخار و پیچش، دافع کرم شکم مفرد حالت میں، نیز دیگر دوائیوں کے ساتھ مرکب کر کے

استعمال کرایا جاتا ہے۔ یونانی اور عربی طب والے اس کو قولنج زیادتی بلغم وغیرہ امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں کی بیماریوں، ضعف اعصاب اور ضعف باہ میں بھی مفید ہیں۔ شہد اور زعفران میں اندرجو کا سفوف کے شیاف بنا کر وقت ضرورت رحم میں رکھنے سے عموماً استقرار حمل کا باعث ہوتا ہے۔ اس کی چھال اور بیجوں کا جوشاندہ پیچش میں بہت مفید ہے۔

انگریزی طب میں اس درخت کی چھال اور بیج اور ان کے مرکبات پیچش اسہال کثرت بلغم اور صفراوی امراض کے علاج میں استعمال ہوتے ہیں۔ اندرجو کا جوشاندہ بچوں کی پیچش میں جس میں کہ کرم شکم بھی خارج ہوتے ہوں، نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کی چھال کا سفوف یا جوشاندہ نہایت تلخ اور بدمزہ ہوتا ہے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے بعض انگریزی دواساز کمپنیوں نے اس کے سفوف کی ٹکیاں بنائی ہیں۔ جو بازار میں عام فروخت ہوتی ہیں۔ جو نہایت آسانی سے کھائی جا سکتی ہیں اور دوائی کے اثر میں بھی کوئی فرق نہیں آتا۔ اس کی چھال کا ست بھی انگریزی دوافروشوں کے ہاں مل سکتا ہے۔ یہ ست اسبغول کیساتھ استعمال کرانے سے پرانی پیچش کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی چھال ملیریا بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ البتہ ہمارے ملک میں ملیریا کے علاج میں اس سے چنداں کامیابی نہیں ہوئی۔ بسمتھ اور آیوڈین کے ساتھ اس کے کھار کا مرکب بنا کر بذریعہ عصبی پچکاری خون میں داخل کرنے سے پیچش جراثیمی اور پیچش زہن کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی ایمی ٹین کی نسبت زیادہ بہتر اور زود اثر ثابت ہوتی ہے۔ کانگڑہ میں اندرجو کے درخت کو کیوڑہ کہتے ہیں۔ اور شرادھوں میں پوجا کی سامگری وہاں کے لوگ اس درخت کی توں میں بیار رکھتے ہیں، یہ کیوڑہ کا درخت دراصل اندرجو کا ہی درخت ہے۔ درخت اندرجو دو قسم کا ہوتا ہے۔ اندرجو کڑوا یعنی اندرجو تلخ کہلاتا ہے۔ اور سبز اندرجو جو میٹھا یعنی

اندر جو شیر ہیں کہلاتا ہے۔

اننت مُول۔ Tylo Phora Asthmatica

مختلف نام :- سنسکرت سریوا۔ ہندی میں گوری سر۔ اننا مول جنگلی پکوان۔ بنگالی میں اننت مول۔ گجراتی میں کپوری۔ مرہٹی میں پیتاکاری۔ انگریزی میں، انڈین سارسیریلا۔ ٹائی لو فورا سیتھ میٹیکا کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ ایک سدا بہار بوٹی ہے۔ اس کی جڑیں بہت ہی لمبی اور موٹی ہوتی ہیں۔ اس کا تنا لمبا اور پتلا ہوتا ہے۔ شاخیں اس پر بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔ جو آپس میں بل کھاتی ہوئی اوپر کو جاتی ہیں، اور اکثر ننگی اور صاف ہوتی ہیں۔ اور بعض مقامات میں ان پر نرم روئیں بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے پھول پیلے رنگ کے جو اندر سے سرخ ہوتے ہیں، اس کے بیج $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{3}$ انچ لمبے بیضوی اور چپٹے ہوتے ہیں۔

استعمال و فوائد :۔ اس پودے کے خشک پتے قے آور ہوتے ہیں۔ بخار کی حالت میں گرم پانی سے دینے پر پسینہ لاتے ہیں اور بلغم کو خارج کرتے ہیں۔ معدہ میں گرانی ہونے پر ان پتوں کا استعمال مفید پایا گیا ہے۔ یہ پتے ملین معدہ بھی ہوتے ہیں۔ مصفی خون اور گٹھیہ میں مفید ہیں۔ اس کے پتوں یا چھال کا رس ایک تولہ سے دو تولہ تک دینے سے قے ہو کر معدہ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کو خشک کر کے گولیاں باندھ لی جائیں تو یہ گولیاں پیچش میں بہت مفید ہوتی ہیں۔ لیکن اس کی جڑ کی نسبت پتوں کا اثر زیادہ جلدی اور خوشگوار ہوتا ہے۔ انگریزی دوائی پی کا کونا بہترین دفینسی نعم البدل ہے افسوس کہ یہ بوٹی کشمیر اور پنجاب کے پہاڑوں میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے اہلِ پنجاب اس کے تازہ اجزا سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

اسگندھ ۔ Withania Somnifera

مختلف نام۔ سنسکرت میں، اشوگندھا ۔ ہندی میں اسگندھ کہتے ہیں۔
یہ بوٹی ہندوستان کے معتدل اور خشک علاقوں میں لائی جاتی ہے۔ بنگال، اور آسام میں نہیں ہوتی۔
شناخت :۔ اسگندھ کا پودا سیدھا تقریباً پانچ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ لمبی اور مخروطی شکل کی ہوتی ہے۔ اس کے تنے پر باریک اور چمکدار روئیں ہوتے ہیں۔ اس کی ٹہنیاں گول ہوتی ہیں، اور پتے تین انچ سے پانچ انچ تک لمبے اور دو انچ سے چار انچ تک چوڑے ہوتے ہیں، جو سرے پر آ کر نوکدار ہو جاتے ہیں۔ یہ پتے موٹے اور ان کی رگیں شفاف ہوتی ہیں۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے زردی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول اور تقریباً چوتھائی انچ قطر میں ہوتا ہے۔ اس کے بیج صاف گول اور چکنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو رس بھری کے بیج کے برابر ہوتے ہیں

اس کے پھل پر بھی رس بھری کے پھل کی طرح کا باریک غلاف ہوتا ہے۔ یہ پودا باغوں کھیتوں، اور جنگلوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ جو دہلی میں عام ملتا ہے۔ بازاری اسگندھ ناگپور سے آتی ہے۔ یہ مقامی نہیں، اس کی مقدار خوراک تین ماشہ ہمراہ دودھ مفید ہے۔
فوائد و استعمال :۔ اسگندھ کی جڑ طاقت و صحت بخش ہے۔ اور مقوی باہ ہے۔ اسکو اس کو تپ دق، ضعف پیری۔ گٹھیہ۔ لاغر اور سوکھے ہوئے بچوں کے علاج میں استعمال کرتے ہیں، یہ کسی حد تک پیشاب آور بھی ہے۔ اس کی جڑ جوشاندہ کی شکل میں پیٹ اور آنتوں کو صاف کرتی ہے۔ اس کے پتے سخت تلخ اور مصفیِ خون ہوتے ہیں۔ جو جوشاندہ کی شکل میں بخاروں کے علاج میں استعمال ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اسگندھ کے بیج دودھ پھاڑنے کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ سندھ میں عورتیں اسکو اسقاط حمل روکنے میں استعمال کرتی ہیں۔ اور اس کو کھاتے رہنے سے اسقاط حمل کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اسگندھ کے بیج پیشاب آور، خواب آور ہوتے ہیں۔ بلکہ زیادہ مقدار میں دینے سے بعض اوقات مہلک بھی ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں راجپوت لوگ گٹھیہ اور پرانی بدہضمی میں اسگندھ کا استعمال کرتے ہیں۔ اسگندھ میں سے دو قسم کے جوہر برآمد ہوتے ہیں۔ ایک تو تلخ چمکدار جوہر، اور دوسری سفوف کی شکل کی کھار۔ تلخ جوہر کو بذریعہ جلدی پچکاری جانوروں کے جسم میں داخل کرنے پر معلوم ہوا ہے اس میں اعصاب کو بے حس کرنے کی بھی خاصیت موجود ہے۔ لیکن کھاری جوہر جب بذریعہ جلدی پچکاری ایک خرگوش کے جسم میں داخل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس سے اعصاب میں اور دماغ میں بے ہوشی پیدا ہوتی ہے۔ بہرحال! اس کے متعلق ابھی تک مزید تجربات جاری ہیں۔ اور طبی دنیا میں ابھی تک ان جوہروں کا استعمال کسی مستند منزل پر نہیں پہنچا ہے۔

ایشر مُول Aristolochia Bractcata

مختلف نام :۔ سنسکرت میں اُودر جاتا۔ ارک مولا۔سنیسدا یا ایشوری کہتے ہیں۔
ہندی میں ایشر مُول کہتے ہیں۔
مقام پیدائش :۔ یہ پودا نیپال سے لے کر بنگال اور چھیا گانگ کی نشیب کی زمینوں تک پایا جاتا ہے۔ اور دکن کے انتہائی جنوب میں بھی اکثر ملتا ہے۔
شناخت :۔ یہ پودا جھاڑی کی شکل کا ہوتا ہے۔ جس کی شاخیں بَل کھائے زمین پر بچھی ہوتی ہیں۔ اس کا تنا جڑ کے قریب قدرے موٹا ہوتا ہے۔ لیکن ٹہنیاں سب نازک ہوتی ہیں۔ اس کے پتے مختلف مقامات پر مختلف لمبائی کے دیکھے جاتے ہیں بنگال میں تو یہ پتے نصف انچ تک چوڑے اور چار انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن دکن میں اس کے پتوں کی چوڑائی تین انچ تک اور لمبائی چار پانچ انچ تک ہوتی ہے۔ اس کا پھول سبزی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ جس کی شکل کم وبیش گھنٹی کی سی ہوتی ہے۔ ان پھولوں کا ہر کنارہ سُرخی مائل ہوتا ہے۔ اس کے بیج چپٹے تکون شکل کے اور پردار ہوتے ہیں۔
فوائد واستعمال :۔ ایشر مول کی جڑ نہایت تلخ ہوتی ہے۔ نوبتی بخاروں میں اس کا استعمال عام طور پر کیا جاتا ہے۔ اس کے پودے کے خواص کے متعلق ابھی تک پوری تحقیقات نہیں ہو سکی ہے۔ اس کی جڑ میں ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے سانپ کے کاٹے پر یہ بوٹی تریاق کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ جس کے لئے اس بوٹی کے پتے یا پتوں کا رس استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی طب میں اس کا استعمال ابھی تک عام نہیں ہوا احاطہ بمبئی میں بچوں کے پیٹ کی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہیضہ کے علاج میں بھی یہ مفید ہے۔

عورتیں عموماً حمل ساقط کرنے کے لئے اس کا استعمال کرتی ہیں۔ اس بوٹی کے خواص کے متعلق ڈاکٹر پانس اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں، کہ مشرق اور مغرب کی دنیا کی تمام بوٹیوں میں ایشر مول کے مقابلہ میں اور ایک بھی بوٹی نہیں ہے۔ جو مار گزیدہ کے علاج میں اس کے برابر تریاق ثابت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک زمانہ میں ہر ایک طبقہ کے انسان خانہ بدوش سے لے کر مہذب ترین انسانوں تک اس بوٹی سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آج کل کے حکما محض اس بوٹی کو محرک، مقوی۔ اور پسینہ لانے والی تصور کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی موقعوں پہ اکثر اس کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ لیکن روئے زمین کی تواریخ اس امر کی شاہد ہیں اور گذشتہ دو ہزار سال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ مار گزیدہ کے علاج کے لئے ایشر مول واقعی ایک لاثانی دوائی ہے۔ اور یہ شہادت اس قدر زبردست اور قوی ہے کہ اس پہ یقین کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اور ناممکن ہے کہ اس بوٹی کو اس قدر شہرت محض فرضی خواص کی بنا پہ حاصل ہو گئی ہو۔

اِملی۔ Tomarind Tree

مختلف نام :۔ سنسکرت میں آملکا۔ جوکرکا۔ املی۔ چینچکا۔ تیتڑیکا۔ ہندی میں، اِملی۔ بنگلا میں، تنتیل۔ مرہٹی میں چنچ۔ گجراتی میں آنبلی کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کے درخت تقریباً ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ البتہ پنجاب میں بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ اونچے اور موٹے ہوتے ہیں۔ پتے آنولوں کے پتوں کی طرح ہوتے ہے۔

اس کا درخت بھی سدا بہار ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا سیاہ اور کھردرا ہوتا ہے۔ اسکے اس کے پھول گرمی کے موسم میں نکلتے ہیں۔ اس کی پھلیاں ایک بالشت تک لمبی اور ڈو انگل تک چوڑی ہوتی ہے۔ اسکو توڑنے سے اندر کا گودا سُرخ و سفید ہوتا ہے۔ پھلی کا چھلکا پتلا مگر سخت ہوتا ہے۔ پکنے پر پھلی کے اندر سخت کالے رنگ کے بیج نکلتے ہیں۔

فوائد و استعمال:- املی کا گودا۔ پتّے۔ چھلکا۔ و بیج۔ جڑ اور رس سب دوائیوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ کچی املی ثقیل اور فاسد ہوتی ہے۔ سودا کو کم کرتی ہے۔ صفرا اور بلغم کو بڑھاتی ہے۔ پکی ہوئی املی مسہل مشتہی اور ہاضم ہوتی ہے۔ جو مثانہ کا تنقیہ کرتی ہے۔ خشک املی مفرح اور قاطع صفرا ہوتی ہے۔ جو پیاس کی شدت کو روکتی ہے۔ پکی ہوئی املی کا لیپ پھوڑوں کو پکا دیتا ہے۔ اور مواد کو خارج کر دیتا ہے۔ املی کا گودا پانی میں گھول کر چھان لیں۔ پھر اس میں کھانڈ، الائچی، کالی مرچ، لونگ اور کافور ملا کر پلانے سے قے رُک جاتی ہے۔ اس کے گودہ کا جوشاندہ دودھ یا پانی میں ملا کر دینے سے بخار اور قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ پُرانی املی کا گودہ جگر، ہاضمہ اور انتڑیوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ دائمی قبض کے مریضوں کو دس پندرہ سال کی پُرانی املی کا گودا بقدر تین ماشہ روزانہ استعمال کرانے سے دو ہفتہ میں شفا ہو جاتی ہے۔ املی کا شربت صفراوی بخاروں میں مفید مفرح اور قبض کشا ہوتا ہے۔ اگر بدہضمی کے سبب پیٹ میں نقص ہو اور دست جاری ہوں تو بھی یہ شربت تمام خرابیوں کو دور کر کے دستوں کو بند کر دیتا ہے۔ املی کے گودے کا جوشاندہ بنا کر غرارہ کرنے سے گلے کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔ املی کے پتّوں کا جوشاندہ اندرونی طور پر پینے سے خون فساد کو دور کرتا ہے۔ املی کے پتّوں کو پیس کر اور پانی ملا کر چھاننے سے جو ترش رس نکلتا ہے، وہ بخار کو کم کرتا ہے۔ اور پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ اس کے پتّوں کی ٹکیس پھوڑوں کو پکانے اور ان کو صاف کرنے کے لئے مفید ہے۔ ایک انگریز ڈاکٹر کی رائے ہے کہ گھمبیر۔ جو عموماً ایک خراب

پھوڑا تسلیم کیا گیا ہے۔ دہ املی کے پتوں کے جوشاندہ سے ہر روز صاف کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کے پتوں کے رس میں اگر گرم سرخ لوہا ڈبونے کے بعد خونی بوا کے مریض کو پلائیں، تو شفا ہو جاتی ہے۔ اس کے پتوں کے رس میں کھانڈ ملا کر دینے سے پیچش اور خونی بواسیر دور ہو جاتی ہے۔ املی کے پتوں کے جوشاندہ کے غرارے کرنے سو پکا ہوا گلا درست ہو جاتا ہے۔ اس جوشاندہ کی تاثیر قابض اور دافع یرقان ہوتی ہے اس کے علاوہ پھوڑے پھنسیاں بھی اسی سے دھوئی جاتی ہیں۔ اس کے پتوں کا کاڑھا سبز رنگ کی بجائے کپڑے رنگنے میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ البتہ اُونی کپڑا بجائے سبز رنگ کے سُرخ رنگ کا ہو جاتا ہے۔

املی کے بیجوں کا سفوف اگر چھلکا اتار کر سفوف کی شکل میں مریض کو کھلایا جائے تو پیچش اور خونی اسہال دور ہو جاتے ہیں۔ املی کا چھلکا کسیلا، قابض، اور مقوی ہوتا ہے۔ قے، بخار، پیاس اور دائمی قبض کے دور کرنے میں لطور جوشاندہ استعمال ہوتا ہے۔ اسکے چھلکے کی کھار درد شکم اور بدہضمی میں مفید ہوتی ہے۔ اور معدہ کی حرارت تیز کرنے میں خاص اثر رکھتی ہے۔ جس کے تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے:-

چھلکا اور نمک مٹی کے برتن میں ڈال کر سمیٹ کر کے آگ میں جلائیں، کھار تیار ہے یہ کھار پانی میں گھول کر غرارے کرنے سے پکا ہوا گلا درست ہو جاتا ہے۔ اگر سوزاک، یا پیشاب میں جلن ہو، بخار کی وجہ سے تلی بڑھ گئی ہو تو یہ کھار اکثیر کا کام دیتی ہے! املی کے پھولوں کی پلٹس آنکھ پہ باندھنے سے آنکھ کے بیرونی پردہ کی سوزش دور ہو جاتی ہے یہ پھول یرقان، بلغمی اور صفرادی امراض کے دور کرنے میں مفید ہوتے ہیں۔ اور بھوک کو بڑھاتے ہیں۔ ذائقہ ان پھولوں کا ترش ہوتا ہے۔ املی کی جڑ کو چھاچھ، اور کالی مرچ میں پیس کر گولیاں تیار کی جاتی ہیں، جو خونی پیچش میں مفید ہیں۔ املی کی گوند کا ضماد (لیپ) پھوڑوں پر کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ املی کا کوئلہ بارود بنانے کے

کام آتا ہے۔ اور اس کی لکڑی اینٹیس لگانے کے لئے بہترین خیال کی جاتی ہیں۔ اسکی لکڑی سے عام طور پہ گنا اور تیل پیلنے کے لئے کولھو بنائے جاتے ہیں۔ املی کے گودے کے ست کو تاڑی کہتے ہیں۔

Large Cardamom - الائچی کلاں

مختلف نام :۔ سنسکرت میں ایلا۔ ستھولا۔ بہولا۔ پرتھوی کا۔ ہندی میں بڑی الائچی۔ لال الائچی۔ بنگالی میں، بڑی الاچ۔ مرہٹی میں ھتو کیلا۔ بیل دوڑے۔ گجراتی میں مانی ایلچی۔ بڑا ایلچی۔ یہ ذائقہ میں چرپری ہلکی اور گرم ہے۔ خون فساد۔ امراض بلغم وصفرا امراض سرد پیشاب کو مفید ہے۔

Cardamom Small - چھوٹی الائچی

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، سوسمیلا۔ ایکچکا۔ تت تھادی۔ ہندی میں چھوٹی الائچی۔ گجراتی میں، الائچی۔ بنگلا میں، چھاٹ الائچ۔ گجراتی میں رانی الائچ۔ مرہٹی میں لگھو ویلا۔ فارسی میں بیل ہلا۔ عربی میں، کاکلے میگاد۔ اور انگریزی میں کارڈیمم کہتے ہیں۔

چھوٹی الائچی، رس میں چرپری، ٹھنڈی، ہلکی ہوتی ہے۔ چھوٹی بڑی دونوں الائچیوں کے پودے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور پتے ان کے ادرک کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ پھول دونوں کے خوشبو دار ہوتے ہیں۔ چھوٹی الائچی مالاوار اور گجرات میں زیادہ ہوتی ہے۔ بڑی الائچی زیادہ ترنیپال میں ہوتی ہے۔

Melia Azadirachta - بکائن

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، مہا نمب۔ ریک۔ ہندی میں بکائن۔ بنگلا میں گھوڑا نمب

مرہٹی میں، کانی نمب۔ گجراتی
میں لیکان کہتے ہیں۔

مقام پیدائش:- یہ درخت
ہندوستان میں عام کاشت
کیا جاتا ہے۔ اس کا پودا شمالی
ہندوستان میں عام ہوتا ہے۔
یہ نیم سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے
اس لئے اس کی شناخت کی متعلق
کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت محسوس
نہیں ہوتی۔ ہندو گرنتھوں
میں کیونکہ اس درخت کے اجزا کا ذکر بطور دوا کہیں نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ
ہندو بزرگوں نے نیم کے مقابلہ میں بکائن کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا لیکن مغربی
اسلامی ممالک میں اس کا استعمال بطور دوائی کے مدت سے جاری ہے۔ اور مسلمانوں کی وساطت
سے ہی ہمارے اہل ملک کی توجہ بکائن کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ یونانی طب میں اس کی
جڑ کی چھال، پھول اور پھل کی تاثیر کو گرم خشک تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ اس کے پھولوں، اور
پتوں کو پیس کر پلٹس بنا کر سر پر باندھنے سے اعصابی سر درد دور ہو جاتا ہے۔ اسکے
پتوں کا رس پلانے سے انتڑیوں کے کرم اور سنگ مثانہ دور ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب
کھل کر آتا ہے۔ امریکہ میں باؤ گولا کے علاج میں بکائن کے پتوں کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔
جذام اور کنٹھ مالا کے علاج میں اس کے پتے اور چھال کو داخلی اور خارجی طور پر استعمال
کرتے ہیں۔ متعدی امراض کی چھوت سے بچنے کے لئے لوگ گلے میں اس کے پھولوں کی
مالا پہنتے ہیں۔ بعض لوگ طاعون، ہیضہ وغیرہ وباؤں کے دوران میں اس کے پھلوں

کے ہار بنا کر اپنے گھروں کے دروازوں پر اور برآمدوں میں لٹکا دیتے ہیں۔ تاکہ انکے زہر سے مرض کے جراثیم گھر کے اندر داخل ہونے سے پیشتر ہی ہلاک ہو جائیں۔ اس کے بیجوں کے تیل میں بھی قریباً وہ ہی تاثیر ہوتی ہے۔ جو کہ نیم کے بیجوں کے تیل میں ہوتی ہے۔
بکائن کی گوند اندرونی طور پر استعمال کرنے سے ورم طحال کو تحلیل کرتی ہے۔
اس کے خشک پھلوں کے سفوف کو وسکی میں نصف گھنٹہ تک ڈالکر بعد ازاں چھانکر پلانے سے آنتوں کے ہر قسم کے کرم ہلاک ہو کر نکل جاتے ہیں۔ اس کے بیجوں کے گودہ کو گھی میں بھون کر کھلانے سے سر کا گنج دور ہوتا ہے۔ اس کی چھال پتوں اور پھلوں میں زہر ہوتا ہے۔ اور اگر زیادہ تعداد میں استعمال کئے جائیں، تو ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ اس کے چھ سات بیج کھا لینے سے بعض اوقات زہر کی علامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور انجام کار موت ہو جاتی ہے۔

بہیڑہ۔ Beleric Myra Bolam

مختلف نام :۔ سنسکرت میں وبھتیک۔ ہندی میں بہیڑہ۔ بنگلا میں بیرڑہ۔ بہیڑہ۔ مرہٹی میں کھانڈک۔ گجراتی میں دیڑا۔ فارسی میں دلیلے۔ اور انگریزی میں بلارک مائیرا بولم کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ بہیڑہ کا درخت ہڑ کے خاندان سے ہی ہے۔ جن علاقوں میں ہڑ ملتی ہے انکی ہی علاقوں میں بہیڑہ بھی ملتا ہے۔ اس کا درخت اسی سے ایک سو فٹ تک بلند ہوتا ہے اس درخت کا تنا لمبا اور سیدھا گولائی میں چھ سے دس فٹ تک، چھال نصف انچ موٹی دھندلے سفید رنگ کی ناہموار ہوتی ہے۔ اس درخت کے پتے ماہ پھاگن میں گر جاتے ہیں اور چیت کے ماہ میں نئے نکل آتے ہیں۔ جب پتے چھوٹے ہوتے ہیں، تب ان کا رنگ تانبہ جیسا ہوتا ہے۔ مکمل پتہ آٹھ انچ لمبا شکل میں بیضوی اور کچھ چوڑا ہوتا ہے۔ اسکے

پھول پیلے سفید، یا کچھ ہرے پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ان میں بدبو ہوتی ہے۔ اس درخت کی چھال سے پیلا یا بھورا رنگ نکلتا ہے۔ مغز تخم بہیڑہ سو تولہ میں تیس تولہ تیل نکلتا ہے۔ جو کہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک پیلا اور پتلا، دوسرا سفید گھی کی مانند گاڑھا بطور دوا بہیڑہ کی گٹھلی کا اوپر کا گودا استعمال ہوتا ہے۔ بہیڑہ کا گودہ وہ بہتر ہوتا ہے جو کہ زرد رنگ چکنا اور ذائقہ میں تلخ و پھیکا ہوتا ہے۔

فوائد :- بھوک بڑھاتا، فساد خون، سودا، صفرا کو دور کرتا، اور معدہ کو قوت دینے میں لاجواب ہے۔ سوداوی مادہ کو خارج کرتا، پیٹ کے بخارات اور رطوبات کو زائل کرتا۔ اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ بھنا ہوا بہیڑہ پرانے دستوں کو بند کرتا ہے۔ درد سر اور بواسیر کو نافع ہے۔ آنکھوں اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اس کے سفوف کو بطور سرمہ لگانے سے ڈھلکا دور ہو جاتا ہے۔ بد یعنی گلٹی پہ بہیڑہ کو ارنڈ کے تیل میں تل کر اور تیز سرکہ ملا کر باریک پیس کر لگانے سے بد یا گلٹی فوراً معدوم ہو جاتی ہے۔ مغز تخم بہیڑہ کا تیل بالوں کو لگانے سے گنج اور بالوں کا گرنا اور جلد سفید ہونا موقوف ہو جاتا ہے اس کے درخت کی چھال اور لونگ کو باریک پیس کر اور شہد ملا کر چبانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ بھلانوہ کا تیل لگانے سے جو سوزش یا چھالا پڑ جاتا ہے اس پر بہیڑہ کی گٹھلی کو گھس کر لیپ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ بہیڑے کی گودے کی خوراک زیادہ سے زیادہ ساڑھے دس ماشہ ہے۔

Babreng بادبڑنگ۔

مختلف نام :- سنسکرت میں ودڈنگ۔ کرمی گھن۔ ہندی میں وائے بڑنگ۔ بنگلا میں، وڑنگ۔ مرہٹی میں موکھرک۔ فارسی میں رنگ کابلی، عربی میں برنج کہتے ہیں۔

مقام اور پہچان :- یہ مضبوط بیل ہوتی ہے۔ اس کا تنا تقریباً ایک فٹ موٹا

ہوتا ہے۔ لیکن اپنی نرم شاخوں کے ذریعہ درختوں پر چڑھی ہوئی ملتی ہے۔ پتے اسکے لمبے اور نوکدار۔ پھل تقریباً کالی مرچ کے برابر اور گول سفیدی مائل سیاہ یا چیکبرے سے ہوتے ہیں۔

فوائد :- باؤبڑنگ پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسکا سفوف بقدر چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھلادیں، اور دوسرے دن کیسٹرائل کا جلاب دے دیں۔ تمام کیڑے مرکر باہر نکل جائینگے ::

Hydrocotyle Asiatica - برہمی بوٹی

مختلف نام :- سنسکرت نام، براہمی۔ ہندی میں برہمی۔ بنگلا میں ورہمی۔ مرہٹی میں براہمی فارسی میں، جرنباد کہتے ہیں۔

مقام پیدائش وشناخت :- ندی ندلے، نہر، دریا اور نمناک زمینوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے چاندی کی اٹھنی جیسے گول باریک شاخوں سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسکے پودے بالشت بھر اونچے لیکن بیل نما زمین پر پھیلے ہوئے پودے سے ایک شاخ بیل کی شکل میں زمین پر چلتی ہے۔ آگے چل کر پھر اس میں سے جڑ زمین پر بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح یہ بیل جڑیں بناتی ہوئی لمبی چلی جاتی ہے۔ جہاں زمین موافق نہ ہو، وہاں ایک بالشت بھر پودا کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس کا نہایت ننھا پھول اور چپٹا ننھا سا بیج پتوں کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے۔ پتوں کو اگر چبایا جائے تو گاجر

کے پتوں جیسا کسیلا ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔
فوائد :۔ برہمی بوٹی۔ کڑوی کسیلی، ملین شکم، عمر، عقل۔ قوت حافظہ بڑھاتی ہے پیشاب آور ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اس کے جوشاندہ کو پینے سے گلا صاف ہوتا ہے مرگی اور جنون کو مفید ہے۔ برہمی بوٹی کے تازہ پتوں کے رس میں شہد ملا کر ہر روز پینے سے حافظہ غضب کا ہو جاتا ہے۔ اور عمر بڑھتی ہے۔ برہمی بوٹی مصفی خون بھی ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے حافظہ اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ صرف ایک دفعہ پڑھنے یا سننے سے ہر بات حفظ ہو جاتی ہے۔ بڑے بڑے رشی منی اس کو بکثرت استعمال کرتے تھے

Ficusbencalensis - بڑھ یا بٹ

مختلف نام :۔ سنسکرت میں وٹ ورکش۔ ہندی میں بوہڑ۔ بڑھ۔ یا برگد۔ بنگالی میں بٹ۔ گاچھ اور انگریزی میں فائی کس بنگالین سس کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ یہ درخت ہندوستان کے میدانوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کا بچہ بچہ اس عظیم الشان درخت کو جانتا ہے۔ کیونکہ یہ ہر جگہ پایا جاتا ہے۔
فوائد و استعمال :۔ اس درخت کا سفید رنگ کا دودھ درد کمر کی حالت میں اور گٹھیا کے ورموں میں مقامی طور پر ضماد کرنے سے درد اور سوزش میں تسکین ہو جاتی ہے

جب پاؤں کی بوائی پھٹ جائے تو برڑھ کا دودھ شگافوں میں ٹپکانے جلد شفا ہوتی ہے
دانت درد کی حالت میں اس دودھ میں روئی تر کرکے دانت کی کوکھ میں رکھنے سے درد
کو تسکین ہوتی ہے۔ بغل کی بدیہ برڑھ کے دودھ میں روئی تر کرکے لگانے سے
بد بیٹھ یا پھٹ جاتی ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ نہایت مقوی ہوتا ہے..... اور
ذیابیطس کے علاج میں ایک مجربہ چیز ہے۔ اس کے بیجوں کی تاثیر سرد اور مقوی ہے
اس کے پتے گرم کرکے ورموں پہ باندھنے سے سوزش اور درد کو تسکین ہوتی ہے۔
اس کے زرد پتوں کو بھنے ہوئے چاولوں کے ساتھ پیس کر جوشاندہ بنا کر بخار کی حالت
میں دینے سے پسینہ آکر بخار دور ہوجاتا ہے۔ اس کی داڑھی باریک سفوف سوزاک
کے مریض کو استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور سیلان الرحم، احتلام جریان میں بھی استعمال کرتے
کرتے ہیں۔ اس کی نرم کونپلوں کا جوشاندہ سرد کرکے پلانے سے خون آمیز بلغم کی
حالت میں مفید ہوتا ہے۔ نیز جب نے کسی اور طرح بند نہ ہو تو اس کو پلا دیں مفید ہے

بندال یعنی گھگر بیل۔ Luffaechinata

مختلف نام :۔ سنسکرت میں دیودالی۔ ہندی میں گھگر بیل یا بندال، اور انگریزی میں
لوفا اکینیٹیا۔ کہتے ہیں۔
مقام :۔ یہ بیل ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ ملتی ہے۔ اسکے پتے گردے کی شکل کے لیکن پانچ
زاویئے بناتے ہیں۔ پھول چھوٹے چھوٹے زرد یا سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھل اسکے ہریل
کے پھل کی طرح کے ہوتے ہیں۔ جن کے اندر چھوٹے چھوٹے بیج اور ریشہ پائے جاتے ہیں۔
اس پھل کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ پھل پر سفید دھاریاں مثل شیولنگی کے پھل کی طرح، اور
جہاں کو پنج پھلی۔ گھونگچی شیولنگی کی بیلیں ہوتی ہیں، وہاں یہ بیل ضرور پائی جاتی ہے
فوائد :۔ یہ بیل زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے دست اور قے لاتی ہے۔ اس کا

جوشاندہ سفوف یا ٹنکچر کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹنکچر کی مقدار دس سے بیس بوند تک ہوتی ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے نیز جلودھر میں اس کے جوشاندہ کا استعمال نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا ہے۔ نیز یرقان بواسیر۔ ہچکی، ورم جسم، خواہ جسم کے کسی حصہ میں ہو، اور کدو دانہ میں بھی فائدہ مند ہے۔ جوشاندہ بنانے کے لئے اس کی جڑ بقدر چھ ماشہ سے ایک تولہ تک لینی چاہیئے۔ اس کے تین چار پھل پانی میں جوش دیکر دینے سے قے ہو جاتی ہے۔ اس لئے دمہ میں جب بلغم کو خارج کرنا ہو تو اس کا استعمال مفید رہتا ہے اس کے تازہ پھلوں کا رس یرقان میں لبطور نسوار استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اعلےٰ درجہ کی قاتل جراثیم ہے۔ اس لئے اس کا جوشاندہ زخموں یہاں تک کہ کارنکل (شب چراغ) کو دھونے کے کام آتا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں اس کے پھل کا ریشہ دار گودا مار گزیدہ کو کھلایا جاتا ہے۔

Artocarpusla Koocha - بڑھل

مختلف نام :۔ سنسکرت میں لکوچ۔ ہندی میں، بڑھل۔ بنگالی میں مادار۔ مرہٹی میں، وٹارپھل۔ اور انگریزی میں آرٹوکارپس لکوچا کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ بڑھل کا درخت پچاس ساٹھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ تنا کھردرا، اور سیاہی مائل، پتے چار سے سات انچ تک لمبے اور دو سے تین انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ پھل بیل کے پھل کی طرح گول

لیکین گانٹھ دار ہوتا ہے۔ کچا پھل سبز اور پکنے پر زرد رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اس کے پھل کا اچار ڈالا جاتا ہے۔ پھل میں سے بہت سے سفید رنگ کے لمبے لمبے بیج نکلتے ہیں۔ یہ بیج قبض کشا ہوتے ہیں۔ عموماً دو تین بیج کھانے سے پاخانہ کھل کر ہو جاتا ہے۔۔۔! دھاتوں کا کشتہ بنانے کے لئے بہت سے وید حکیم اس کے رس میں دھاتوں کو مصفا کرتے ہیں۔ اس کے پھل کا زیادہ تر استعمال بنگال میں ہی ہوتا ہے۔ جہاں لوگ کرھی چٹنی وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ درخت پر ڈھل کا پھل ناشپاتی کے برابر مگر بیڈول سا ہوتا ہے۔ کہیں سے پچکا ہوا اور کہیں سے اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ پنجابی لوگ اس کا اچار ڈالتے ہیں۔ اس کی چھال کھردری، پھٹی ہوئی اور کالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اسے کاٹنے پر اس میں سے سفید دودھ نکلتا ہے، جو زخموں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

درخت۔ بیجا یا وجے سار

Plero Carpus Mar supium

مختلف نام :۔ سنسکرت میں بجیکا۔ ہندی میں بیجا۔ وجے سار۔ بیجک اور انگریزی میں، ہیٹرو کارپس مارسوپیم۔ اس درخت کی چھال پر لکیریں اوپر سے نیچے کی طرف اس طرح ہوتی ہیں کہ جس سے درخت چرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ چھال اس کی سخت اور زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ پھول کا زرد رنگ آم کے بور جیسا، پتے چھوٹے بیضوی نوکیلے اور ان کے دونوں طرف روئیں ہوتے ہیں۔ جب پتے خوب بڑھ جاتے ہیں تو وہ گہرے ہرے رنگ کے اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔ اس میں ڈیڑھ دو انچ موٹی اور نوکدار پھلیاں لگتی ہیں۔ اس درخت میں سے ایک قسم کا لال رنگ کا گوند نکلتا ہے جس کو کائنو Kino یا خون سیاوشاں کہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر لوگ ٹنکچر کائنو اور

ایکسٹریکٹ کائینو کے نام سے اپنے نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔ یونانی حکیم اس گوند کو خون شیا وشان یا خون خرابہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ جس کو کثرتِ حیض کو روکنے یا دانتوں کے گوشت خوردہ کے نسخوں میں شامل کرتے ہیں۔ اس درخت کے تنے میں شگاف دیکر خون شیا وشاں حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی درخت بیجا کے تنے میں لوہے کی میخ گاڑ کر یا کلہاڑی سے تنے میں زخم کرنے پر ان جگہوں پہ جو سرخ گوند جمع ہو جاتی ہے۔ یہ ہی اصلی خون شیا وشاں یا کائینو ہے کہ جس کو خون خرابہ بھی کہتے ہیں لیکن بازار میں خون شیا وشاں کے نام سے ڈھاک کا گوند فروخت کیا جا رہا ہے، گو ڈھاک کا گوند بھی خون شیا وشاں کی طرح اسہال و جریان الرحم وغیرہ میں مفید ہے۔ لیکن اصل خون شیا وشاں کو پانی میں گھول کر غرارے کئے جاتے ہیں۔ اور درد دانت میں منہ میں رکھ کر چوسا جاتا ہے۔ درخت وجے سار کی چھال کا جوشاندہ بھی پیچش اسہال وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خون شیا وشاں کی مقدار خوراک ایک سے ڈیڑھ ماشہ تک دن میں تین بار مناسب بدرقہ کے ساتھ دی جانی چاہیئے۔ کائینو یعنی گوند درخت وجے سار ڈاکٹری کی آفیشل دوا ہے۔ اور اس کا ٹنکچر بھی ولایت سے بن کر آتا ہے ہندوستانی ڈاکٹر ہسپتالوں میں اسہال اور پیچش کے امراض میں اس دوا کا استعمال کرتے ہیں۔ دراصل یہ ہندوستانی دوا ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ اس سے ٹنکچر بنا کر فائدہ اٹھائیں۔ ہندوستان میں پنساری لوگ لکڑی اور مٹی ملی گوند ڈھاک کو خون شیا وشاں کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ اور حکیم وید اس کو ہی اصلی خون شیا وشاں خیال کرتے ہیں۔ یورپ ہندوستان سے خون شیا وشاں منگا کر اور اس کا ٹنکچر کائینو اور خالص کائینو کی خوب تجارت کر رہا ہے۔ اور تعریف یہ کہ ہندوستان سے منگا کر پھر ہندوستان میں ہی بیچ کر فروخت کر رہا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے تو ہندوستان میں کائینو کے نام سے

خالص خون شیاؤشاں مل جاتا ہے لیکن پنساریوں سے اس کے بدلے ڈھاک کا گوند ملتا ہے۔ تعجب ہے کہ ہندوستان کی خالص پیداوار اور ہندوستان کے بازاروں سے نہیں مل سکتی۔ ہندوستان کے وید حکیم پنساریوں کو مجبور کریں کہ جن صوبوں میں یہ درخت بکثرت ہیں، وہاں سے اس کی گوند منگا کر خالص فروخت کریں۔ سنٹرل انڈیا میں درخت وجے سار سے جنگل بھرے پڑے ہیں۔ اور وہاں یہ گوند خون شیاؤشاں بے حد سستی مل سکتی ہے۔ اس درخت کی لکڑی کے برتنوں میں پانی چوبیس گھنٹہ رکھنے کے بعد ذیابیطس کے مریض کو جب پیاس لگے پلاتے رہنے سے مرض ذیابیطس قطعی دور ہو جاتا ہے۔ اس لکڑی کے گلاس بنا کر اس مرض کے مریضوں کے ہاتھ کئی کئی روپے فی گلاس فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ اور فروخت ہو رہے ہیں۔ کہ جن کی قیمت لاگت محض چند پیسوں، یا آنوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس درخت کی لکڑی کو پانی میں بھگونے سے پانی کا رنگ سُرخ نیلگوں ہو جاتا ہے۔

Lippianodiflora — بکّن بوٹی۔

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، جل پیپلی۔ ہندی میں جل پیپل۔ بنگالی میں، کانچڑا گھاس گجراتی میں، رُت بلیو۔ اردو میں بکّن بوٹی۔ اور انگریزی میں لپیپیا ناڈی فلورا کہتے ہیں۔ یہ بوٹی ندی نالوں اور نمناک زمین پر میدانی علاقوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے نصف انچ لمبے لمبوترے، چوتھائی انچ چوڑے، رنگ سبز ہوتا ہے۔ ہر پتے کی جڑ سے گھنڈی جیسی بینگنی رنگت کی بہت سی کلیاں لگتی ہیں۔ جو کہ چھوٹی چھوٹی فلفل دراز کی ہم شکل ہوتی ہیں۔ کیونکہ فلفل درازہ کو ہندی میں پیپل کہتے ہیں۔ اس لئے اس بوٹی کو جل پیپل کہتے ہیں۔ جو کہ بارہ مہینوں ملتی ہیں۔ جس زمین پر بھنگرہ اور برہمی بوٹی یا جل نیم پائی جاتی ہے، وہاں یہ بوٹی بھی ضرور ملتی ہے۔

فوائد :- کیونکہ یہ نہایت مفید بوٹی ہے۔ اس لئے قدرت نے اس کو ہر موسم میں ہمیشہ سبز رکھا ہے۔ خونی بواسیر کے لئے تو یہ اکسیر اعظم ہے۔ اس بوٹی کے ایک چھٹانک سبز پتے اور آٹھ دس سیاہ مرچ ملاکر خوب رگڑ کر اور مناسب پانی ملاکر ہر صبح خالی پیٹ پینے سے آٹھ دس روز میں خونی بواسیر کو قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی بواسیر کا خون نہیں نکلتا۔ مسلسل ایک دو ماہ پیتے رہنے سے پھر تمام عمر خونی بواسیر کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اور نکسیر پھوٹنے کا عارضہ بھی قطعی جاتا رہتا ہے۔ پیشاب کی جلن اور دشواری بھی اس کے استعمال سے قطعی دور ہو جاتی ہے۔ اور مثانہ یا گردہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔ درد گردہ میں بھی مفید ہے۔ استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں، نتیجہ میں جادو صفت پائیں گے۔

بال چھڑ، بلی لوٹن، بھوت کیسی۔ Musk-Root

مختلف نام :- سنسکرت میں اور بنگالی میں جٹا مانسی۔ پہاڑی نام، بھوت کیسی۔ گجراتی میں، بالچھڑ۔ ہندی یا اردو میں، بلی لوٹن اور بالچھڑ۔ فارسی میں سنبل الطیب۔ یونانی حکمت میں بادر نجبویہ کے نام سے مشہور ہے۔ انگریزی نام مسک روٹ ہے۔

مقام :- بال چھڑ تقریباً سترہ ہزار فٹ تک نیپال، بھوٹان، کوہ ہمالیہ میں ملتی ہے۔ اور کشمیر میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا پودا ایک سے دو ہاتھ تک، کا اونچا ہوتا ہے۔ پتے ایک انچ چوڑے اور سات آٹھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ پھول چھوٹے اور بڑے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں انگلی جیسی لمبی، اور انگلی سے کچھ کم موٹی ملائم خاکستر سیاہی مائل ہوتی ہیں۔ اس کی خوشبو میں بلی لٹو ہو کر لوٹنے لگتی ہے۔ اس لئے اس کا نام بلی لوٹن پڑ گیا ہے۔ اس میں خوشبودار تیل ہوتا ہے۔ نیز کچھ کھانڈ نشاستہ تلخ مادہ اور گوند وغیرہ اجزا بھی پائے جاتے

ہیں۔ کیونکہ اس کی جڑ سے اوپر سر کے بالوں جیسا جال ہوتا ہے۔ اس لئے پہاڑی اس کو بھوتنا کیسی کہتے ہیں۔

فوائد: عام طور پر اس کی خوشبودار جڑ کا سفوف یا اس سے نکلنے والا تیل ہی بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف دو سے تین ماشہ تک کھلانے سے دل کی دھڑکن مرگی، مالیخولیا، ہسٹریا، اپھارہ اور پیٹ کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔ حیض کی تکلیفات کو بھی دور کرتا ہے۔ اس کا تیل پاتال جنتر کے طریقے سے نکالا جاتا ہے۔ اس تیل کو تیل شیشم کے تیل میں ملا کر کوڑھ اور دوسری جلدی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بال چھڑ کا تیل بالوں کو لمبا اور کالا کرتا ہے۔ بال چھڑ کا جو کوب بقدر دو سے چار تولہ تک کا جوشاندہ بنا کر پلانے سے اعصاب کو طاقت ملتی ہے۔ قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیز اعصاب کی کمزوری کے باعث ہونیوالا سر درد وغیرہ نیز ہسٹریا وغیرہ امراض دور ہوتے ہیں۔ خوشبو کی وجہ سے بال چھڑ کو دھوپ بنانے کے لئے بھی استعمال میں لایا جاتا ہے بال چھڑ کا ٹنکچر اور شربت بھی بنایا جاتا ہے۔ تشنج اور کمزوری اعصاب سے پیدا ہونیوالے دوسرے امراض میں بھی اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔

بیل یا بیلگری - Beal Fruit

مختلف نام:۔ سنسکرت میں بلو۔ ہندی میں بیل، اور انگریزی میں بیل فروٹ کہتے ہیں یہ ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کا درخت قدآور ہوتا ہے۔ اس کی چھال موٹی اور پیلی سی ہوتی ہے۔ شاخوں میں کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کے تین تین پتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور یہ بارہ مہینے پھل دیتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک جنگلی خودرو جو کہ قد میں چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے پھل چھوٹے اور کانٹے تیز ہوتے ہیں، دوسرا بڑا جو باغوں اور کھیتوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے پھل بڑے اور کانٹے چھوٹے

ہوتے ہیں۔ پھل کا چھلکا سخت لکڑی جیسا ہونے کے باعث اس کا اندر کا گودہ نکال کر براحمن سنیاسی اس پھل سے بوتل کا کام لیتے تھے۔ اور اس میں دوائیاں رکھا کرتے تھے اس کے پھل کے گودے میں ایک لیس دار مادہ سفید شہد جیسا کھانڈ ٹینن یعنی اُڑ جانیوالا تیل چونے کا فاسفیٹ پوٹاشیم اور سوڈیم کے مرکبات لوہا وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں تازہ پتوں کو کشید کرنے پر ایک زردی مائل سبز تیل ملتا ہے۔

فوائد :۔ اس کا پکا ہوا پھل کہ جس کا گودا ذائقہ میں میٹھا ہوتا ہے، اس میں دہی اور کھانڈ ملا کر یا شربت ملا کر صبح کے وقت کھایا پیا جاتا ہے۔ جو کہ دائمی قبض اور بدہضمی کو دور کرتا ہے۔ اس کے گودہ میں سروجنی کا سفوف ملا کر دودھ کے ساتھ کھانے سے خوب پیشاب آتا ہے۔ اس لئے سوزاک کے واسطے مفید ہے۔ اور کچے پھل کے گودہ کے ٹکڑوں کو خشک کر کے بازار میں پنساری بیل گری کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ بیل گری قابض ہے۔ اس لئے دستوں اور پیچش میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے اثر کو بڑھانے کے لئے اس میں افیون بھی شامل کی جاتی ہے۔ بچوں کو دو سے چار رتی تک بیلگری کا سفوف ایک دو رتی کتھہ کا سفوف ملا کر استعمال کراتے ہیں۔ بیلگری کا شربت اور مربہ بھی بنتا ہے۔ اس کے پتوں کا رس کھانسی زکام اور ورم کو دور کرتا ہے۔ درخت بیل کے اڑھائی سو پتوں کا رس نکال کر مناسب پانی ملا کر ہر روز خالی پیٹ صبح کو پیتے رہنے سے مرض ذیابیطس قطعی دور ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ دل کی دھڑکن اور نوبتی بخار میں نافع ہے۔ نیز اس میں شہد ملا کر پینے سے ویرج (منی) کی مقدار جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر لوگ بیل گری کا ٹنکچر بنا کر دست اور پیچش کے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ اس کی لکڑی کے برتن میں پانی بھر کر چوبیس گھنٹہ رکھ کر پھر جب بھی پیاس لگے، تب اس پانی کو ہی پیتے رہنے سے پیشاب میں شکر آنا بند ہو جاتا ہے

بھارنگی - Clerodendron-Siphonant

مختلف نام :- سنسکرت میں بھارگی، ہندی میں بھارنگی۔ بنگالی میں دامن پٹی۔ برہم یشٹی کہتے ہیں۔ بھارنگی کا پودا بنگال وسط ہند اور دکن میں بکثرت ملتا ہے۔ جو پانچ سے آٹھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں نہیں ہوتیں، پتے سات سے آٹھ انچ لمبے، اور ایک سے دو انچ چوڑے، کھردرے اور نوکدار ہوتے ہیں۔ پھول پودے کے سر پہ گچھے کی شکل میں بےرنگ سفید یا زرد اور خوشبو دار ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑ کو بھارنگی کہتے ہیں جو کہ سخت ہوتی ہے۔

دکن میں بھارنگی ایک اور پودے کی جڑ کو سمجھا جاتا ہے۔ یہ پودا دکن اور ہمالیہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور اس کو Premnaherbacea پریمنا ہربسیا کہتے ہیں اس پودے کی جڑ میں ایک نارنجی رنگ کا تیزابی مادہ نشاستہ اور ایک خاص کھار جو کہ بہت قلیل مقدار میں ہوتا ہے پائے جاتے ہیں۔ اس کی جڑ بھی جس کو بھارنگی سمجھا جاتا ہے۔ ٹھیک بھارنگی کی طرح ہی کھانسی وغیرہ میں مفید بھی ہے۔ اس لئے دونوں پودوں کی جڑوں کو بھارنگی کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا جا رہا ہے۔

فوائد :- کاکڑا سینگی کی طرح بھارنگی بھی کھانسی، دمہ وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے اس کا جوشاندہ سفوف یا تازہ حالت میں اسکا رس استعمال کیا جاتا ہے۔ بھارنگی کے سفوف میں فلفل دراز کا سفوف ملا کر ہمراہ شہد چٹانے سے کھانسی بخار وغیرہ میں فائدہ ہوتا ہے۔

بھومی آملہ - Phyllanthus Niruri

مختلف نام :- سنسکرت میں بھومی آملکی، ہندی میں بھومی آنولہ سندھی میں تروری کہتے ہیں

یہ پودا تقریباً ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ پتے اور پھل جو کہ مونگ کے دانہ سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ بالکل آنولہ کے درخت کے پتوں اور پھل سے ہی ملتا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کے چاروں طرف آنولہ کی طرح ہی کی لکیریں بھی ہوتی ہیں۔ اس پودے میں سے فیلنتھین نامی جوہر نکلتا ہے۔ جو کہ قوتِ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ اس پودے کی تاثیر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اس کے سالم پودے کو دو تولہ کی مقدار میں لے کر جوشاندہ بنا کر دینے سے یرقان، نوبتی بخار، سوزاک، پیشاب کی جلن وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ اور پتوں کا سفوف بقدر تین ماشہ دن میں تین مرتبہ دینے سے بھی مندرجہ بالا امراض میں فائدہ ہوتا ہے

بچ ۔ Acorus Calamus

مختلف نام :۔ سنسکرت، ہندی، بنگالی میں، بچ یا ورنج۔ اور گورا بچ۔ گجراتی میں گھوڑ تامل میں، وشمبو۔ تیلگو میں وسا کہتے ہیں۔ اور انگریزی طب میں اسے کورس کیلیمس کہتے ہیں۔

کیفیت و فوائد :۔ بچ ایک قے آور اور متلی پیدا کرنے والی دوائی ہے۔ جو کہ بلغمی امراض میں خاص مفید ہے۔ تیس اگرین کی تعداد میں دینے سے یہ زبردست اور مسلسل قے لاتی ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ بلغم کو باہر نکالتی ہے۔ اور دمہ کے علاج میں اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ پرانے اسہال کے لئے یہ ایک قدیم دوائی ہو۔ مقدار خوراک اس کی دو سے چار رتی دن میں دو تین بار استعمال کی جا سکتی ہے۔

بسکھپرا یا پُنرنوا ۔ Boerhaavia diffusa

مختلف نام :۔ سنسکرت میں شوتھاگنی۔ ہندی میں سانٹھ، پُنرنوا یا بسکھپرا کہتے ہیں، اور اس کا پنجابی نام اِٹ سِٹ ہے۔ بنگالی میں نہار نیا۔ یا بھومن کہتے ہیں۔ انگریزی میں،

پورہا دیا ڈفیوسا کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک سفید پھولوں والا، اور ایک سرخ پھولوں والا۔ طب کی کتاب میں ایک تیسری قسم کا بھی ذکر آیا ہے۔ جس کے پھول نیلے ہوتے ہیں مگر وہ بوٹی کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ یہ چھوٹا پودا زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا پتہ چھوٹا گدازہ اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ موٹی اور سفید ہوتی ہے۔ پھول سفید یا سرخ چھتہ سا ہوتا ہے۔ موسم سرما اور برسات میں اکثر کھیتوں میں پایا جاتا ہے سڑکوں کے کناروں پر بھی اکثر بہت ملتا ہے۔ اس کے ڈنٹھل نرم اور رس سے بھرے ہوتے ہیں جن میں سے لیس دار رس نکلتا ہے۔ پتوں کا رنگ اوپر سے سبز اور نیچے کی عموماً سفید ہوتا ہے۔ اس کا پھل ہٹیالے سبز یا بادامی رنگ کا ننھا لمبوترا ہوتا ہے، جو کہ خشخاش کے دانہ سے قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔
بسکھپرا ملین معدہ اور دافع بخار ہے۔ مختلف اعضا کی سوجن، کمی خون، امراض قلب، کھانسی اور انتڑیوں کے قولنج میں بھی مفید ہے۔ سرخ بسکھپرا تلخ ہوتا ہے، اور اعضا کی سوجن، جریان خون، کمی خون اور کثرت صفرا میں مفید ہے۔ دل کی بیماریوں اور لوا سیر کے لئے بھی بسکھپرا مفید ہے۔ کیمیاوی تجربہ سے اس میں سے ایک کھار برآمد ہوتی ہے۔ جس کا نام Punarnavine پُنرنوین ہے۔ اس کو پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور یہ اعلےٰ درجہ کی پیشاب آور ثابت ہوئی ہے۔ عموماً اس کی جڑ کا سفوف بطور دوا چار رتی سے دو ماشہ تک کھلایا جاتا ہے۔

باچی - Psoralea Coryli Folia

مختلف نام :۔ سنسکرت میں، واکوچی۔ ہندی میں باچی، بنگالی میں لنگا کستوری یا بادی۔ گجراتی میں، بواچی۔ تامل میں کاربوکریسن۔ اور انگریزی طب میں پسوریلیا کوریلی فولیا

کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ہندوستان کا ایک مشہور پودا ہے۔ جو تقریباً ہر جگہ ملتا ہے۔ راجپوتانہ میں پیدا شدہ بیج بہترین خیال کئے جاتے ہیں۔ اور بازار پندرہ بیس روپے من تک فروخت ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کی تاثیر گرم اور خشک ہوتی ہے۔ لیکن بعض اطبا سرد اور خشک بھی مانتے ہیں۔ یہ ملین خوشبو دار، محرک اور مقوی باہ ہوتے ہیں۔ جذام میں اس کا خارجی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور برص اور دیگر امراض جلدی میں یہ بیج اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ نیز یہ بیج دافع کرم شکم اور مدر بول ہوتے ہیں۔ بخار کی حالت میں پسینہ لانے کے لئے استعمال کرائے جاتے ہیں۔ انگریزی میں ڈاکٹروں نے بھی برص کے علاج میں ان بیجوں کو استعمال کر کے نہایت مفید پایا ہے۔ چند دن کے خارجی استعمال کے بعد برص کے سفید سرخی مائل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض حالتوں میں ان پر سرخ دانہ نمودار ہونے لگتا ہے۔ جن کو اگر رہنے دیا جائے تو وہ خود بخود خشک ہو کر سیاہ داغ بنجاتے ہیں۔ پھر ان داغوں کی سرخی مائل سیاہی پھیل کر تمام سفید داغوں کو روک لیتی ہے۔ اور اس کے داخلی استعمال سے کوئی نئے داغ پیدا نہیں ہوتے۔ اس کے بیجوں میں ایک روغن ہوتا ہے۔ جو دبانے سے برآمد نہیں ہوتا۔ لیکن اسکے بیجوں کا سفوف بنا کر اسمیں ہموزن روغن زیتون ملا کر دبانے سے نکالا جاتا ہے۔ اور یہ روغن بھی برص کے علاج میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات سفید داغوں پر لگانے سے خراش پیدا کرتا ہے۔ جو بعد میں زخم بن جاتے ہیں۔ اس لئے اس روغن کی تیزی کو کم کرنے کے لئے اس میں اور روغن زیتون شامل کیا جاتا ہے۔ البتہ آتشک سے پیدا شدہ برص بابچی کے استعمال سے اچھا نہیں ہوتا۔

بھلاوا یا بلاو Semecarpus anacardium

مختلف نام:۔ سنسکرت میں بھلا تک، ہندی میں بھلاوہ یا بھبلا۔ بنگالی میں بھیلا یا بھلانوکی۔ پنجابی میں بھلاوہ یا بھبلا۔ گجراتی میں بلیبیا یا بھبیا۔ تامل میں شے رنگ ہاسن کہتے ہیں۔

شناخت:۔ اس کا خوبصورت درخت اکثر میں سے چالیس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اور اس کے تنے کا لپیٹا چار فٹ سے چھ فٹ تک ہوتا ہے۔ اس کی چھال سیاہی مائل نیلگوں ایک انچ موٹی ہوتی ہے۔ جس پر شگاف لگانے سے نرم گوند نکلتی ہے۔ جو بند رکھنے سے آہستہ آہستہ گھل جاتی ہے۔ اس کی لکڑی سرخی مائل سفید رنگ یا سرخ ہوتی ہے۔ اس میں تیزابی مادہ بکثرت ہوتا ہے۔ اور یہ رگڑ کر جسم پر لگانے سے جلن اور سوزش پیدا کرتا ہے۔ اس کے بڑے بڑے لمبوترے پتے نو انچ سے تیس انچ تک لمبے اور پانچ پانچ سے بارہ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ ان کے نیچے کی طرف روئیں ہوتے ہیں۔ ان پتوں پر زرد رنگ کی خمدار رگیں پندرہ سے پچیس تک دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اور اس کا پھل قریباً ایک انچ لمبا اور پون انچ چوڑا بیضوی شکل کا گول لیکن بھچا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک سیاہ چپکدار گاڑھا رس ہوتا ہے اور کچے پھل میں یہ رس سفید دودھ کی شکل کا ہوتا ہے۔

استعمال و فوائد:۔ اس کے پھلوں کی تاثیر محرک گرم، ہاضمہ آور۔ مقوی اعصاب اور گوشت کو تحلیل کرنے والی ہے ۔اس کا ذائقہ تیز اور تلخ ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بدہضمی ۔ بواسیر۔ ضعف اعصاب اور امراض جلد کے علاج میں مفید پایا گیا ہے، یہ جگر کے لئے مضر ہے۔ اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے مالیخولیا۔ جنون۔ دیوانگی کا موجب ہوتا ہے۔ اور خون کی حرکت کو تیز کر کے دل کی دھڑکن کو زیادہ کرتا ہے۔

اس کا رس آتشک کے علاج میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بعض علاقوں میں کنٹھ مالا اور جذام کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کا تیل گٹھیہ اور موچ پر لگا کر آبلہ پیدا کیا جاتا ہے۔ گوا کے علاقہ میں بھلاوہ کو چھاچھ میں مدبر کر کے دمہ کے لئے اور آنتوں کے کرم خارج کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ایک بھلاوہ کے پھل کو سرسوں کے تیل کے چراغ کی لو پر گرم کر کے اس کا روغن ایک برتن میں آدھ سیر دودھ ڈال کر اس پر ٹپکایا جائے جب تمام روغن نکل آئے، تو اس دودھ میں کھانڈ ڈال کر کھانسی کے مریض کو جس کا کوا اگر گیا ہو، پلانے سے کوا درست ہو جاتا ہے۔ اور کھانسی کو بھی شفا ہو جاتی ہے۔

اس کی جڑ کی چھال کا رس بھی تیزابی خاصیت کی وجہ سے ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔ بھلاوہ کا رس تجربہ کے طور پر جسم پر لگانے سے معلوم ہوا ہے کہ کم و بیش بارہ گھنٹہ کے عرصہ میں ایک سیاہ رنگ کا آبلہ نمودار ہوتا ہے۔ اور اس آبلہ کے پھٹنے پر اس کا پانی اس کا پانی جلد کے جس حصہ پر لگ جاتا ہے وہیں آبلہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور قضیب پر اس تیل کا طلا کرنے سے پیشاب بار بار اور جل کر آتا ہے۔ پیشاب کی رنگت خونی ہو جاتی ہے۔ نیز اجابت بڑے درد کے ساتھ ہوتی ہے لیکن اگر یہ تیل کسی سوئی کے ساتھ متوازی باریک لکیروں کی شکل میں طلا کیا جائے اور دو لکیروں کے درمیان میں کچھ جلد خالی چھوڑ دی جائے تو چنداں تکلیف نہیں ہوتی۔ انگریز ڈاکٹروں نے بھی اکثر بھلاوہ کے رس کا مختلف امراض میں استعمال کیا ہے۔ اور گٹھیہ کی شدید حالت میں نہایت مفید اور شفا بخش پایا ہے۔ اس کے علاوہ دمہ، جریان خون۔ آتشک اعصابی سر درد۔ مرگی، غشی، فالج، جذام، کھجلی، اور دیگر جلدی امراض میں بھی مفید پایا ہے ان کی رائے ہے کہ اس سے خارجی استعمال سے جب آبلہ پیدا ہو جائے تو اُسے کسی سوئی وغیرہ سے چھید کر اُس کا پانی احتیاط سے ٹپکا دینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد دو روز تک نیم کی ٹکٹس باندھ کر اس مقام کو نرم کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں السی کا تیل چپڑ کر کیلے

کپڑے باندھ دینے چاہیئے۔ جریان خون یا بواسیر کی حالت میں بھلاوہ کا بخور دینا بہترین علاج ہے۔ لیکن بعض مزاجوں کو یہ علاج موافق نہیں آتا۔ اس لئے اس میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ورنہ بعض حالتوں میں اس زہریلے دھوئیں کے اثر سے چہرہ چھاتی اور معدہ میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان مقاموں کی جلد سُرخ ہو جاتی ہے۔ البتہ بواسیر کو شفا ضرور ہو جاتی ہے۔ اگر بھلاوہ کے استعمال کے دوران میں اندرونی یا بیرونی طور پہ کوئی جسمانی تکلیف محسوس ہو جسم پہ جھائی یا خارش پیدا ہو جائے یا منہ میں آبلہ وغیرہ ظاہر ہوں تو دوا کا استعمال فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ ایک علامت اس بات کی ہے کہ یہ علاج مریض کے موافق میں بعد ازاں مریض کو سپرٹ ایمونیا ایروماٹیک کا استعمال داخلی طور پہ کرنا چاہیئے۔ اور ناریل کا تیل خارجی طور پہ آبلوں وغیرہ پر لگانا چاہیئے۔

بھلاوہ کے تیل کو مکھن یا گھی میں حل کر کے داد اور کھجلی پہ لگانے سے آرام ہوتا ہے اس تیل کی تیزی مرض کی شدت کے مطابق کم و بیش کی جا سکتی ہے۔ بھلاوہ کے بیجوں کو سرسوں کے تیل میں جلا کر وہ تیل برص کے داغوں پہ لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ اور ایک ماہ کے استعمال کے بعد جلد کی رنگت سُرخ دکھائی دینے لگتی ہے۔ بھلاوہ کا تیل اگر مناسب مقدار میں اندرونی طور پہ استعمال کیا جائے تو مسہل کا کام دیتا ہے۔ اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔ لیکن اگر زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے۔ تو آنتوں میں خراش پیدا کر کے خونی پیچش کا موجب ہوتا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور امراض ریح کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں کی تلی بڑھی ہوئی ہو اور بخار یا جگر کی خرابی وغیرہ نہ ہو، تو ان کو بھلاوہ کے استعمال سے اکثر شفا ہو جاتی ہے۔

تقریباً چار ماشہ بھلاوہ مدبر کر کے ایک چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ جب

پانی آدھا رہ جائے، تو نیچے اُتار کر چھان لیں۔ ایسی ایک خوراک دن میں ایک یا دو بار نمونیہ کے مریض کو دودھ ملا کر دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔ درد انگن کے علاج میں بھی بھلاوہ کا مندرجہ بالا جوشاندہ نہایت مفید ہے۔ ایکماہ کے متواتر استعمال سے پڑ لنے سے پرانا درد انگن دور ہو جاتا ہے۔ ایسے علاج میں جوشاندہ کی مقدار دن بدن تھوڑی تھوڑی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ فالج یا ادھرنگ کے علاج میں بھلاوہ کا استعمال نہایت مفید ہے۔ اگر حیض درد اور قلت سے آتا ہو تو یہ ہی جوشاندہ دن میں دو بار پلانے سے سب شکایت رفع ہو کر مریضہ کی طبیعت بالکل درست ہو جاتی ہے بلکہ اگر رحم میں کوئی سوزش اور درد ہو تو وہ بھی رفع ہو جاتا ہے۔

اس دوا کے استعمال کا موسم سرما ہے۔ کیونکہ بھلاوہ اس قدر گرم ہوتا ہے کہ گرمیوں میں اس کا استعمال ایک عرصہ تک جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ اس پھل میں ایک تلخ اور تیزابی جوہر ہوتا ہے۔ جو ہندوستان بھر میں کپڑوں میں نشان کرنے کے کام آتا ہے۔ کیونکہ اس کا تیل جسم پر آبلہ ڈالتا ہے۔ اور پیٹ میں انتڑیوں کو زخمی کرتا ہے۔ اس لئے لائق معالج ہی اس کو استعمال کرائیں۔ اور صاحب اسکو استعمال نہ کریں۔

Skimmia Lauroola - بُرو

مختلف نام :- اس کو ہندی میں بُرو، پنجابی میں شلنگلی۔ کشمیری میں ٹیار اور انگریزی میں سکیمیا لاری اولا کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ ایک سدا بہار گھاس ہے جو تین سے پانچ فٹ تک اونچی ہوتی ہے اس کے پتے موٹے اور نوکدار اور گٹھلی دار ہوتے ہیں۔ اس کی بو میٹھی اور تیز ہوتی ہے۔ اس کے پھول زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔ اور اس میں سرخ رنگ کے پھل

لگتے ہیں۔ جن میں ایک سے تین تک گٹھلیاں ہوتی ہیں۔ کشمیری پنڈت اس کے پتے پوجا میں استعمال کرتے ہیں۔ اور لوگ اکثر ان کو خوشبو کی وجہ سے جلایا بھی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہرن کے پیٹ میں نافہ اور نافہ میں خوشبو اسی گھاس کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں سے نصف فیصدی کی مقدار میں ایک تیل نکالا گیا ہے جو عموماً صابن سازی کے کام آتا ہے۔ اس تیل میں ایک عطر بھی ہوتا ہے جس کا نام "لینالیل اسیٹیٹ" ہے۔ یہ عطر تیل میں ۵ ۱/۲ فیصدی کی مقدار میں پایا جاتا ہے اس کے پتے اکثر کشمیر کے بازاروں میں ہی فروخت ہو جاتے ہیں۔ اور برآمد نہیں ہوتے۔ کیونکہ خشک پتوں سے روغن نہیں نکل سکتا۔

Thymus Serphyllum - بن اجوائن

کیفیت :- یہ جھاڑی چھوٹی نازک اور گھنی ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں ایک قسم کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے ۱/۸ انچ ۱/۲ انچ تک لمبے ہوتے ہیں، اور سید ھے تنے میں سے نکلتے ہیں اس کے پھول چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ حکیم لوگ اس کو ضعف بصر، ضعف معدہ اور ضعف جگر کے امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کا تیل درد دانت کے لئے مفید ہے۔ فرانس والے اس کا جوشاندہ بنا کر خارش اور دیگر امراض کے دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نیز سر درد، یا خمار شراب کے دور کرنے میں اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک ست نکلتا ہے۔ جسکو Thyme تھائم یا تھائی مول کہتے ہیں۔ یہ پودا نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کثیر مقدار میں جمع کیا جا سکتا ہے جو کشمیر میں بنجر زمینوں پر خصوصاً باندی پور اور تناگ مارگ علاقوں میں یہ پودا تقریباً پانچ ہزار سے نو ہزار فٹ کی بلندی تک پایا جاتا ہے۔ احتباس صحت اور

احتباس البول میں بھی اس کا استعمال مفید قرار دیا گیا ہے۔

بنفشہ ۔ Violaserpens

یہ گرمی کے موسم کا پودا ہے۔ اس کا تنا زمین سے اونچا رہتا ہے۔ لیکن تنے کے ارد گرد چاروں طرف لمبی شاخیں نکل کر زمین پر پھیل جاتی ہیں۔ اور ان سے جڑیں پیدا ہو کر نئے نئے پودے پھوٹتے رہتے ہیں۔ اس کی ٹہنیاں لمبی اور پتوں والی ہوتی ہیں جن پر اودے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ اس کے پتے ایک انچ سے ڈیڑھ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ جن کے دونوں طرف کم و بیش روئیں ہوتے ہیں۔ اس کے پھول تقریباً نصف انچ قطر کے ہوتے ہیں۔ ان کی پتیاں لمبوتری اور باہر کی طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ جہاں بنفشہ ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی اس کی ہم شکل مشک بالا کے پودے بھی ہوتے ہیں۔ اسلئے خیال رکھنا چاہیئے۔

فوائد:۔ یہ بنفشہ عام طور پر بازاروں میں پنساریوں کے ہاں فروخت ہوتا ہے۔ اور ویدک و یونانی نسخہ جات میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ پنجاب میں اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ جسے روغن بنفشہ کہتے ہیں لیکن اس کے علاوہ بنفشہ کی اور بھی قسمیں ہیں جن میں سے ایک تو کشمیر کی وادیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ کشمیری بنفشہ کے پھول دوائی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور یونانی طب میں اس کی تاثیر سرد تر مانی گئی ہے۔ یہ صفراوی طبیعتوں میں ملین کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب آور بھی ہے۔ اور بلغم کو بھی خارج کرتا ہے۔ اور دافع بخار بھی ہے۔ پسینہ بھی لاتا ہے۔ طبی نکتہ نگاہ سے خودرو بنفشہ کاشت کردہ بنفشہ کی نسبت بہتر ہوتا ہے۔ بنفشہ کی جڑ قے لاتی ہے۔ اور چالیس سے پچاس گرین کی مقدار میں دینے سے قے کے راستہ سینہ کی بلغم کو خارج کرتی ہے۔ گل بنفشہ سے گلقند بھی بنتا ہے۔ چونکہ گلا۔ سینہ اور انتڑیوں کے

امراض میں مفید ہے۔ بنفشہ سے ایک کھاری جوہر تیار کیا گیا ہے۔ جس کا نام وایولین (violine) ہے۔ یہ دوائی انگریزی ڈاکٹروں کے ہاں مریض کو قے کرانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

بنفشہ کی تیسری قسم پنجاب اور سندھ کی خشک پہاڑیوں پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کا استعمال زیادہ تر سندھ میں ہی ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اس کو کشمیری بنفشہ کی بجائے استعمال کرتے ہیں لیکن ان تینوں قسموں میں کشمیر کا بنفشہ بہترین خیال کیا جاتا ہے۔ بنفشہ کے پھول ہی بطور دوا زیادہ مفید ہیں۔ جو کہ گل بنفشہ کہلاتے ہیں۔

Verba Scum Thapsus بن تمباکو

مختلف نام:۔ ہندی میں بن تمباکو، یا جنگلی تمباکو۔ اور پنجابی میں گیدڑ تمباکو۔ انگریزی میں، ورے سکم تھیپسس کہتے ہیں۔ یہ ایک روئیں دار سیدھا پودا ہوتا ہے۔ جس کا مضبوط تنا دو فٹ سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے نچلے پتے چھ انچ سے اٹھارہ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس کی ٹہنیاں گھنی اور روئیں دار چھ انچ سے دس انچ تک لمبی ہوتی ہیں۔ اس کے پھولوں کے نیچے کی پتیاں پھولوں کی نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ اس کا پھل ایک ڈوڈی کی شکل کا ہوتا ہے۔ جس میں بہت چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ اور شکل وصورت عام تمباکو کے پودوں جیسی ہوتی ہے۔ اس کے بیج زہریلے ہوتے ہیں۔ جو مچھلیاں مارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے مٹھی بھر پتے اور ایک سیر گائے کے دودھ میں خوب جوش دے کر جب دودھ نصف رہ جائے تو اتار کر چھان کر اور چینی ملا کر رات کو سوتے وقت پینے سے کھانسی، درد سینہ، اور حلق کی خراش دور ہو جاتی ہے۔ ایک انگریزی ڈاکٹر کی رائے ہے کہ اس کے پتے کی راکھ کا صابن تیار کر کے اس سے اگر روزانہ سر دھویا جائے، تو سر کے بال سفید سے پھر سیاہ ہو جاتے ہیں۔

یہ تمباکو سِل کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ سل کی حالت میں یہ کھانسی کو روکتا ہے۔ اور معدہ کی حالت کو درست کر کے پتلے پاخانہ کو بند کرتا ہے۔ اور سانس کی تکلیف کو بھی دور کرتا ہے۔ لیکن رات کو جو پسینے آتے ہیں، ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بن تمباکو کے سبز پتے بقدر ڈیڑھ چھٹانک لے کر نصف سیر گائے کے دودھ میں دس منٹ تک جوش دیں۔ اس کے بعد چھان کر قدرے کھانڈ ملا کر گرم گرم نوش کریں۔ اور بن تمباکو کے خشک پتے چلم میں رکھ کر بطور تمباکو کشید کرنے سے تپِ دق کی کھانسی کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس تمباکو کی ایک اور قسم بھی ہے۔ جس کو بنگالی میں کگشیما۔ مرہٹی میں کٹکی، اور بمبئی میں کولہل کہتے ہیں۔ اس کا سنسکرت نام کولاہلا ہے۔ اور انگریزی طب میں اس کو "سل سیا کارو منڈلینا" Celsia Coromandelina کہتے ہیں۔ اس کے پھول زرد اور درمیانے ہوتے ہیں اور بیج لمبوترے ہوتے ہیں۔ یہ پودا پنجاب سے لنکا تک تقریباً تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں کے رس کو آگ پر رکھ کر گاڑھا کر کے گولیاں بنا لیتے ہیں۔ اور یہ گولیاں پچش شدید و پیچش زحیر میں مفید ہوتی ہیں۔

اس پودے کو ہاون دستہ میں کوٹ کر رس نکالیں۔ اور یہ رس بقدر نصف چھٹانک صبح اور نصف چھٹانک شام کو پینے سے آتشک کے زخم اور پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ یہی رس برابر کے سرسوں کے تیل میں ملا کر مالش کرنے سے ہاتھوں اور پاؤں کی جلن دور ہوتی ہے۔ اس کی جڑ کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے وہ پیاس جو عموماً بخار کی شدت میں محسوس ہوا کرتی ہے، دور ہو جاتی ہے۔ اور دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خونی بواسیر میں اس کے پتوں کا رس پانی اور کھانڈ ملا کر پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

بید مشک - Salix Caprea

بید مشک ایک بڑی سی جھاڑی، یا چھوٹا سا درخت ہوتا ہے جس کی بلندی بیس فٹ

سے تیس فٹ تک ہوتی ہے. موسم بہار میں اس کے پھول پتوں سے پہلے نکلتے ہیں، اسکی چھال سیاہی مائل نیلگوں رنگ کی یا زردی مائل سُرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ جس پر لمبائی کے رُخ بے ڈھنگے شگاف ہوتے ہیں۔ اور ان پر آڑے رُخ اور چھوٹے چھوٹے شگاف ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی گلابی رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے دو انچ سے چار انچ تک لمبے، اوپر کی طرف خاکستری ہوتے ہیں۔ اس کے پھول لمبے اور بلی کی دُم کی طرح ملائم مضبوط سیدھے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ ان پھولوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔ لمبائی دو تین انچ کے قریب ہوتی ہے۔

فوائد و استعمال:۔ اس کے پھولوں کو کشید کرنے سے ایک خوشبودار عرق نکلتا ہے۔ جو طبی لحاظ سے مفرح مقوی اور مبہی ہوتا ہے۔ نیز سر درد اور آشوب چشم کی حالت میں اس کا مقامی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی لکڑی کی راکھ خون آمیز بلغم ہونے پر مریض کو دینے سے آرام ہوتا ہے۔ اور سرکہ میں حل کر کے جریان خون کے مقام پر خارجی طور پر لگانے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اس درخت کی شاخیں اور پتے خشک اور قابض ہوتے ہیں۔ اور اس کا رس، اور گوند ضعف بصر دور کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دو حصہ عرق بید مشک اور ایک حصہ میٹھا تیل ڈال کر آگ پر رکھیں، اور جب تک تمام عرق جل نہ جائے آگ پر رکھا رہنے دیں۔ اس کے بعد نیچے اتار کر محفوظ رکھیں کھانسی کی حالت میں ذرا سا یہ تیل گرم دودھ یا چائے میں ملا کر پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

بدھارا یعنی زخم حیات۔ Argyreia Speciosa

مختلف نام:۔ سنسکرت میں وِردھ دھارک یعنی وِدہارا۔ کوٹر پشپی۔ اجانتری ہندی میں بدھارہ اور انگریزی طب میں، آرجی ریا اوسا کہتے ہیں۔ پنجابی میں سمندر سوک بنگالی میں دریددارک اور یونانی اطبا اس کو زخم حیات کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس کی بیل تقریباً تمام ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ یہ عموماً سمندروں کے کنارے یا ریتیلے میدانوں میں سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بیل لمبی اور عموماً دوسرے درختوں پر چڑھی ہوتی ہے۔ اس پتے پان کی شکل کے، قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ پتے کے نیچے کی طرف نرم نرم روئیں ہوتے ہیں۔ اوپر کی جانب پتوں کا رنگ سبز اور صاف ہوتا ہے۔ اس بیل کی جڑیں لمبی اور کھوکھلی اور ریشہ دار ہوتی ہیں۔ اس کے تنے کی چھال بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ بے حد لمبی جڑوں کے باعث اس کو سمندر سوکھ یعنی سمندر خشک کرنے والی کہا جاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک کے پھول سفید اور گول اور پھل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے پھول سرخی مائل بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور پتے کچنار جیسے ہوتے ہیں۔ اس کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ بلغمی اور سوداوی سوزشوں ورموں اور امراض شکم کے لئے مفید ہے۔ یرقان اور استسقا میں بھی اس کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے پتے اور جڑ دوائی کے طور پر کام آتے ہیں۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ اندرونی طور پر درد شکم، ریح اور استسقا کی حالتوں میں مفید ہوتا ہے۔ اور خارجی طور پر داد اور خارش وغیرہ کے مقامات کو دھونے میں استعمال ہوتا ہے۔ اگر پتے کے نچلی طرف تیل چپڑ کر زخموں اور ورموں پر باندھے جائیں، تو زخموں کو مندمل کرتے ہیں۔ بدھارا کی جڑ کو کوٹ کر سفوف کی شکل میں بنا کر اگر ایک ہفتہ تک ستاور کے رس میں بھاونا دے کر خشک کیا جائے اور ہر روز صبح چھ ماشہ گھی کے ہمراہ یہ سفوف ایک ماہ تک استعمال کیا جائے تو اعضاء رئیسہ میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ دماغ اور عقل تیز ہوتی ہے۔ جسم میں طاقت اور چستی آتی ہے۔ ہندو شاستروں میں اس نسخہ کو رسائن کہا گیا ہے۔ بدھارا کی جڑ کا سفوف دودھ کے ساتھ دینے سے آتشک کو مفید ہے۔ اس کے پتوں کا رس ہموزن سرکہ میں ملا کر دو دو تولہ کی مقدار میں مریض کو

پلانے سے موٹاپا دور ہوتا ہے۔

بھنگرہ ۔ Verb Sina Calendulacia

مختلف نام :۔ ہندوستان کی تقریباً سب زبانوں میں اس کو بھنگرہ کہتے ہیں۔ اور انگریزی طب میں وربی سینا کے لینڈولیشیا کہتے ہیں۔

یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ نیلے پھول والا۔ سفید پھول والا۔ اور زرد پھول والا۔ نیلے پھول والے کو سنسکرت میں پاون بہانل۔ نیلکسا۔ مہا بھرنگ۔ سل نیشپ۔ شیامل بھرنگ راج کہتے ہیں۔ زرد پھول والے کو سورن بھنگا۔ ہری داس۔ ہری پریہ۔ رہا ہریہ اور بندھی کہتے ہیں۔ سفید پھول والے کو رودی پریہ۔ بھرنگا ربھینگرہ کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ پودا ہندوستان میں ہر جگہ ندی نالوں کے کناروں پر ملتا ہے اسکا پودا کھڑا بھی ہوتا ہے۔ اور زمین پر بچھا ہوا بھی ہوتا ہے۔ کھڑے پودے کے پھول اکثر سفید ہوتے ہیں۔ اور اس کا پودا فٹ ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے برچھی کی شکل کے ٹہنی پر ایک دوسرے کے مقابل اُگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پتوں کی لمبائی ایک سے چار انچ اور چوڑائی نصف سے پون انچ ہوتی ہے۔ تمام پودے پر سفید رنگ کے نرم روئیں ہوتے ہیں۔ زمین میں بچھے ہوئے پودے کے پھول زرد رنگ کے اور پتے نسبتاً بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے تنے کا رنگ گہرا بادامی اور کھڑے پودے کے تنے کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ نیلے پھول والا بھنگرہ عموماً دوائیوں کے لئے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

فوائد و استعمال :۔ اس کا ذائقہ کڑوا اور تیز اور تاثیر گرم خشک ہوتی ہے۔ ملغمی اور سوداوی امراض جلدی و دانتوں، آنکھوں اور سر کی بیماریوں میں اس کو عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بالوں کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ دمہ

کھانسی اور بلغمی سوزش دار ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے جگر اور تلی کے امراض دور ہوتے ہیں۔ کثرت حیض کی حالت میں اس کے پتوں کا جوشاندہ دن میں تین مرتبہ ایک ایک اونس کی مقدار میں پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ گلے کی سوزش اور جلد کی بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے پتوں کی دھونی سے بواسیر کے مسے دور ہو جاتے ہیں۔ بھنگرے کے پتوں کے رس کو ناریل کے تیل میں پکا کر بالوں کے لئے تیل تیار ہوتا ہے۔ جس کے باقاعدہ روزانہ کے استعمال سے بال لمبے گھنے چمکیلے اور سیاہ ہو جاتے ہیں۔

برنا Crataeva Religiosa

مختلف نام: سنسکرت میں ورن۔ تکت شاک۔ سیتو برکش۔ شویت۔ بورھ برکش سادھو برکش کہتے ہیں۔ ہندی اور پنجابی میں برنا، بنگالی میں برن یا ورن گاچھ۔ گجراتی میں ورنو۔ انگریزی میں کریٹیوا ریلیجیوسا کہتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام باشندے خواہ وہ ہندو ہوں، خواہ مسلمان۔ اس درخت کو سبھی مقدس مانتے ہیں، اور یہ عام طور پر مندروں مسجدوں، مقبروں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے۔

برنا کا پتہ تین پتیوں والا ہوتا ہے۔ اور برچھی نما تیلے ہوتے ہیں۔ ان کا ذائقہ تلخ اور تیز ہوتا ہے۔ اور زبان پر جھنجھناہٹ پیدا کرتا ہے۔ اس کے پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن میں خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا پھل گول لیموں کی شکل کا لیکن قد میں ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ اس درخت کی چھال کھردری اور بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ چھال اندر کی طرف سے سبز ہوتی ہے۔ اور اس پر چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں۔

فوائد و استعمال: برنا کی چھال پتے اور جڑ کا چھلکا دوائیوں میں کام آتا ہے۔ اس کے پتے ذائقہ میں تلخ اور تاثیر میں گرم ہوتے ہیں۔ ان کے استعمال سے خون کی حرارت

بڑھتی ہے۔ قبض دور ہوتا ہے۔ پیشاب اور خون کی اکثر بیماریوں کو اس سے شفا ہوتی ہے۔ آنتوں کے کرموں کو دور کرتا ہے۔ بلغم اور سودا کی زیادتی سے پیدا شدہ امراض کے علاج میں یہ پتے مفید ہوتے ہیں۔ برنا کے پھول قابض ہوتے ہیں۔

برنا کے پتوں کے جوشاندہ میں گڑ ملا کر دینے سے سنگ مثانہ اور سوزش مثانہ دور ہوتے ہیں۔ اور شہد ملا کر پلانے سے کنٹھ مالا کو دور کرتا ہے۔ موٹاپا دور کرنے کے لئے اس کے پتوں کا ساگ بنا کر کچھ عرصہ تک کھانا مفید ہے۔ اگر ناک کی ہڈی گل گئی ہو، تو برنا کے پتے تمباکو کی طرح چلم میں رکھ کر پینے اور اُس کا دھواں ناک کے راستے سے نکالنے سے شفا ہوتی ہے۔ برنا کے پتے اور جڑ کا چھلکا لیموں کے رس یا سرکہ میں پیس کر پلستر لگانے سے جلد سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور ولایتی رائی کے پلستر سے جو مطلب نکلتا ہے وہ ہی اس سے پورا ہو سکتا ہے۔ یہ پلستر اگر جلد پر زیادہ دیر لگا رہے تو آبلہ پیدا کر دیتا ہے۔ برنا کے پتوں کے نیم گرم جوشاندہ میں اگر کمر تک بیٹھ کر غسل کیا جائے، تو بواسیر کو شفا ہوتی ہے۔ برنا کی جڑ کا چھلکا مسہل اور مصفی خون ہوتا ہے۔ اس کی چھال کا رس میٹھے تیل میں جلا کر متورم مقامات پر لگانے سے درد اور سوزش کو تسکین ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ چھال جلد اور فساد خون کی امراض میں جہاں عشبہ اور سارسا پریلا وغیرہ قیمتی دوائیاں استعمال کی جاتی ہیں، وہاں یہ بخوبی استعمال ہو سکتا ہے۔ اور مفید ہے۔ برنا کی چھال کا ٹنکچر بھی مختلف امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

برنا کے پتوں اور لکڑی کی راکھ کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے اس میں اسکے برابر کی کھانڈ ملا کر کھانسی کے مریض کو چھ چھ ماشہ صبح و شام گرم پانی کے ساتھ دینے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

برنا کے سایہ میں خشک کئے ہوئے پتے اور چھلکا بقدر ایک سیر لے کر بیس سیر

پانی ملا کر رات بھر بھگو رکھیں۔ اور صبح کو اس میں سے دس بوتل عرق کشید کریں، اور اس عرق میں سے بقدر آدھ آدھ پاؤ دن میں تین چار بار پینے سے پندرہ دن میں تپ دق کو شفا ہو جاتی ہے۔

برنا کے تازہ پتے بقدر دو تولہ لے کر نصف سیر پانی میں جوش دیں۔ آدھ پاؤ پانی رہنے پر اتار کر سرد کریں۔ اور بکری کے دودھ میں ملا کر کھانڈ ڈال کر دن میں تین دفعہ اس کی ایک ایک خوراک تپ دق کے مریض کو پلائیں، نہایت مفید ہے۔ برنا کے خشک پتوں کی راکھ دس تولہ لے کر ایک سیر پانی میں گھول دیں، ادھ گھنٹہ بعد ہلا دیا کریں۔ تین دن کے بعد اوپر کا پانی نتھار کر آگ پر چڑھائیں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے تو کڑھائی کے تلے میں جو کھار جمی ہوئی نظر آئے وہ کھرچ کر محفوظ رکھیں۔ یہ کھار جوان آدمی کو دو رتی کی مقدار میں دن میں دو تین دفعہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ پتھری دور ہوتی ہے۔ یہ کھار قوت باہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس لئے زیادہ دیر تک اس کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اور کم عمر بچوں کے لئے مقدار خوراک ایک رتی کافی ہے۔

بن ککڑی یا بھول بکرہ — Podoph Yllum - Emodi

مختلف نام :۔ ہندی میں پاپڑہ۔ پاپڑی۔ بھول بکرہ۔ چمپاکا۔ پنجابی میں بن ککڑی۔ گل ککڑو کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کا ہر پتہ پنجے کی طرح پانچ حصوں میں پھٹا ہوا ہوتا ہے جو کہ انسانی پنجہ کے برابر ہوتے ہیں۔ پودے کا قد ایک فٹ سے دو فٹ تک، پھول کٹوری نما ہلکے نیلے یا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ جڑیں پتلی پتلی تین چار انچ لمبی ہوتی ہیں۔ اس میں ماہ اکتوبر میں پھول لگتے ہیں ؛

کیفیت:۔ یہ ایک چھوٹی سی بوٹی ہے۔ اس کی جڑوں میں ایک ست نکلتا ہے
جو تیز جلاب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ نصف گرین ست ذراسی کھانڈ میں ملا کر دیں تو
تھوڑی دیر میں جلاب شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ست عام طور پر امریکہ کے پاپڑہ سے
حاصل کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں اس کی پیداوار بہت ہوتی ہے۔ اس ست کو انگریزی
میں (Podophylini) کہتے ہیں۔ چند سال پیشتر انگلستان اور یورپ
میں یہ بہت فروخت ہوتا تھا۔ اور انگریزی طب میں اس کا استعمال ہوتا تھا۔ لیکن
حال میں تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے، کہ ہندوستان بن ککڑی کی جڑ میں ست
کی مقدار امریکہ کے بن ککڑی کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یعنی تین گنا کے قریب ہے۔
تب سے ہندوستانی ککڑی کی طرف لوگوں کی توجہ ہوئی ہے۔ بن ککڑی کے ست
میں جلاب کے خواص ایک قسم کے زہر کی وجہ سے ہیں، جو اس میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستانی
پاپڑہ میں اس زہر کی مقدار بھی امریکہ کے پاپڑہ کی نسبت بہت زیادہ ہے اور تجربہ
سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے، کہ یہ زہر اور ست اپنے خواص اور اثر میں کسی طرح
بھی امریکہ کی پیداوار سے کم نہیں ہیں۔ گذشتہ جنگ کے دوران میں جبکہ بدیشی بن
ککڑی کی درآمد دشوار بلکہ ناممکن ہو گئی تھی، تو یہ ہندوستانی بن ککڑی بازاروں میں
آ گئی تھی۔ لیکن حالات اب پھر تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس کے خشک پتوں کا سفوف ہلکے
بخاروں کو دور کرتا ہے۔ نیز آنتوں کے کرم ہلاک کرتے ہیں اور پیشاب جاری کرنے
میں مفید ہے۔ پسینہ لانے اور قبض کو دور کرنے میں مفید ہے۔ اور اوّل درجہ کا
مصفّیٰ خون ہے۔

بھنگ۔ چرس۔ گانجا Hemp - Cannabishndica

مختلف نام:۔ سنسکرت میں گنجکا۔ بھنگ اور ہرسنی کہتے ہیں۔ ہندی اور بنگالی میں

بھنگ۔چرس۔گانجا۔فارسی میں درخت بنگ۔ اور عربی زبان میں قنباب کہتے ہیں
انگریزی زبان میں، ہیمپ یا کنیابیس انڈیکا کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ اس پودے کی اونچائی بعض جگہ تین سے آٹھ فٹ تک ہوتی ہے۔
اور بعض مقامات پر آٹھ سے سولہ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ یہ پودا جہاں
ایک دفعہ جم جاتا ہے۔ مشکل سے ہی جگہ چھوڑتا ہے۔
فوائد اور استعمال :۔ اس پودے کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے۔ اول اسکے
منشیات کا اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے چرس یا گانجا کی شکل میں
اس کا دھواں کشید کیا جاتا ہے۔
گانجا ہندوستان میں ایک مشہور چیز ہے۔ مزروعہ بھنگ کے پھولوں کو خشک
کرکے بنایا جاتا ہے۔ ان پھولوں کو پکنے سے پہلے ہاتھوں میں مل دینے سے اس میں
بیج پکنے نہیں پاتے۔ بلکہ پھولوں کا رس نکل کر ان کی پتیوں پر جم جاتا ہے۔ اور یہ
ہی آلودہ پتیاں گانجا کہلاتی ہیں۔ ان کا رنگ مٹیالہ سبزی مائل ہوتا ہے۔ اور
ان میں سے ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے۔
چرس :۔ مزروعہ بھنگ کے پھولوں اور پتوں سے جو رس نکلتا ہے۔ اس کو
علیحدہ طور پر جمع کر لینے سے جم جانے پر چرس بن جاتی ہے۔ بعض اوقات پھول
دار ہری ٹہنیوں کو ایک بچھے ہوئے کپڑے پر مار مار کر جھاڑ لیتے ہیں۔ اس
طرح جو خاکستری رنگ کا ذیرہ گرتا ہے اسے جمع کر لیتے ہیں۔ یہ ہی چرس کہلاتا
ہے۔
بھنگ :۔ اس کو لاھی۔ سبزی یا ننیی بھی کہتے ہیں۔ یہ پتوں کو خشک کرکے
بنائی جاتی ہے۔ پہلے خشک شدہ پودوں کو کاٹ کر گٹھے بنا لئے جاتے ہیں۔ پھر
انھیں چند یوم تک دن میں دھوپ میں اور رات کو اوس میں رکھتے ہیں۔

جب پودے بالکل خشک ہو جاتے ہیں، تو کسی پتھر یا لکڑی پر مار کر پتے جھاڑ لیتے ہیں۔ اس طریقہ سے پھولوں کا خشک شدہ زیرہ بھی پتوں کے ساتھ جھڑ جاتا ہے۔ دراصل گانجا اور بھنگ میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ گانجا میں پھولوں کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ اور بھنگ میں پتوں کا۔ یورپ والے بھنگ کے پتوں کی رس کو خشک کر کے اور تھوڑی سی سپرٹ ملا کر ایک قسم کا رُوب تیار کرتے ہیں کہ حکیم ڈاکٹر لوگ ایکسٹریکٹ آف کینبس انڈیکا کہتے ہیں۔ اور اس کو اپنے نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔

بادام۔ Almond

مختلف نام :۔ سنسکرت میں واتاد۔ ورتا وری۔ ہندی میں بادام نسکلا۔ گجراتی میں بادام۔ انگریزی میں المنڈ کہتے ہیں۔

بادام کی میٹھی گری، صفرا اور سودا کو دور کرتی ہے۔ منی (ویریہ) کو بڑھاتی ہے۔ بلغم کو بڑھاتی ہے۔ بادام کے درخت پہاڑوں پر زیادہ تر پائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے چوڑے نرم، لمبے اور پھل گول ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر کی گری کو بادام کہتے ہیں۔

پاگل کتے کے کاٹے کی دوا :۔ چار ماشہ بادام کی گری کو شہد میں رگڑ کر کھلانے سے پاگل کتے کا زہر اُتر جاتا ہے۔ بادام کا چھلکا جلا کر اس میں نمک ملا کر دانتوں پر ملنے سے دانت صاف شفاف ہو کر چمکنے لگتے ہیں۔ حسب ضرورت اس میں خوشبو کیلئے کافور اور الائچی ملا سکتے ہیں۔

پرول - Tricho Santhes Cucumerina

مختلف نام :- سنسکرت میں پٹول ہندی کڑوا پرول۔ بنگالی میں تنت پٹول، یا تنت پلتا۔ گجراتی میں کڑوا پٹول۔ انگریزی میں، ٹرکو سینتھس کو کمرینا کہتے ہیں۔

کیفیت :- پرول کی بیل ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ پرول میٹھا، اور کڑوا دو قسم کا ہوتا ہے۔ کڑوا پرول خورد جنگلوں میں بکثرت مل جاتا ہے۔ اس کے پتے دو سے چار انچ تک گردے کی شکل سے ملتے جلتے کھردرے ہوتے ہیں۔ پھول سفید اور پھل یعنی پرول شروع میں نیلگوں سبز اور پکنے پر سرخی مائل سفید ایک انچ چوڑے اور تقریباً تین انچ لمبے کندوری کی طرح گول اور بیجوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جو پرول کاشت کیے جاتے ہیں وہ کڑوے نہیں ہوتے۔ اس کا پودا عام طور پر پان کے کھیتوں میں ہوتا ہے۔ اور کڑوا نہ ہونے کی وجہ سے بطور سبزی کام میں آتا ہے۔

فوائد :- کڑوا پرول امراض صفراوی، خاص کر پرانے بخار میں از حد مفید ہوتا ہے۔ دھنیہ اور پرول کے ہموزن پتے دو تولہ کی مقدار میں رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مسل اور چھان کر شہد ملا کر استعمال کریں۔ کونین کی مانند بخار کو فائدہ مند ہے۔ بخار میں کڑوے پرول کی سبزی بھی کھلانا فائدہ مند ہے۔ پرول کی جڑ تیز جلاب آور ہوتی ہے۔ اس لئے جلودھر وغیرہ جملہ امراض پیٹ میں اس کا جوشاندہ دیا جاتا ہے۔ پرول کے بیج دافع بخار اور دافع کرم شکم ہیں۔

Ficus Religiosa پیپل۔

مختلف نام:۔ سنسکرت میں آتم۔ ہندی میں پیپل۔ بنگالی میں اشاتھو۔ نیپالی میں پیپلی۔ پنجابی اور گجراتی میں پیپل، اور انگریزی میں فائی کس ریلی جی اوسا کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ برگد کے درخت کی طرح یہ بھی ہندوستان کا ایک مشہور درخت ہے ہندوؤں کے نزدیک تو یہ ایک مقدس بھی ہے اور لاکھوں ہندو روزانہ صبح اشنان کرنے کے بعد پیپل کو پانی چڑھانا اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں۔ ایسے عام اور مقدس درخت کے طبی خواص سے واقف ہونا ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے۔ اس کی شناخت کے متعلق زیادہ تفصیل سے لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔

فوائد و استعمال:۔ اس کی چھال ذرا سی ترشی اور خشک ہوتی ہے جو کہ عموماً سوزاک علاج میں استعمال کیجاتی ہے۔ اس کو گھس کر ورموں پر لگانے سے مواد پکتا ہے، اور ورم تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس کا پھل ملین اور ہاضم ہوتا ہے۔ اس کے بیج سرد اور مقوی ہوتے ہیں۔ اس کے پتے اور کونپلیں مسہل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے خشک پھلوں کا سفوف بنا کر اگر پانی کے ہمراہ دو ہفتہ تک استعمال کیا جائے تو دمہ نابود ہو جاتا ہے اور اگر عورت استعمال کرے تو پھر حاملہ نہیں ہو سکتی۔ اس کی چھال کی راکھ پانی میں ملا کر پینے سے ہچکی دور ہوتی ہے۔ اور اس کا دودھ پاؤں کی بوائی پھٹی ہوئی کو مفید ہے۔ اس کی خشک چھال کا سفوف بھگندر کو دور کرتا ہے۔ اس کے لگانے کا طریقہ یہ ہے۔

کہ کسی نلی میں سفوف بھر کر نلی کا سرا زخم کے اندر داخل کر کے پچھلے سرے پر پھونک مار کر تمام سفوف کو زخم کے اندر داخل کر دیا جائے۔

پارس پیپل Thes Pasia Populnia.

مختلف نام :- ہندی میں پارس پیپل۔ بنگالی میں پر اشں۔ گجراتی میں پنڈری کہتے ہیں
کیفیت :- یہ ایک درمیانہ قد کا جلد بڑھنے والا پودا ہوتا ہے۔ اس کی اندرونی لکڑی ملائم اور گہرے رنگ کی ہوتی ہے۔ بیرونی لکڑی کمزور ہوتی ہے۔ اس کے پتے پان کی شکل کے نوکدار اور سالم ہوتے ہیں۔ ان کے اوپر چھوٹے چھوٹے گول چھلکے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول کٹوری دار اونچے کنارے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے اندر زرد رنگ کی پتیاں ہوتی ہیں۔ جو پکنے پر گلابی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ اس کے بیج باہر سے ملائم اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان کے گرد ایک سفید سا سفوف ہوتا ہے اس پودے کے پھل، پھول، چھال اور جڑ پتے سب کار آمد ہوتے ہیں۔ اسکے پھل میں سے ایک پیلا لیس دار رس نکلتا ہے۔ جو کھجلی اور داد وغیرہ جلدی امراض کے علاج میں لیپ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ درد یا کھجلی کی جگہ کو پہلے پارس پیپل کی چھال کے جوشاندہ سے دھو لیا جائے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ مقوی اور صحت بخش ہوتا ہے۔ اس کی تازہ پھلیوں کو پیس کر پیشانی پر لیپ کرنے سے درد شقیقہ دور ہو جاتا ہے۔ اسکی ڈنڈیوں میں سے جو زرد رس نکلتا ہے۔ وہ کنکھجورا کے کاٹنے کی جگہ پر لگانے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ یہ رس خارش۔ سوج اور داد کھجلی پر لگانے کے کام بھی آتا ہے۔ اسکی چھال کا جوشاندہ خونی پیچش، نکسیر، خونی پیشاب وغیرہ امراض میں مفید ہوتا ہے۔ اس کے پھلوں کا رس مسوں پر لگانے سے مسے کافور ہو تے ہیں۔ اس کی سرخ لکڑی گھس کر پلانے سے بلغمی امراض اور درد قولنج دور ہوتا ہے۔

پت پاپڑہ شاہترہ - Fumaria Parvi Flora

مختلف نام :- سنسکرت میں پرپٹا۔ ہندی میں پت پاپڑہ۔ بنگالی میں کھیت پاپڑہ۔ گجراتی، پت پاپڑو۔ یونانی میں شاہترہ اور اور انگریزی میں فیومیریا پاروی فلورا۔

کیفیت :- یہ ایک چھوٹی سی نازک بوٹی ہوتی ہے۔ جس کو تقریباً سب لوگ جانتے ہیں۔ اس کے پتے زخم کئے ہوئے اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اصل پت پاپڑہ وہ ہے، جس کے دھاگوں کی طرح باریک کٹواں پتے سبز اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ دوسرے ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے، جو میدانی علاقوں میں گیہوں کے کھیتوں میں موسم سرما میں نکلا۔ پھول والی بوٹی ہوتی ہے۔ اس کو بھی بعض پت پاپڑہ کہتے ہیں۔ مگر یہ غلطی ہے کیونکہ یہ پت پاپڑہ نہیں، بلکہ کھیت پاپڑہ ہے۔

فوائد :- ایک سے تین تولہ تک پت پاپڑہ کا جوشاندہ دینے سے پسینہ اور پیشاب کھل کر آجاتے ہیں۔ نیز بخار کرم ہائے شکم اور خرابی خون سے پیدا ہونے والی امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔ یہ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اسہال، جریان خون اور جملہ امراض جلد میں پلانے سے نفع بخشتا ہے۔ اس کا عرق بھی نکالا جاتا ہے۔ جو عام طور پر بخاروں اور خرابی خون سے پیدا ہونے والے امراض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سفوف فلفل سیاہ ملا کر پلانے سے یرقان میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔

پاڈھل - Suaveolens Bighonia

مختلف نام :- سنسکرت میں پاٹلہ۔ کام ورتی کمبھکا۔ پنجابی مرہٹی اور ہندی میں پاڈھل۔ کاشٹ پاٹلی کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس درخت کا تنا سیدھا تیس فٹ سے ساٹھ فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ اسکی چھال کھردری اور خاکستری رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے ٹہنی پہ ایک دوسرے کے مقابل جوڑی سے ہوتے ہیں، اور ٹہنی کے آخر پہ ایک پتہ اکیلا ہوتا ہے۔ یہ پتے چار سے چھ انچ تک لمبے تین انچ سے چار انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول خوشبودار اور سیاہی مائل سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور پھل املتاس کی پھلی جیسا ہوتا ہے جو گول اور چپٹے بیجوں سے بھرا ہوتا ہے۔ اور بیج مالا کی طرح جڑے ہوتے ہیں۔ بیج کاک جیسے گدازا ایک دوسرے سے یوں ملے ہوتے ہیں، جیسے پیسے نیچے سے اوپر تک چنے ہوئے ہوں۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک سرخ پھولوں والا، اور دوسرا سفید پھولوں والا جسکو کاشٹ پاٹلہ کہتے ہیں۔

فوائد :- اس درخت کی جڑ کا چھلکا، پھل اور پھول دوائیوں میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کے چھلکے کی تاثیر سرد اور ذائقہ کسیلا کڑوا اور تیز ہوتا ہے۔ یہ قوت ہاضمہ کو تقویت دیتا ہے۔ بواسیر۔ دمہ۔ پیاس اور ہچکی کو دور کرتا ہے۔ قے کو روکتا ہے نیز پیٹ کا اپھارہ اور سوزش اعضا کے دور کرنے میں مفید ہے۔ اس کے پھول دافع بلغم مفرح اور مصفی خون ہوتے ہیں۔ امراض گلو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ اس کا پھل امراض صفراوی و بلغمی مثلاً جلن۔ ہچکی۔ اسہال اور سوزاک میں مفید ہے۔ اس کے پھولوں کے ساتھ شہد ملا کر کھانے سے ہچکی رفع ہو جاتی ہے۔ اس کی راکھ میں کاسٹک کے اجزا اکثرت ہوتے ہیں۔ اور عموماً یہ راکھ پانی میں رگڑ کر جسم کے کسی حصہ پہ لیپ کرنے سے آبلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پھلی تقریباً ڈیڑھ فٹ لمبی اور چار انگل چوڑی ہوتی ہے۔

اس کے اندر سے ٹھوس بیجوں کی مالا برآمد ہوتی ہے۔ اور تمام بیج مرکز میں قدرتی دھاگہ سے مالا کی طرح پروئے ہوتے ہیں۔

پان یا تانبول۔ Betal Leaf

مختلف نام :۔ سنسکرت میں تانبول۔ ناگا والی۔ ہندی بنگالی اور گجراتی میں پان۔ تامل میں وٹی لائی۔ تیلگو میں تما لاپاکو۔ عربی میں تانبول۔ فارسی میں برگ تنبول اور انگریزی میں بٹیل لیف کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک سدا بہار بیل ہوتی ہے۔ پان منہ میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے مفید ہے۔ بلغم کی خرابی سے پیدا ہوئے امراض میں اس کا استعمال مفید ہے۔ اسکی جڑ کے سفوف کا داخلی اور خارجی استعمال مانع حمل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پتوں میں سے تقریباً چار فیصدی کی تعداد میں ایک روغن برآمد ہوتا ہے جس کا رنگ ہلکا زرد اور بو تیز ہوتی ہے۔ اور زبان پر رکھنے سے جلن پیدا کرتا ہے۔ اس میں ایک قسم کا تیزابی مادہ ہوتا ہے۔ جو کھانا ہضم کرنے میں معدہ کا معاون ہوتا ہے۔ باقی تمام منشیات کی نسبت پان کے پتے کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ اس کے تیل کا خارجی استعمال مردہ پھیپھڑوں میں دوران خون پیدا کرتا ہے اور بلغمی مادہ کو زائل کرتا ہے۔

پودینہ - Marsh mint - Mentha Arvensis

کیفیت :- ہندوستان میں پودینہ کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ایک پودینہ باغی ہوتا ہے اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک کا نام Spear Mint سپیر منٹ اور دوسری کا نام Pepper Mint پیپر منٹ ہے۔

فوائد :- پودینہ میں سے ایک تیل نکلتا ہے۔ جو غیر ملکی پیپر منٹ کے مقابلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنے خواص اور تاثیر میں پیپر منٹ سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ ہندوستان میں خودرو پودینہ بے انداز مقدار میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ نیز اس ملک کی سرزمین اور آب و ہوا اس کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہے۔ پھر بھی پیپر منٹ کی قیمت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ان حالتوں کو دیکھتے ہوئے ہندوستان اس صنعت سے کافی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ فی زمانہ دنیا کی ضروریات کا اسی فیصدی جاپانی پیپر منٹ سے ہی پورا ہوتا ہے۔ جاپان سے دوسرے درجہ پہ امریکہ کا نمبر ہے۔ وہاں پچھتر ہزار ایکڑ زمین پر پیپر منٹ پودوں کی کاشت ہوتی ہے۔ اور اس میں سے چھ لاکھ پچاس ہزار پونڈ پیپر منٹ ہر سال ممالک غیر کو بھیج دیتا ہے۔ جاپان اور امریکہ پیپر منٹ کی صنعت سے کثیر منافع حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی اور جرمنی میں بھی پیپر منٹ کی صنعت ایک معقول پیمانہ پہ جاری ہے۔ آسٹریلیا میں حال ہی میں آزمائش کے طور پہ پیپر منٹ کی کاشت "نمونتاً" کی گئی ہے۔ اور کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اگر بدیشی قسم کا پودینہ یعنی پیپر منٹ کے پودے ہندوستان میں کاشت کئے جائیں تو معتدل اضلاع میں کافی کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس کی کاشت چنداں مشکل نہیں ہوتی، صرف اتنی ہی محنت اور توجہ درکار ہے کہ جتنی دیگر فصلوں مثلاً گیہوں اور آلوؤں پہ صرف کی جاتی ہے اگر صرف اتنی محنت اور توجہ ہی اس پہ صرف کی جائے تو بہت عمدہ فصل تیار ہو سکتی ہے

عموماً دریاؤں کے کنارے کی ڈھلوان اور خشک زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ ہندوستان میں بدیشی پیپرمنٹ والے پودینہ کی کاشت کو ضرور فروغ دیا جانا چاہیئے۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں اس کی کاشت اور غور و حفاظت نیز اس کے جمع کرنے اور روغن نکالنے پر بہت سی کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور ہندوستان میں ان کتابوں کی واقفیت سے ہر طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

Prunus Puddum - پدماکھ

مختلف نام :۔ سنسکرت میں پدم کاشٹھ۔ ہندی میں پدماکھ۔ پدماک۔ گجراتی میں پدم کاٹھی۔ بنگالی میں مہارشٹری۔ پدم کاشٹھ، اور انگریزی میں پرونس پوڈم کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس درخت کا تنا سرخی مائل سیاہ رنگ کا چکنا ہوتا ہے۔ تنے کی چھال آسانی سے تنے سے علیحدہ کی جا سکتی ہے۔ اس کے پھول سفید یا سرخ مائل ہوتے ہیں۔ پدماکھ کا پھل آڑو کے پھل کی طرح ہوتا ہے اور وہ کھایا جاتا ہے۔ پدماکھ کی چھال تاثیر میں ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اسی لئے خونی بواسیر، کثرتِ حیض، نکسیر وغیرہ میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ دراصل پدماکھ ایک قسم کا جنگلی آڑو کا درخت ہے۔ اس کی لکڑی بھی آڑو کی طرح چکنے چھلکے والی ہوتی ہے۔ کہ جس سے نفیس چھڑیاں بنتی ہیں۔ اس کا پھل پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔ پتھری اور پیشاب میں ریت جانے کی حالت میں استعمال کرانے سے مفید ہے۔ پدماکھ کی چھال اسقاط حمل کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے سے استعمال کرائیں ازحد مفید ہے۔ پدماکھ کی چھال ایک چھٹانک۔ کھرینٹی ایک تولہ سنگھاڑے۔ کسیرو۔ درخت بڑھ کی تازہ کونپلیں ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ ایک سیر پانی میں جوش دیں، جب پانی صرف پاؤ بھر رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور مریضہ کو استعمال کرائیں۔ ازحد مفید ہے۔ رحم کو طاقت دیگا، اسقاط حمل کو روکے گا۔ یہ جوشاندہ

حسب ضرورت دو یا تین دفعہ استعمال کرا سکتے ہیں۔ پدماکھ کی چھال کا سفوف بھی تین سے چھ ماشہ تک ہمراہ مناسب بدرقہ جات استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ نیز اس کی چھال اور کھریٹی وغیرہ مندرجہ بالا نسخہ کی ادویات سے شربت بھی تیار کیا جاتا ہے۔

پیاز جنگلی یا سلا - Cillaindica

کیفیت:- اس کا پودا چھوٹا لیکن پیاز کے پودے سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ یہ سفیدی مائل بھوری اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ یہ پیشاب آور محرک دل اور معدہ ہے۔ بلغم کو اخراج میں مدد دیتا ہے۔ کالی کھانسی میں نہایت مفید ہے۔ اس کا ٹنکچر اور شربت بھی بنایا جاتا ہے۔ یہ ہاضم ہے۔ اور کمی حیض میں بھی مفید ہے۔

پھٹون یا پرشنی پرنی - UrariaLagoPides

مختلف نام: سنسکرت میں پرشنی، ہندی میں پھٹون، اور انگریزی میں۔ یوریریا لیگو پائیڈز۔ یہ پودا تقریباً ڈیڑھ سے دو فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ پتہ گہرے سبز اور شاخوں پر شالسرنی کی طرح بال ہوتے ہیں۔

فوائد:- اس کی جڑ دشمول کا ایک جزو ہے اسے اکیلا کم ہی استعمال کیا جاتا ہے اسکی جڑ پتے، پھول وغیرہ کو بقدر دو تولہ لے کر پانی میں جوش دیکر پلانے سے گٹھیا۔ بخار خونی بواسیر وغیرہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ دشمول کی باقی چیزوں کی طرح یہ بھی حمل کو گرا دیتا ہے۔ اس لئے ایام حمل میں اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ دشمول دراصل مندرجہ ذیل ادویات کی جڑ یا جڑ کی چھالوں کے مرکب کا نام ہے۔

(۱) درخت بیل کی جڑ کی چھال۔ (۲) درخت سونا پاٹھا کے جڑ کی چھال (۳) درخت گمبھاری کے جڑ کی چھال۔ (۴) درخت پاڈہل کے جڑ کی چھال۔ (۵) درخت ارنی

کے جڑ کی چھال ۔ (۶) شالپرنی بوٹی کی جڑ ۔ (۷) پرشنی پرنی یعنی پٹھون بوٹی کی جڑ (۸) کنٹائی خورد کی جڑ ۔ (۹) کنٹائی کلاں کی جڑ اور (۱۰) گوکھرو یعنی گھکھڑو کی جڑ سب ہموزن اس کا نام دشمول کہلاتا ہے۔

Saxi Fragali Gulata پکھان بید۔

مختلف نام :۔ سنسکرت میں اشم بھید یا پاشان بید۔ ہندی میں پکھان بید پنجابی میں پٹھان گنڈھی، پتھر پھوڑ وغیرہ اور انگریزی میں سیکسی فریگالائی گولیٹا کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کے پتے برڑھ کے پتے جتنے قطر میں بالکل کنول کے پتے کی طرح گول ہوتے ہیں۔ شاخوں اور تنے پر رواں ہوتا ہے۔ اس کے پتے جڑ سے نکلتے ہیں، اور زمین پر پھیلے ہوتے ہیں۔ یہ پودا قریباً ایک، فٹ قطر میں زمین پر پھیلا ہوتا ہے۔ اس کی جڑ پتھر کی درازوں میں گھس جاتی ہے۔ اس کو اسی لئے پتھر پھوڑی بھی کہتے ہیں۔ پھول اس کا قدرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسکی جڑ گداز اور قریباً دو تین انچ موٹی اور بالشت بھر لمبی ہوتی ہے۔ رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ پنجاب میں اسکو پٹھان گنڈی کہتے ہیں۔ یہ جڑیں بطور دوا کے استعمال ہوتی ہے۔

فوائد :۔ یہ سدہ کھولتا ہے۔ ورم تحلیل کرتا ہے۔ سردی کا درد، درد پسلی و معدہ میں مفید ہے۔ پیشاب آور ہے۔ اس کے سفوف کو شہد کے ہمراہ بچوں کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت بغیر تکلیف کے نکل آتے ہیں۔

Cissampelos Hexandra

پاٹھا یعنی جل جمنی۔

مختلف نام : سنسکرت میں پاٹھا۔ ہندی میں پاڈیا جل جمنی۔ پنجابی میں گھوڑا سمی۔

انگریزی میں، سیمپلس ہکسینڈرا کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ اس کی بیل کا تنا چوپہلو ہوتا ہے۔ پھول سفید اور ننھے گول اندر سیاہی مائل سرخ ہوتے ہیں جس میں سیاہ رنگ کے کالی مرچ جیسے بڑے کئی بیج خانوں میں ہوتے ہیں۔ اس کے پتے گھوڑے کے سُم کی مانند ہوتے ہیں۔ مویشی اس کی بیل کو کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بیل دودھ کو بڑھاتی ہے۔
فوائد :۔ اس بیل کی جڑ کا جوشاندہ بنا کر یا سفوف کی شکل میں کھلانے سے دستوں پیچش اور بخار میں مفید ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی مندرجہ بالا امراض میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ پیشاب آور قابض اور مصفیٰ خون ہوتا ہے۔ قوتِ ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے وقت اس بیل کے چھوٹے ٹکڑے کر کے رحم میں رکھنے سے بچہ آسانی سے باہر آجاتا ہے۔ پاٹھا کے پتے پیس کر پانی میں ڈالنے سے پانی فالودہ کی طرح جم جاتا ہے۔ اس لئے اس کو جل جمنی کہتے ہیں۔ اس کی مقدار خوراک ایک سے دو تولہ تک جڑ اور پتوں کا جوشاندہ یا دو سے چار ماشہ تک جڑ کا سفوف مناسب بدرقہ سے کھلایا جاتا ہے۔

پپلی یعنی فلفل دراز Piper Longum-

مختلف نام :۔ سنسکرت میں پپلی۔ ہندی میں پیپل۔ فارسی میں فلفل دراز۔ گجراتی میں لینڈی پیپر۔ بنگالی میں اور پنجابی میں مگھان۔ اور انگریزی میں پیپر لونگم کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ اس کی بیل ہوتی ہے۔ پتے پان کی شکل کے لیکن اتنے چھوٹے لوبئے کے پتوں کی وضع کے ہوتے ہیں۔ جو چبانے پر چرپرے محسوس ہوتے ہیں۔ بیل کی شاخیں گانٹھ دار ہوتی ہیں۔ اور ہر گانٹھ پر پتہ لگا ہوتا ہے۔ پتے کی جڑ میں

فلفل دراز لگتی ہے۔ جو کہ سبز شہتوت کے ہم شکل ہوتی ہے۔ جب یہ پھل پک جاتا ہے تب سیاہ رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ ذائقہ اس کا تلخ و چرپرا سیاہ مرچ سے ملتا جلتا ہے۔ اس بیل کی جڑ کو پیلا مول کہتے ہیں۔ جس کو یونانی حکیم فلفل دراز کہتے ہیں۔

فوائد:۔ یہ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ہاضمہ آور ہے۔ کھانسی رفع کرتی ہے۔ آنتوں اور معدہ میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو خارج کرتی ہے۔ جگر اور تلی کا سدہ کھولتی ہے۔ ویرج (منی) کو بڑھاتی ہے۔ تھکاوٹ، ماندگی، فالج، مرگی اور لقوہ میں مفید ہے۔ مصفی خون ہے۔ خوراک ایک ماشہ سے چار ماشہ تک ہے۔ ایک حصہ پیپل کو دس حصہ گائے کے دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ تمام دودھ خشک ہو جائے۔ پھر اس کو سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر دس ماشہ یہ سفوف، دو تولہ مصری کے سفوف کے ساتھ ملا کر کھا لیں اور ساتھ ہی نصف سیر دودھ گائے پی لیں، تو قوت باہ اور ویرج (منی) خوب بڑھتا ہے۔ بلغمی امراض میں پیپل کا سفوف شہد کے ساتھ بھی چٹایا جاتا ہے اس کو پانی میں گھس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے درد سر دور ہو جاتا ہے۔

فلفل دراز کا ایک نسخہ جو فالج، پرانی کھانسی اور زوال اور معدہ کے امراض میں خاص طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ جس کے تیار کرنے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

تین فلفل دراز کا جوشاندہ ایک چھٹانک پانی میں بنا کر دو تولہ شہد کے ساتھ پہلے روز استعمال کریں۔ دوسرے روز چھ فلفل۔ تیسرے روز نو اسی طرح روزانہ بڑھاتے بڑھاتے تیس فلفل دراز تک دس دن میں بڑھاویں۔ اور پھر اسی طرح دس دن میں گھٹا کر تین فلفل پر واپس لا کر ختم کر دیں۔ یہ عمل تمام بلغمی امراض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اور معدہ کے لئے نہایت مقوی ہے۔

تقویت دماغ اور زکام کے لئے جو نسخہ جات تیار ہوتی ہیں ان میں اکثر فلفل دراز ایک لازمی جزو ہے۔ اس کے سفوف کو سونٹھ کے سفوف سرسوں کے تیل، چھاچھ اور دہی

میں جلا دینے سے ایک مرہم تیار ہوتی ہے۔ جو درد دریں اور گٹھیہ میں مفید ہوتی ہے۔ ورد قولنج یا دیگر بادی امراض میں فلفل دراز ایک تولہ۔ فلفل سیاہ ڈیڑھ تولہ نمک تین ماشہ ملا کر چھ چھ ماشہ کی خوراک میں دینے سے مفید ہے۔ معدہ کی کمزوری ضعف باہ اور قلت بول کی حالتوں میں یہ ایک مفید چیز خیال کی گئی ہے۔ رعشہ۔ درد کمر نقرس اور دیگر اس قسم کے امراض کے نسخہ جات میں یونانی اطبا فلفل دراز اور پیپلا مول کو اکثر استعمال کرتے ہیں۔ فلفل دراز کے ذلال سے صبح کے وقت آنکھیں دھونے سے شبکوری یا رتوندا کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مرہم زہریلے حشرات الارض کے ڈنکوں پر لگانے سے زہر زائل ہو جاتا ہے۔

Coleus Aromaticus - پتھر چٹا یا پتھر توڑ

مختلف نام: سنسکرت میں پشان بھد۔ ہندی میں پتھر توڑ۔ اردو میں پتھر چٹا۔ بنگالی میں پاتھر چور اور انگریزی میں کول ایس ایرومیٹکس کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ ہندوستان کے ہر حصے میں اس پودے کو باغوں اور گھروں میں گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کی زمین سے سیدھی شاخ ایک سے تین فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ جس کے چاروں طرف درخت برڑھ کی شکل کے پتے لگے ہوتے ہیں۔ لیکن اتنے موٹے اور دل دار ہوتے ہیں کہ اگر ان پتوں کو توڑا جائے تو وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ پتھر چٹا کے پتے رس سے بھرے ہوتے ہیں۔ پتوں کے کناروں پر معمولی دندانے ہوتے ہیں۔ اور غور سے دیکھنے سے ہلکا بینگنی رنگ کا حاشیہ ہوتا ہے۔ پتوں کا رنگ نیلگوں سبز ہوتا ہے۔ یہ پودا ہر موسم میں ہرا رہتا ہے۔ زمین میں سے ایک ہی جگہ سے انگلی جتنی موٹی اسکی کئی شاخیں نکلی دکھائی دیتی ہیں۔ اس میں زردی مائل سرخ پھول آتے ہیں۔

فوائد:۔ پتھر چٹا کے صرف پتے ہی بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔ اندرونی طور پر اس کے

تازہ پتوں کا رس ہر روز صبح شام پینے سے بکثرت پیشاب آتا ہے۔ ریگ مثانہ اور پتھری پیشاب کی راہ سے خارج کرتا ہے۔ درد گردہ میں بھی اس کے پتوں کا رس مفید ہے۔ دمہ کھانسی اور مرگی کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سیلان الرحم میں اس کی پتوں کا رس پینا اکسیر ہے۔ پھوڑوں اور برو وغیرہ پر اس کے پتوں کی پلٹس باندھتے ہیں اسکے پودے سے ایک جوہر نکلتا ہے۔ جو کہ خوشبو کے لئے یورپ والے اس کو قیمتی عطریوں میں ملاتے ہیں۔

Cassia Alata پنواڑ

مختلف نام:۔ سنسکرت میں چکرمرد ہندی میں پواڑ پماڑ۔ پنواڑ۔ بنگالی جاکندے کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ یہ درخت دو فٹ اونچا، پھول اس کے زرد اور لمبے سے۔ پتے تین انگل سبز مخروطی شکل کے سنا کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ ان پتوں کی خاص پہچان یہ ہے، کہ دن کو تو یہ کھلے رہتے ہیں۔ لیکن جوں ہی سورج غروب ہوتا ہے اور رات شروع ہوتی ہے یہ مرجھا کر دوہرے ہو جاتے ہیں۔ اور صبح سورج نکلتے ہی پھر کھل جاتے ہیں اگر سورج بادلوں میں چھپ جائے تب بھی یہ پتے نہیں سکڑتے صرف رات کو ہی سکڑتے ہیں۔ اس کے بیج ایک لمبی اور پتلی پھلی کے اندر ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں میں چیپ اور مزہ پھیکا ہوتا ہے۔

فوائد:۔ سرکہ یا شراب میں پیس کر لیپ کرنے سے درد اور برص کو دور کرتا ہے۔ خارش اور جذام میں بھی مفید ہے۔ ہر قسم کے سوداوی اور دموی امراض میں اس کا ساگ پکا کر کھانا مفید ہے۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ دست آور ہوتا ہے۔

Aglaiarox Burghiana. پرینگو یا پھول فرنگ

مختلف نام :- سنسکرت میں پرینگو۔ ہندی میں پھول پرینگو یا پھول فرنگ۔ بنگالی میں پرینگو۔ مہاراشٹری میں۔ گھولا۔ گجراتی میں، گھرڈلا۔ اور انگریزی میں، اگلایا ارکسس برگائینا کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس درخت پر چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے اور خوشبو دار پھول لگتے ہیں۔ اس کا پھل چھوٹی الائچی کی طرح نوکدار اور گودہ دار ہوتا ہے۔ پھل کے اندر سے ایک سخت بیج نکلتا ہے۔ جس کو توڑنے سے نہایت نرم مغز حاصل ہوتا ہے۔ بازار میں جو چیز پھول فرنگ کے نام سے ملتی ہے، وہ دراصل اسکے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہوتی۔ پھول فرنگ تاثیر میں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ بخار پیاس اور صفراوی مزاج کو نافع ہیں۔ جوشاندہ اور سفوف کی شکل میں ان کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ ان کا اکیلا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے۔ عموماً یہ نسخوں میں ہی پڑتے ہیں۔

Caesal Pinias Appan - پتنگ یعنی بقم لکڑی

مختلف نام :- سنسکرت میں پتنگ۔ فارسی میں بقم اور انگریزی نباتاتی کیسل پائینا ساپن کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس درخت کے پتے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ پھول زرد رنگ کے اور پھلی سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ جو پکنے پر سیاہ و شیریں ہو جاتی ہے۔ اس پھلی کو دو تین رات بھگو دینے سے نہایت خوش رنگ لکھنے کی سیاہی تیار ہو جاتی ہے۔ اس درخت کی چھال کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ اس درخت کی لکڑی میں گیلک اور ٹینک ایسڈ نیز ایک رنگ دار مادہ جس کو (Sappanred) ساپن ریڈ کہتے

ہیں وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کی پھلیوں، چھال اور لکڑی میں سو سرخ رنگ نکالا جاتا ہے۔ جو کہ کپڑا وغیرہ رنگنے کے کام آتا ہے۔ اس کی لکڑی کا جوشاندہ چیف آور اور مصفی خون ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا جوشاندہ زیادہ مقدار میں پلانے سے قے ہو جاتی ہے۔ اس کے جوشاندے سے غرارے کرنے سے امراض دہن اور گلو میں کافی فائدہ ہوتا ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے اس کی چھال کا جوشاندہ اسہال اور پیچش میں استعمال کرایا جاتا ہے زخموں پر اس کا سفوف چھڑکنے سے زخم سے بہنے والا خون اور رطوبت خشک ہو جاتی ہے

پاناجونی یعنی گورکھ پان

پنجاب میں اس بوٹی کو گورکھ پان کہتے ہیں۔ ویدوں اور حکیموں نے اس بوٹی کی طرف توجہ نہیں دی۔ بلکہ سادھو سنیاسی لوگ ہی اس مفید بوٹی کو عرصہ سے استعمال کر رہے ہیں۔ یورپ والوں کی نظر بھی ابھی تک اس بوٹی پر نہیں پہنچی ہے۔ حالانکہ یہ نہایت مفید بوٹی ہے۔ اور پاناجونی کے نام سے کئی بوٹی فراہم کرنے والی فرمیں بھاری قیمت پر اس کو فروخت کر رہی ہیں۔ وہ اس بوٹی کو نایاب بتلاتے ہیں۔ حالانکہ یہ میدانی علاقوں میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی دو فصلیں ہوتی ہیں۔ ماہ جون میں یہ بوٹی معدوم ہو جاتی ہے۔ اور پھر موسم برسات میں انہی جڑوں سے پھر پتے اور شاخیں نکل آتی اور خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ اور ماہ دسمبر میں پھر مرجھاتی ہے۔ اور تمام سردیاں سر نہیں نکالتی۔ ایک دو بالشت رقبہ زمین پر یہ بوٹی زمین کے اوپر بچھی ہوتی ہے۔ تنکے جیسی باریک باریک شاخیں جڑ سے نکل کر زمین پر چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ کہ جن پر چاول کے دانہ کے برابر لمبے اور چوڑے پتے ننھے ننھے سبز رنگ کے بیشمار لگے رہتے ہیں۔ ان پر سفید رنگ کے سرسوں کے دانہ کے برابر پھول بہت سے لگے رہتے ہیں، جو کہ ہر شاخ پر قطاروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ جو کہ پک کر رائی کے دانوں کے برابر بیج بنجاتے ہیں۔

فوائد :۔ اس بوٹی کو ایک تولہ پانی کے ساتھ رگڑ کر ہر صبح خالی پیٹ پینے سے مرض سوزاک دور ہوتا ہے۔ خون کی خرابی دور ہوتی ہے۔ اور خون صاف بنتا ہے اور جسم کے پھوڑے پھنسیاں دور ہوتی ہیں۔ گورکھ ناتھ جی نے کیونکہ اس کے طبی فوائد معلوم کر کے اس کو رائج کیا تھا، اسی لئے پنجاب میں اس بوٹی کا نام "گورکھ پان" ہے۔ حالانکہ پان کے ساتھ اس کی کچھ بھی مشابہت نہیں۔ یہ بہت نازک بوٹی ہے۔

پلاش یعنی ڈھاک۔ Butea Frondosa

مختلف نام :۔ سنسکرت میں شو کا یا پلاسا۔ ہندی میں پلاس۔ ٹیسو یا چھرا۔ اردو میں، ڈھاک۔ بنگالی میں پلاس۔ اور فارسی میں پلاہ و انگریزی میں "بوٹیہ فرونڈوسا" کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ ایک قدر میانہ پتے گول چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے تنے میں ایک گوند نکلتی ہے۔ جو مختلف امراض میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے پھول اور بول اور ممسک بھی ہیں۔ اس کے پھولوں کی پلٹس بنا کر متورم مقامات پر باندھنے سے سوزش میں کمی ہوتی ہے۔ اس کے بیجوں کا سفوف اکیلا یا شہد کے ساتھ ملا کر پیٹ کے کرم ہلاک کرنے کے لئے زمانہ قدیم سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ بیج پلاس پاپڑہ کے نام سے پنساریوں کے ہاں ملتے ہیں۔

فوائد و استعمال :۔ دوائیوں میں اس کے بیج، پھل، گوند، پھول اور رس استعمال ہوتا ہے۔ اس کی گوند بازاروں میں عام فروخت ہوتی ہے۔ اس کی مقدار خوراک چھ ماشہ ہوتی ہے۔ اور اس میں ایک ماشہ دارچینی ملانے سے زیادہ موثر ہو جاتی ہے اسہال اور پیچش میں اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو $\frac{1}{4}$ رتی افیون کا اضافہ کرنے سے بہت جلد شفا ہوتی ہے۔ پنجابی اس گوند کو کمر کس کہتے ہیں۔ ڈھاک کی جڑ چھال کا

رس سائیل اور بواسیر میں مفید ہے۔ نیز ناسوروں اور حلق کے ورموں پر لگانے سے فائدہ دیتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال میں بھی یہ رس مقوی معدہ اور قابض ہوتا ہے۔ خارجی طور پر ان بیجوں کو لیموں کے رس میں رگڑ کر لگانے سے جلد سرخ ہوجاتی ہے اور درد کے مقام پر ضماد کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ اس کے پھول تاثیر میں خشک، قبض کشا پیشاب آور اور مقوی باہ ہوتے ہیں۔ ان کی پلٹس بنا کر باندھنے سے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں۔ قلت بول و قلت حیض کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔ فوطوں کی سوزش میں بھی پلٹس باندھنے سے آرام ہوجاتا ہے۔ اس کے پتے پھوڑے پھنسیاں دور کرنے کے لئے بیس کر ضماد کی شکل میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیز درد قولنج اور بواسیر کے لئے اندرونی طور پر بھی استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اس کی چھال میں سونٹھ ہموزن ملا کر سفوف بنا دیں اور مارگزیدہ کو دودھ کے ہمراہ کھلا دیں، فائدہ ہوگا۔ خون، قے یا خونی پیشاب کی حالت میں ڈھاک کی گوند کا سفوف بقدر چھ ماشہ دن میں تین چار بار دینے سے شفا ہوجاتی ہے۔

Inula Racemosa- پوکھر مول

مختلف نام :۔ اس کو پنجابی میں پوکھر مول۔ فارسی میں زنجبیل۔ عربی میں راسن کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کی مانگ بہت زیادہ ہونے کے سبب سے یہ اب تقریباً نایاب ہے لیکن اس کی کاشت بخوبی کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک بلند پودا ہوتا ہے۔ جس کا تنا پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اور اس پر لاتعداد لکیریں ہوتی ہیں۔ اس کے پتے نچلی طرف سے روئیں دار اور دندانہ دار لمبائی میں آٹھ سے اٹھارہ انچ تک اور چوڑائی میں پانچ سے آٹھ انچ تک ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سورج مکھی کی طرح زرد رنگ کے

اور بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ بے ہوشیوں کے علاج میں اکثر استعمال ہوتی ہے اس میں سے کافور کی سی خوشبو آتی ہے۔ لیکن ذائقہ تلخ اور تاثیر مقوی ہوتی ہے۔ عربی طبیب اس کو بلغم خارج کرنے کے اور اعضا کی سختی کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ امریکہ میں اس کو بطور حیض، سینہ اور پھیپھڑوں کے کہنہ امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ پسینہ پیشاب اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔

Flacourtia cataphracta

تالیس پتر

مختلف نام :۔ سنسکرت میں آملکہ۔ ہندی میں تالیس پتر۔ بنگالی میں، پنیالا انگریزی میں فلے کورٹیا کے ٹافریکٹا۔

کیفیت :۔ اس کے پتے سوئی جیسے لمبے لیکن چپٹے شاخ کے دونوں طرف درمیان میں باریک ڈنڈی پر لگتے ہیں۔ یہ ایک سدا بہار درخت ہوتا ہے جس کی لکڑی کمزور اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے تین انچ سے پانچ انچ تک لمبے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول اور نصف انچ سے پون انچ تک قطر میں ہوتا ہے۔ جو پکنے پہ گلابی رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ پھل کے اندر دس سے چودہ تک گٹھلیاں ہوتی ہیں۔ دوائیوں میں اسکے پتے، ٹہنیاں، چھال اور پھل کام آتے ہیں۔ اس کا پھل اسہال بند کرنے اور دوران سر کے روکنے کے لئے بہت مفید ہے۔ بدہضمی، کمزوری، اسہال اور خرابی معدہ کی حالت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ پینے سے پسینہ آتا ہے۔

تلسی - Ocimum Sanctum

مختلف نام :- سنسکرت میں تلسی۔ ہندی اور بنگالی میں بھی تلسی۔ انگریزی میں اوسی مم سینکٹم کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس کا پودا ہندوستان میں ہر ایک جگہ پایا جاتا ہے۔ باغوں اور ہندو گھرانوں میں پوجا کے لئے بھی یہ پودا بکثرت لگایا جاتا ہے۔ یہ پودا تقریباً ایک گز بلند ہوتا ہے۔ پودے کی چوٹی پر پھولوں کے سفید خوشے لگتے ہیں۔ پودے کے تمام حصہ جات خوشبودار ہوتے ہیں۔ تلسی کی ایک اور قسم بھی ہوتی ہے۔ جس کو رام تلسی کہتے ہیں۔ اس کی جھاڑی پانچ چھ ہاتھ اونچی ہوتی ہے۔ پتے کھردرے بڑے بڑے اور نہایت خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔

فوائد :- جن گھروں میں تلسی کا پودا ہوتا ہے وہاں عموماً مچھر نہیں آیا کرتے۔ موسمی بخار ملیریا کو اُتارنے یا روکنے کے لئے تلسی کا استعمال بہت کارآمد ثابت ہوا ہے۔ تلسی کو بشکل سفوف جوشاندہ یا کالی مرچ لونگ وغیرہ ملا کر گولی کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر روز کھانا کھانے بعد تلسی کے پانچ چھ پتوں کو چبانے سے بدہضمی، قے، دمہ کھانسی، گٹھیہ وغیرہ امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔ ہیضہ کو روکنے کے لئے تلسی کے پتوں کا چبانا مفید ہے۔ برگ تلسی کا تازہ رس نیم گرم کر کے کان میں ٹپکانے سے درد اور ورم دور ہو جاتے ہیں۔ گٹھیہ میں اس کے پتوں کے جوشاندہ کا بھپارہ دینا مفید ہے۔ اس کے بیج جس کو تخم ریحاں کہتے ہیں۔ خونی بواسیر پیشاب کی جلن وغیرہ امراض میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ تلسی کے بیج لیسدار ہوتے ہیں۔ جملہ امراض منی میں ان بیجوں کا سفوف تازہ پانی کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے۔

ترائمان یا ترامن یا شدری بوٹی

ترائمان بوٹی، ذائقہ میں کڑوی مصفی خون دست آور اور دفع بخار ہوتی ہے۔ لیکن آج کل ترائمان کی جگہ کوئی وید بنفشہ اور کوئی گولر کے خشک پھل ڈالکر اپنی ادویات تیار کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں بنفشہ ذائقہ میں میٹھا اور معمولی قبض کشا ہے۔ وہاں ترائمان نہایت کڑوا اور تیز جلاب آور ہوتا ہے۔ اسی طرح گولر قابض ہوتی ہے۔ اس لئے ترائمان کی جگہ گولر ڈالنا سخت غلطی ہے۔ ترائمان دراصل وہ بوٹی ہے۔ جو چھ سات انچ اونچی اور ذائقہ میں کونین کی طرح تلخ ہوتی ہے۔ پتے نیلگوں سبز پھول زرد نیلگوں وغیرہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی ترت تیز جلاب آور ہوتی ہے۔

تیزپات یعنی تج پتر

Cinna Momum Tamala

مختلف نام :۔ سنسکرت میں تمال پتر ہندی میں تج پات۔ اور انگریزی میں "سنا موم تمالا" کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس درخت کی اونچائی چالیس فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے تنے کی گولائی چار یا پانچ فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے تنے کی چھال بھورے یا پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ جس پر سفید داغ سے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل نصف انچ لمبا ہوتا ہے۔ جو کہ پک کر کالے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ تیز پات کے نئے پتے چھوٹے چھوٹے گلابی پیازی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو پک کر زردی مائل کھردرے ہو جاتے ہیں ان کا ذائقہ تیز اور خوشبودار ہوتا ہے۔ ان پتوں سے ایک قسم کا رنگ نکالا جاتا ہے۔ اور کھانوں میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے مصالحوں میں اسکو شامل

کرتے ہیں۔ اس کی لکڑی بھی خوشبودار ہوتی ہے۔ جو کہ تج کی ہمشکل ہونے کے باعث۔۔ پنساری لوگ تج کی جگہ اکثر فروخت کرتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ اس میں سے خوشبودار تیل بھی نکلتا ہے۔ جو کہ روغن زعفران، جیسی طاقت رکھتا ہے۔ یہ چرپرا میٹھا کچھ چیپدار بھوک بڑھانے والا، آنتوں کی ریاح کو تحلیل کرنے اور پیٹ کو قوت دیتا اور پیشاب کھل کر لاتا ہے۔ اس لئے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ جگر آنتوں کے درد استسقا اور یرقان میں بہت مفید ہے۔ اسکی چھال سوزاک میں استعمال کی جاتی ہے۔ پتوں کا گنٹھیہ پر لیپ کرتے ہیں۔ چھال کا سفوف اور جوشاندہ پیٹ کے ریاحی درد کو دور کرتا اور پسینہ لاتا ہے اور آنتوں کی خرابی دور کرتا ہے۔ نیز تلی کا ورم اعصاب اور سینہ کے دردوں میں اور رحم کی تمام امراض پیشاب خون اور حیض کی رکاوٹ دور کرتا ہے۔ اور ان امراض میں بہت مفید ہے۔

تودری سفید یعنی گل سپو سفید۔ Matthiola Aincana -

مختلف نام:۔ ہندی میں تودری سفید اور انگریزی میں میتھولا انکانا کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ یہ ایک سفید رنگ کا پودا مثل نرگس کے کھڑا ہوتا ہے۔ جس کے پتے ایک فٹ سے دو فٹ تک بلند ہوتے ہیں۔ اس میں گلابی یا بنفشی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ جن کا قطر ایک انچ سے دو انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ اس کے بیج گول اور پردار ہوتے ہیں۔ جن کو تودری کہتے ہیں۔

فوائد:۔ اس کو یونانی اطبا خاص طور پر قوت باہ، اور امساک کے نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بیج تین قسم کے ہوتے ہیں۔ زرد۔ سرخ اور سفید اور سرطان کے مرض میں ان کا جوشاندہ بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ بھی جوشاندہ شراب میں ملا کر پلانے سے زہروں کے اثر کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

تودری سرخ یعنی گل سبو سرخ۔ Cheiranthus-Chieri

اس کو ہندی میں تودری سرخ۔ بنگالی میں خیری، اور انگریزی میں چیرانتھس چیری کہتے ہیں۔

اس کا پودا بھی نرگس کی مانند لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے۔ پتوں پر سخت اور سفید رنگ کے بال ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کی پنکھڑیاں شوخ زرد رنگ کی ہوتی ہیں اس کے بیج چپٹے ہوتے ہیں۔ جن کے کناروں پر ذرا ذرا سی جھالر ہوتی ہے۔ اس کے پھول اور بیج دوائیوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے پھول مقوی دل اور قبض کشا ہوتے ہیں جو کہ فالج اور نامردی میں مفید ہوتے ہیں۔ اس کے بیج ممسک ہوتے ہیں۔ پنجاب میں اس کے پھولوں کو زیتون کے تیل میں جوش دے کر ایک خوشبودار تیل تیار کرتے ہیں جو بطور مسہل استعمال ہوتا ہے۔

تالمکھانہ۔ Hygro Phila Spinosa

مختلف نام :- سنسکرت میں اکشو گندھا۔ یا کوکی لاشا۔ ہندی میں تالمکھانہ یا گوکشرا۔ بنگالی میں کولیا کھارا۔ کنتی کامکا۔ مرہٹی میں تالمکھانہ اور انگریزی میں ہائی گروفیلا سپائی نوسا کہتے ہیں۔

کیفیت :- مرطوب زمینوں کا یہ سدا بہار پودا دو سے پانچ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اسکی جڑ میں کئی تنے سیدھے اوپر کو نکلتے ہیں، جو مضبوط اور خاردار ہوتے ہیں۔ گانٹھوں کے مقام پر یہ تنے قدرے موٹے ہوتے ہیں۔ ہر ایک گانٹھ سے چھ چھ پتے نکلتے ہیں۔ اس کی تاثیر سرد ہے۔ اس کی جڑ مصفی خون اور مقوی ہے۔ جو گٹھیا اور سوزاک میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے بیج اعلیٰ درجے کے مقوی ہوتے ہیں۔ کچے دودھ کے ساتھ کھلانے سے

جیریاں منہ کو فائدہ کرتے ہیں۔ تال مکھانے کے بیج اگر تھوڑی دیر منہ میں رکھے جائیں تو منہ کا لعاب لگنے سے ان پر ایک لیس دار لعاب کی تہہ چڑھ جاتی ہے۔ جس سے یہ زبان اور تالو کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ اوران سے ایک خوشگوار بو دماغ کو پہنچتی ہے۔ خوراک انکی سفوف کی شکل میں دو سے چار ماشہ تک کافی ہے۔

Sausurea Sacra - جوگی بادشاہ

مختلف نام: سنسکرت میں یوگیراج۔ ہندی میں راجہ یوگی۔ کشمیری جوگی راج یا جوگی بادشاہ۔ پہاڑی نام جوگی بادشاہی اور انگریزی نام ساسوریا سیکرا ہے

کیفیت: یہ پودہ برف سے لدے ہوئے پہاڑوں پہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے۔ دور سے دیکھنے پر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی بلاؤ برف میں چھپا بیٹھا ہے۔ کیونکہ پودے کی شکل بالکل بلاؤ کی شکل جیسی ہوتی ہے۔ بلی کی طرح اس پودے میں دو آنکھیں ایک ناک اور اس سے نیچے منہ کے نشانات ہوتے ہیں۔ پتے گنے کے پتوں کی طرح لمبے نہایت نرم صاف اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ تین سے چار انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ جو برف میں گھسی رہتی ہے جہاں گاؤزبان کا پودا ملتا ہے۔ وہاں اس کا پودا بھی کوئی نہ کوئی ضرور ملتا ہے۔

فوائد: اس کے پھول کو دودھ کے ساتھ پتھر پر گھس کر چٹانے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے پھوڑوں پر اس کے پھول کو پانی میں گھس کر ضماد کرنے سے پھوڑا صاف ہو جاتا ہے اس پودے سے تانبہ کا سفید کشتہ بنایا جاتا ہے۔ جو کہ سستی، نامردی، کمزوری باہ وغیرہ کے لئے ایک لاجواب دوا ہے۔ تانبہ کے سفید کشتہ کے سلسلے میں اس پودے کی نسبت ایک پرانی کہاوت چلی آتی ہے۔

راجہ جوگی دودلا پھوڑے جسکے کیس تانبہ مار سفید کر کیوں جاتا پردیس

مصفا تانبہ کے باریک ورق ہوا کران سے چوتھی جوتی بادشاہ بوٹی کو رگڑ کر ٹکیہ بنا کر اس میں تانبہ کے ورق لپیٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر ہنڈیا پہ پیالہ رکھ کر مضبوط گل حکمت کر کے گجپٹ کی آنچ دیں۔ کشتہ برنگ سفید ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا امراض میں ۱/۸ رتی کی مقدار میں مکھن کے ہمراہ استعمال کریں۔ درد گردہ، قولنج، اپھارہ وغیرہ میں اسکے پھول کا سفوف مرچ سیاہ ملا کر کھانے سے فائدہ کرتا ہے۔ اس بوٹی سے ہیرے کا کشتہ بھی کیا جاتا ہے۔ جو نہایت مقوی اعصاب رئیسہ کے لئے مفید کشتہ ہے۔ یہ بوٹی دنیا کی تمام بوٹیوں میں نایاب ہے۔ ناف سے اوپر جسم انسانی میں جو امراض ہوتے ہیں، اُن تمام کے لئے اس بوٹی کو اکسیر سمجھا جاتا ہے۔

جائفل Myristica Fragraus-

مختلف نام:۔ سنسکرت میں جاتی پھلم ہندی میں اور بنگالی میں جاپھل یا جیفل کہتے ہیں۔ گجراتی میں جائفل اور تامل میں جاوی کے۔ اور انگریزی میں اس کا نام میرسٹی کا فریگراس کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ جائفل کو وید لوگ نسخوں میں استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی طب میں اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ اس میں ایک نکلتا ہے۔ جو مصری میں ڈال کر آنتوں کے نقص رفع کرنے کے لئے اور نیز بطور مسہل استعمال کراتے ہیں۔ گٹھیا اور دیگر بلغمی امراض میں اس کا تیل اندرونی اور بیرونی عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ہر سال لاکھوں پونڈ جائفل کا تیل غیر ممالک سے آتا ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں صرف ایک اضلاع متحدہ امریکہ میں تیس لاکھ پونڈ جائفل کا تیل درآمد ہوا تھا۔ اس سال ہندوستان میں تقریباً سات لاکھ روپے کا جائفل آیا تھا۔ اس لئے اگر ذرا سی توجہ صرف کر کے اس کاشت کو ہندوستان میں دوبارہ زندہ کیا جائے، تو اس بے روزگاری کے ملک میں ایک قیمتی صنعت

کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ پھل جائفل کے اوپر کا چھلکا جاوتری کہلاتا ہے جو کہ ادویات کے کام آتا ہے۔ جائفل پر جاوتری لپٹی ہوتی ہے۔

جمالگوٹہ۔ Parjig Crotton

مختلف نام:۔ سنسکرت میں جے پال۔ ونتی۔ مرہٹی میں جلیپال یونانی تخم بیدانجیر خطائی ہندی دار دو میں جمال گوٹہ اور انگریزی میں پراجگ کروٹن کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ اس کا درخت پندرہ بیس فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس درخت کے پتے بالکل بینگن کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نسبت پیلے ہوتے ہیں۔ پھول زرد سفیدی مائل ہوتے ہیں۔ اس درخت کی گھنڈی میں تین تین بیج ہوتے ہیں۔ اور یہ بیج ہی جمالگوٹہ کہلاتے ہیں۔ جو شروع میں سبز لیکن پکنے پر سیاہ رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ اس بیج کے اندر دو دالیں ہوتی ہیں۔ کہ جن کے درمیان پتلا سا پردہ ہوتا ہے۔ جو زہریلا ہونے کے باعث نکالا جاتا ہے۔ عمدہ جمال گوٹہ وہ ہوتا ہے کہ جس کا مغز سفید اور موٹا ہو۔ پرانا ہونے پر مغز سیاہ یا زرد پڑ جاتا ہے۔ جمال گوٹہ بھی ارنڈ کے خاندان کا درخت ہے۔

فوائد:۔ مغز جمال گوٹہ بہت دست آور ہے۔ یہ مادہ آتشک کو خارج کرتا۔ سدہ کو کھولتا۔ سہر دا امراض، کوڑھ، سنگ گردہ۔ سنگ مثانہ۔ کمر بازو اور جوڑ کی درد دول بلغم اور یرقان میں مفید ہے۔

جمال گوٹہ کے درخت کی جڑ پیٹ کے کیڑے مارتی ہے۔ ہاضم ہے۔ فساد بلغم و صفرا و خون کو دور کرتی ہے۔ اس کی جڑ کے کھانے سے دست بغیر تکلیف کے ہوتے ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی، بلغم کو پکا کر خارج کرتی ہے مغز جمال گوٹہ مدبر بیس دانہ۔ کالا دانہ۔ تیروی۔ ریوند چینی ایک ایک تولہ۔ ہر دوا کو علیحدہ علیحدہ نہایت باریک پیس کر ملا لیں۔ پھر انہیں لعاب بیدانہ چھ ماشہ ملا کر مونگ کے دانے کے برابر گولیاں باندھ لیں۔ خوراک چار گولی

سے آٹھ گولی تک ہے۔ اگر زیادہ دست ہونے لگیں، تب عرق گلاب یا دہی کی چھاچھ پلائیں۔ جمال گوٹہ کے بیجوں کا تیل کولھو کے ذریعہ نکل آتا ہے۔ جمال گوٹہ کا تیل ایک بوند لے کر دس بوند تل کے تیل میں ملا کر بطور روغن طلا استعمال کرنے سے سستی اور نامردی دور ہو جاتی ہے۔ جمال گوٹہ کا تیل (کروٹین آئل) کے نام سے یورپ سے بن کر آتا ہے کہ جسکی بہت زیادہ قیمت ہوتی ہے۔ ہندوستانی کولھو کے ذریعہ اس کا تیل نہایت آسانی سے نکل کر اس کی خوب تجارت کی جا سکتی ہے۔ خالص جمال گوٹہ کا تیل اگر جلد پر لگ جائے تو نہایت جلن پیدا کرتا ہے۔ اور آبلہ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو خالص استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اندرونی طور پر بھی اس کے تیل کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ معدہ اور آنتوں کو زخمی کر کے موت کا باعث ہو سکتا ہے۔ جمال گوٹہ کے پتوں کو پانی کے ساتھ اُبال کر پلانے سے خوب دست آجاتے ہیں۔ مغز جمال گوٹہ کے اندر کا پتہ نہایت زہریلا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو نکال کر گھی یا بادام روغن میں بھون کر نصف رتی جمال گوٹہ سے لے کر ایک رتی تک نہایت باریک پیس کر اور منقیٰ میں رکھ کر کھلانا چاہیئے۔ اسکی زیادہ مقدار زہر کا اثر رکھتی ہے۔ جمال گوٹہ کا جلاب لائق وئید حکیم کے مشورہ سے لینا چاہیئے۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

جل نیم یا جل برہمی۔ Herpetis Monniera

مختلف نام :۔ ہندی میں جل نیم۔ بنگالی میں، ورمی اور انگریزی نام "ہرپیٹس مونیرا" کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کا پودا دو تین انچ بلندی سے لے کر ایک فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کا ذائقہ بالکل نیم کے پتوں جیسا کڑوا ہوتا ہے۔ اور نیم کے پتوں جیسی مہک ہوتی ہے۔ جل نیم اپنے اعلیٰ اوصاف کے باعث برہمی بوٹی سے کسی بات میں بھی کم نہیں ہے۔

Alhagi Maur Drum — جواسا یعنی دھماسہ۔

مختلف نام:۔ ہندی میں جواسا۔ سنسکرت میں یواسا۔ پنجابی میں جوآں۔ فارسی میں خارشتر۔ بنگالی میں کملی۔ اور انگریزی میں ایل ہاگی مار ورم کہتے ہیں۔
کیفیت:۔ اس کی جھاڑی ایک فٹ تک بلند ہوتی ہے۔ پتے مہندی کے پتوں کے ہمشکل اور ہر پتے کے ساتھ نصف انچ سے لے کر ایک انچ تک سبز رنگ کا کانٹا ہوتا ہے۔ پتوں اور کانٹوں کا رنگ یکساں سبز ہوتا ہے۔ ہر جھاڑی میں بہت شاخیں ہوتی ہیں یہ دست آور اور قبض کشا ہوتا ہے۔ خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔ امراض صفرا کو بہت مفید ہے۔ سر چکرانا۔ کھانسی، دمہ، جریان خون۔ جلن، پیشاب کا جل کر اور درد سے آنا۔ مثانہ کی پتھری وغیرہ امراض میں اس کے سبز پتوں کا رس بقدر ایک سے دو تولہ تک یا جوشاندہ پانچ سے دس تولہ تک دینا چاہئیے۔ اس کی جڑ کے چھلکے کا سفوف ایک سے دو ماشہ تک دینا مناسب ہے۔ اس کے خشک پتے برگ دھتورہ، اجوائن کو ملاکر دمہ میں بطور تمباکو پینے سے دمہ کا دورہ رک جاتا ہے۔ ترنجبین جو دراصل اس جھاڑی کا میٹھا گوند ہے۔ جو اس میں سے شبنم یا آنسوؤں کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ اعلے قسم جگر میں سے صفرا خارج کرنے والی دوا ہے۔ کمزور مریض بچے اور تپ دق کے مریضوں کو گرم دودھ میں حل کر کے پلانے سے پاخانہ کھل کر خارج ہوتا ہے۔ مصفی خون ہے۔

Putranjiva Roxburghu — جیا پوتا۔

مختلف نام:۔ سنسکرت میں پتر جیوا۔ ہندی میں جیا پوتا۔ جوتی۔ یا پتر جیوا کہتے ہیں۔ بنگال میں پترن جیوا یا جیا پوتا ہے۔ پنجابی میں اس کو پتا جن یا جیوا پترا۔ اس کے بیجوں کو جیا پوتا اور پتوں کو پتر جیوک کہتے ہیں۔ انگریزی طب میں پتر نجیوا ردکس برگائی کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ درخت ہندوستان کے گرم تر علاقوں میں خودرو بھی ہوتا ہے۔ اور کاشت بھی کیا جاتا ہے۔ اس میں نیم کی نبولی جیسے پھل لگتے ہیں۔ بے اولاد عورتیں اس پھل کے مغز کھانے سے حاملہ ہو جاتی ہیں۔ دہلی کی سڑکوں اور باغوں میں عام ملتا ہے۔ اسکا درخت خوبصورت سدا بہار اور درمیانے قد کا ہوتا ہے۔ جس کی شاخیں اکثر سرنگوں ہوتی ہیں۔ اس کی چھوٹی ٹہنیاں نازک ہوتی ہیں۔ اس کے پتے سیاہی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے لیکن ایک طرف کو جھکے ہوتے ہیں۔ ان پتوں کی لمبائی دو انچ سے تین انچ تک ہوتی ہے۔ اسکے پھول چھوٹے چھوٹے لمبوترے گچھوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ اس کی گٹھلی سخت اور نوکدار ہوتی ہے۔

فوائد :- اس درخت کے پتے اور گٹھلیاں، سردی اور بخار کی شکایت میں جوشاندہ کے طور پر دیجاتی ہیں۔ اس کے پھل بچوں کے گلوں میں مالا کی شکل میں ڈالے جاتے ہیں، جس سے بچہ بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے بیج کی مالائیں ہر دوار میں عام فروخت ہوتی ہیں، اور پیسہ پیسہ دو دو پیسہ میں ملجاتی ہیں۔

چترک یا چیتا۔ Plumbago Zeylanica

مختلف نام :- سنسکرت میں چترک، ہندی میں چیتا چترا۔ گجراتی میں چترا اور انگریزی میں پلمبگو زے لینیکا کہتے ہیں۔

کیفیت :- اس کا پودا جھاڑدار، دو ڈھائی فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تنے پر جہاں سے شاخ نکلتی ہے، وہاں گانٹھ یا پوری بن جاتی ہے۔ جن کا درمیانی حصہ ایک دوسرے سے قریباً تین انچ ہوتا ہے۔ اس پودے کی موٹی شاخیں، اور تنا پنسل جتنا موٹا ہوتا ہے۔ پتے تلسی، یا سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ شاخوں کے آخر پر سبز رنگ کے گول خول جو کہ برابر لگے ہوتے ہیں، جنکے

چاروں طرف ننھے ننھے نرم کانٹے ہوتے ہیں جو کہ چبھتے نہیں، بلکہ دبانے سے دب جاتے ہیں۔ اِن چو دار خولوں پر چنبیلی کے پھول کی شکل کے لیکن بہت چھوٹے سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفید پھول دوسرے سرخ پھول۔ تاثیر دونوں کی یکساں ہے۔ چیتر ک کی شاخوں کو اگر توڑا جائے تو درمیان میں نرم گودا نکلتا ہے۔ اس درخت کے نیچے کے حصے کے پتے بڑے، اور اوپر کے حصے کے پتے چھوٹے ہیں۔ اس پودے کی جڑ کی چھال ہی دوائیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ جو بھوک کو بڑھاتا ہے۔ بدہضمی پیچش اور جلدی امراض میں مفید ہے۔ اس کی جڑ میں سے ایک تیز جوہر نکالا جاتا ہے۔ جو تھوڑی مقدار میں دینے سے نظام عصبی میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنے سے پسینہ لاتا ہے۔ اس کی جڑ کو پانی میں گھس کر جلدی کے داغوں پر ضماد کرنے سے دس بارہ گھنٹے کے بعد چھالے پیدا ہو جاتے ہیں جن کو احتیاط سے صاف قینچی سے کاٹ دینا چاہیئے۔ اسی طرح دو یا تین دفعہ مناسب وقفہ کے بعد چھالے بنا کر اور قینچی سے کاٹنے سے داغ مٹ جاتے ہیں۔ البتہ چھالے ڈالنے سے درد کافی ہوتا ہے۔ سنگرہنی اور بواسیر میں اس کی جڑ کی چھال کا سفوف چار رتی سے ایک ماشہ کی تعداد میں دہی کی گاڑھی چھاچھ کے ہمراہ کھلانے سے از حد فائدہ ہوتا ہے۔

Swertia Chirata — چرائتہ

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کرات تکتا یا بھو نمبا ہے۔ ہندی میں چرائتہ بنگالی میں چریتہ۔ بنگالی میں چرائتہ اور انگریزی میں اسکو سوریٹیا چراٹا کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ ہندوستان کے شمالی حصوں میں یہ پودا خود رو حالت میں عام پایا جاتا ہے اس کا پودا ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جس میں ننھے ننھے پھول لگتے ہیں، یہ اعلے

درجہ کا مصفی خون ہے۔ یہ ایک مقوی اور معدہ کو تقویت دینے والی چیز ہے۔ اس تلخ جوہر کی مقدار تقریباً ڈیڑھ فیصدی ہے۔ اس لحاظ سے یہ انگریزی دوا جنشن سے کم نہیں ہے۔

چال موگرا۔ Tarak Togenos Kurzu

مختلف نام :- ہندی اور گجراتی میں چاول مونگرا۔ مرہٹی میں کدو کورتھ۔ انگریزی میں ٹارک توچی ناس کرُزائی۔

کیفیت :- اس کا سدا بہار درخت پچاس فٹ لمبا ہوتا ہے۔ جسکے لمبے اور نوکدار پتے دس انچ تک کی لمبائی کے ہوتے ہیں۔ اس درخت پر شریفہ کے برابر ایک پھل لگتا ہے جس میں نرم سا گودا ہوتا ہے۔ یہ گودا بیجوں سے بھرا ہوتا ہے۔ اور یہ ہی بیج چاول مونگرا کہلاتے ہیں۔ ان بیجوں سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ اس درخت کی چھال دافع بخار ہے۔ اور اس میں رنگ بھی کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ یہ جذام کے لئے صدیوں سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو از حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ بدھ مذہب کی پرانی کتابوں میں ذکر آتا ہے کہ کوڑھی لوگ چاول مونگرا کے کچے بیج کھا کر شفا حاصل کیا کرتے تھے۔ وئید لوگ اس کے بیجوں کا تیل مکھن میں ملا کر جذام کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ اور خالص بیجوں کے تیل کی مالش بیرونی طور پر کراتے ہیں۔ یہ تیل زرد رنگ کا اور ذائقہ میں تلخ ہوتا ہے جسم کے اندر جا کر بہت خراش پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ تیل تازہ بیجوں سے نکالا جائے تو بہت مفید ہے۔ بازار میں جو اس کا تیل فروخت ہوتا ہے وہ عموماً سیاہ یا بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور چنداں مفید بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تیل اکثر پرانے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ اور اس میں دیگر بیجوں کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔ تازہ بیجوں سے تقریباً ۳۰ فیصدی کی مقدار میں روغن برآمد ہوتا ہے۔ اس تیل کو کم ... تجربہ کرنے

پر اس میں سے دو تیزاب برآمد ہوتے ہیں۔ ان کے نام چال یو گرک ایسڈ۔ اور ہیڈنوکارپک ایسڈ ہیں۔ یہ تیزاب تپ دق کے جراثیم کی روک تھام کے لئے کاڈلیور آئل سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان تیزابوں سے نمکیات بھی برآمد ہوتے ہیں۔ جو جلدی پچکاری کے ذریعہ جذام کے علاج میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

Michelia Champaca چمپا۔

مختلف نام :۔ سنسکرت میں چمپکا۔ کچار۔ ہندی میں چمپا۔ انگریزی میں مچیلیا۔ چمپکا، کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک چھوٹا سا سدا بہار پودا ہوتا ہے۔ اس کی چھال خاکستری رنگ کی ہموار اور نصف انچ موٹی ہوتی ہے۔ چھال کے اندر کی لکڑی سفید ہوتی ہے۔ اسکی کے پتے آٹھ سے دس انچ لمبے اور چار انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ اوپر کی طرف سے چمک دار اور نیچے کی طرف سے پیلے اور صاف ہوتے ہیں۔ اس کا پھول پیلا یا نارنجی رنگ کا گول ہوتا ہے۔ جس کا قطر دو انچ کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں تیز خوشبو ہوتی ہے

فوائد :۔ اس پودے کے پھول پھل پتے۔ جڑیں اور تنے کی چھال اور تیل دوائیوں میں کارآمد ہے۔ اس کے پھول مصفی خون ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں کو گھی چپڑ کر اور پسے ہوئے زیرہ سفید کا لیپ کر کے پرسوتی یا عام دیوانگی کے مریض کے سر کے گرد باندھ دیں، تو آرام ہو جاتا ہے۔ اس تیل کی اگر نسوار لی جائے تو ناک سے بدبو، اور مواد کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ اسکے پھولوں کا سفوف یا گلقند پیشاب آور ہوتا ہے۔ امراض گردہ اور سوزاک میں بہت مفید ہے۔ اسکے بیج اور پھل پیس کر لیپ کرنے سے ہاتھوں اور پاؤں کی بوائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی جڑ قبض کشا ہوتی ہے۔

Buchanana Latifolia - چرونجی

مختلف نام :- سنسکرت میں پیالا، چارا یا چر دیکا۔ ہندی میں پیار۔ پیال۔ پیالا، اور چرونجی کہتے ہیں۔ اور انگریزی میں بوکانا نیلیئے ٹی فولیا کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ ایک درمیانہ قد کا درخت ہوتا ہے۔ جو پچاس فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کی خزاں صرف چند روز ہی ہوتی ہے۔ اس کی چھال ایک انچ موٹی نیلگوں رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی سخت اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے چھ انچ سے دس انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سبزی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو کہ گول ہوتے ہیں۔ اس کے پھل سیاہ رنگ کے قدرے بھیچے ہوئے ہوتے ہیں جو بیر کی طرح کھائے جاتے ہیں۔ ان پھلوں کے اندر سخت گٹھلی ہوتی ہے۔ جس کے اندر دو خانہ ہوتے ہیں اور ان کے اندر بیج ہوتے ہیں۔ جن کا ذائقہ تازہ حالت میں خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ ہی مغز چرونجی کہلاتے ہیں۔ یہ مغز بادام کی طرح شیریں ہوتے ہیں۔

استعمال و فوائد :- اس درخت کا پھل، مغز، گودہ، بیج، جڑ اور پتے سب دوائیوں میں کام آتے ہیں۔ اس کے پھل کی تاثیر قبض کشا اور ذائقہ شیریں ہے۔ اس کے کھانے سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے۔ اس درخت کی چھال میں سے ایک گوند ٹپکتی ہے۔ جو قابض ہوتی ہے۔ اور اسہال کی شکایت میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔ اسکے بیجوں میں سے ایک تیل نکلتا ہے۔ اس کے تازہ پھل کے گودے کو پتھر پہ پیس کر جلد کے امراض پہ ضماد کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ مہاسوں، گرمی دانوں، اور کھجلی وغیرہ کو بھی آرام دیتا ہے۔ اس کی گوند کو بکری کے دودھ میں جوش دے کر پلانے سے پسلی کے درد کو تسکین ہوتی ہے۔

چنبیلی۔ Plumeria Acuti Folia.

مختلف نام :۔ ہندی میں گلاچین ۔اور چنبیلی کہتے ہیں۔ بنگالی میں گرر چمپا۔ انگریزی میں
پلومیریا ایکوٹی فولیا کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ یہ ایک چھوٹا سا درخت ہے۔ اس کا تنا ٹیڑھا، اور شاخیں موٹی، اور
گھنی ہوتی ہیں۔ اور توڑنے پر ان میں سے ایک سفید رنگ کا لیسدار دودھ نکلتا ہے۔
اس کی چھال سیاہی مائل اور نرم ہوتی ہے۔ لیکن اس میں جا بجا شگاف پڑے ہوئے ہوتے
ہیں۔ اسکی لکڑی نرم اور زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے لمبوترے،
اور دونوں سروں پر نپلے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول خوشبودار اور بڑے بڑے ہوتے ہیں
اس درخت پر پھل نہیں ہوتا۔ اس کے بیج پر دار ہوتے ہیں۔ اس درخت کے پتے۔ چھال۔
رس، ٹہنیاں اور غنچے بطور دوائی استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کی چھال مسہل کے
طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ سوزاک کے لئے اکسیر دوائی ہے۔ اور خارجی طور پر یہی سفوف
آتشک کے زخموں پر چھڑکنے سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس چھال کے استعمال کی اندر
اگر اسہال ضرورت سے زیادہ آنے لگیں تو چھاچھ پینے سے بند ہو جاتے ہیں۔ اس کی
چھال کے سفوف کو اگر گندہ بہروزہ میں ملا کر سخت رسولی پر چپکا دیں یا بطور پلستر لگایا جائے
تو رسولی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اس کا سفید دودھ اگر گٹھیہ کے اورام پر ضماد کیا جائے تو
جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور سوزش میں کمی ہوتی ہے۔ اس کے غنچوں کو پان میں رکھ کر
کھانے سے تپ لرزہ کو شفا ہوتی ہے۔ اور اس کے پھولوں کے رس کو روغن صندل، اور
کافور کے ساتھ رگڑ کر داد اور کھجلی پر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔ اس کے دودھ کو ناریل
میں گھس کر کھجلی پر ضماد کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ جذام کے مریضوں کو اس کی جڑ کا ...
استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ اس کی چھال کا سفوف بقدر ایک چھٹانک لیکر اگر چار سیر

صاف پانی میں بھگو کر چار دن تک دھوپ میں اس طرح رکھا جائے کہ اس دوران میں اسے گاہ بگاہ ہلا دیا جائے تو یہ سوزاک اور قرعہ کے لئے ایک نہایت اعلیٰ دوائی تیار ہے۔ اس کی مقدار ایک چھٹانک دن میں تین یا چار بار پلانا چاہیئے۔ اس دوران میں مریض کو سرد اور دھابدار شربت پینے کو دینے چاہیئے۔ اور نیم گرم پانی سے غسل کرانا چاہیئے۔ آٹھ دس روز کے استعمال سے پرانے سے پرانا قرعہ نابود ہو جاتا ہے۔

خوب کلاں۔ Sisysm Briumirio

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ہندی میں خوب کلاں۔ پنجابی میں خاکسی، نکت رس، جنگلی سرسوں۔ فارسی میں خاک شیر، اور انگریزی میں سائی سم بریم آئی ای او کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ اس کا تنا ایک فٹ اونچا ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ باریک سرسوں کا پودا سا معلوم ہوتا ہے۔ جن علاقوں میں سرسوں پیدا ہوتی ہے۔ اسی موسم میں انہی ویرانوں میں یہ بھی ہوتی ہے۔

فوائد:۔ اس کے بیج دوائی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، خوب کلاں قے لاتی ہے اور بیماری کے بعد استعمال کرانے سے طاقت بخشتی ہے۔ پلٹس بنا کر مقامی طور پر لگانے سے بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ اور دوران خون کو تیز کرتی ہے۔ بخار کے مریضوں کو استعمال کرانے سے بخار کو روکتی ہے۔ اس میں فروری، مارچ میں پھول وپھلیاں لگتی ہیں کھیتوں اور میدانوں میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ دہلی میں بھی عام ہے۔ پھلی نہایت باریک ہوتی ہے۔ جس میں ننھے ننھے بیج ہوتے ہیں۔ بس یہ ہی خوب کلاں کہلاتی ہے۔

خرفہ۔ Portulaca oleracea

مختلف نام:۔ سنسکرت میں لونی کہتے ہیں۔ ہندوستان خرفہ۔ کلفہ اور انگریزی میں،

ور لولاکا اولی رے سیا" کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ ایک چھوٹی سی بوٹی ہے۔ جو ایک فٹ تک بلند ہوتی ہے۔ اسکی گھنی شاخیں ہوتی ہیں۔ اور ان پر ڈیڑھ انچ تک لمبے پتے ہوتے ہیں۔ اس کے زرد رنگ کے پھول زیادہ نمایاں نہیں ہوتے۔ بلکہ پتوں میں ہی چھپے رہتے ہیں۔ اور صرف چند گھنٹے صبح کے وقت ہی کھلتے ہیں۔ کھیتوں میں اس بوٹی کی کاشت ہوتی ہے۔ اور ساگ بنا کر کھایا جاتا ہے۔

استعمال و فوائد :- اس کی ڈنڈی۔ پتے اور بیج کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کے تازہ پتوں کا رس موتی جھارا اور جوشش خون کے دیگر امراض میں مالش کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اگر گرمی کی وجہ سے پیشاب درد اور جلن کے ساتھ ہوتا ہو تو خرفہ کے پتوں کا رس بقدر دو ماشہ یا دن میں دو بار پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ شدید بخار اور سر درد کی حالت میں اس کا رس کنپٹیوں پر لگانے سے مریض کو تسکین ہوتی ہے۔ اس کی تاثیر سرد تر ہے۔ خرفہ کی ڈنڈیاں اور بیج گردہ مثانہ اور پھیپھڑوں کے ان تمام امراض میں جو گرمی یا غلبہ صفرا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اکثر مفید ہوتے ہیں۔ نیز آگ یا گرم پانی کے پڑ جانے سے جلد پر جو آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں۔ ان پر خرفہ کے بیج پیس کر ضماد کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ اس پودے کے تمام اجزا گرمی کے امراض میں تسکین دینے والے پیشاب لانے والے، حیض اور درد کو رفع کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں کا ساگ بنا کر کھلایا جائے تو آنتوں کی خراش کو تسکین دیتے ہیں۔ اس لئے پیچش اور صفراوی اسہال میں مفید ہے۔ شدت بخار میں جہاں ڈاکٹر لوگ برف یا اور ٹھنڈے لوشنوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر خرفہ کی کونپلوں کا رس سر یا پیشانی پر ٹپکایا جائے، تو مریض کو خاطر خواہ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اس کا ساگ امراض جگر کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اس کے بیج آنتوں کے کرم کو ہلاک کرتے ہیں۔ اس کی ڈنڈیوں کا رس جسم پر ملنے سے گرمی دانہ

اور ہاتھ پاؤں کی جلن دور کرتا ہے۔

خطمی۔ Althaea officinalis

مختلف نام :۔ اس کو ہندی میں خطمی، اس کے پھول کو گل خیرو۔ بیجوں کو تخم خطمی اور اس کی جڑوں کو ریشہ خطمی کہتے ہیں۔ انگریزی طب میں یہ الیتھایا آفیسی نے لس کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک سدا بہار روئیں دار پودا ہوتا ہے۔ جس کا تنا دو سے تین فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے دندانہ دار بھنڈی کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ پھول گلابی ہوتے ہیں۔ اور ایک انچ سے دو انچ تک قطر میں ہوتے ہیں اسکی ایک ایک ڈوڈی میں کئی کئی بیج ہوتے ہیں۔

فوائد :۔ اس کے پھول ڈوڈی، پتے، اور جڑ دوائیوں میں کام آتے ہیں۔ یہ زخموں میں پیپ پیدا کرنے والی اور مواد کو پکاتی ہے۔ اس لئے اس کا بطور پلٹس، اور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ اس کے پتے اور پھول تیل میں پیس کر جلے ہوئے مقام پر لگانے سے تسکین ہوتی ہے۔ اس کا جوشاندہ کھانڈ میں ملا کر پینے سے کھانسی اور انتڑیوں اور مثانہ کی خراش دور کرتا ہے۔ اس کا لعاب مرہموں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگر خطمی کو ریزہ ریزہ کاٹ کر سپرٹ میں ڈال دیا جائے تو یہ خود بخود تہ نشین ہو جاتی ہے۔ اور نکالنے پر ایک خشک زرد رنگ کے چمکدار سفوف کی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ اس میں سے جو دانہ دار جوہر برآمد ہوتا ہے۔ یہ انگریزی میں (Althaea Rosea) الیتھیا روزیا ہے۔ اس کے بیج مسکن پیشاب آور اور دافع بخار ہوتے ہیں۔ اس کے پھول عموماً گچھے میں، اور جڑ پیچیش کے علاج میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے پتے اور جڑیں مذکورہ بالا خطمی کی بجائے

بھی نسخوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ گرمی کے اسہال اور پیچش میں ریشہ خطمی کا لعاب ایک نہایت مفید چیز ہے۔ اور بعض اوقات بغیر کسی دوسری دوائی کی مدد کے ان امراض میں شفا بخش ہوتی ہے۔ اس کے بیجوں اور جڑ کا جوشاندہ پھیپھڑوں اور عضلات تناسل کی لعاب دار جھلی کی سوزش کو دور کرتا ہے۔ یہ پودا ہر باغ میں ماہ فروری سے اپریل تک موٹے موٹے گلابی اور سرخ پھولوں سے لدا ہوا نظر آتا ہے۔ اس موسم میں اسکے پھول جمع کرنے چاہئیں۔

Pinus Deodara دیودار۔

مختلف نام :۔ ہندی میں دیودار، پنجابی میں دیار، سنسکرت میں اور بنگالی میں دیودار، انگریزی میں پائنس دیودار۔

کیفیت :۔ دیودار کا درخت سات ہزار فٹ سے دس ہزار فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے سرو کے جیسے لیکن چپٹے، چھتر کی طرح درخت کے چاروں طرف چھتری کی مانند پھیلے ہوئے تنے سے پانچ فٹ کی بلندی پر لگتے ہیں۔ ان پر لکڑی جیسے سبز پھل لٹو جیسے بے شمار لگے رہتے ہیں۔ یہ درخت نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔

فوائد :۔ دیودار کے برادہ کو نہایت باریک کھرل کرکے کھانے سے بادی کا درد دور ہوتا ہے، پسینہ لاتا ہے۔ پیشاب زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اس کی لکڑی کو کشید کرکے اس کا تیل نکالا جاتا ہے، جو کہ اندرونی اور بیرونی طور پر مختلف بیماریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ برادہ دیودار کے ساتھ اگر سونٹھ ملا دی جائے تو اس کے اوصاف بڑھ جاتے ہیں۔ برادہ دیودار کی خوراک کی مقدار ساڑھے تین ماشہ تک روزانہ مناسب ہے۔

Leucas Linifolia ۔ درون پشپی یا گوما

مختلف نام :۔ سنسکرت میں درون پشپی ۔ ہندی میں نام گومایا گما ۔ بنگالی میں درون پھول ہے۔

کیفیت :۔ یہ پودا دو سے تین فٹ تک اونچا ہوتا ہے ۔ پتے دو سے تین انچ تک لمبے اور تقریباً آدھ انچ چوڑے ہوتے ہیں ۔ پھول گول سفید پیالہ نما ہوتا ہے ۔ جو سبز اسفنجی گولے میں یاری جتنا ہوتا ہے ۔ اس میں بہت سے ننھے ننھے پھول ہوتے ہیں ۔

فوائد :۔ اس کا جوشاندہ یا رس بخار ، کھانسی اور مرض یرقان میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کے پھولوں کا رس بطور نسوار استعمال کرنے سے گندہ مواد کثیر مقدار میں خارج ہو کر زکام سر کا بھاری پن ۔ سر درد وغیرہ میں فائدہ ہوتا ہے ۔ مار گزیدہ کو بھی اس کی نسوار استعمال کرائی جاتی ہے ۔ پتوں کو پیس کر خارش اور مار گزیدہ کے زخم پر ضماد کیا جاتا ہے ۔ گوما کی جڑ بقدر دو تولہ یا پھولوں اور پتوں کا جوشاندہ بقدر دو تولہ دینے سے خفیف یا فراغت آجاتا ہے ۔ یہ پودا قبض کشا ہے ۔ نیز بلغم کو پتلا کر کے اس کے اخراج میں مدد دیتا ہے ۔ بچوں کو اس کے پھولوں کا رس پانچ سے پندرہ بوند تک شہد میں ملا کر چٹایا جاتا ہے ۔ جس سے کھانسی زکام وغیرہ میں کافی فائدہ ہوتا ہے ۔

Ber Beris Aris Tata ۔ دارو ہلدی یا رسونت کی جھاڑ

مختلف نام :۔ ہندی میں چترا ، داریلا یا کشمل ۔ پنجابی میں کشملو یا چترا ۔ نیپالی میں چترا ، اور ایرانی میں زرشک ناموں سے مشہور ہے ۔ انگریزی میں بربیس ایرس ٹیٹا کہتے ہیں ۔

کیفیت :۔ زرشک یا رسوت ہندوستان میں ایک گھریلو دوائی ہے ۔ جو آیورویدک یونانی اور انگریزی اطبا کے روزانہ کی چیز ہے ۔ دراصل یہ ہندوستان کی مفید ترین ادویات میں سے ایک ہے ۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور مختلف علاقوں میں ان کے مختلف ہی نام

ہوتے ہیں۔ اس کے تنے اور جڑوں میں ایک زرد رنگ کا جوہر ہوتا ہے۔ جو طبی لحاظ سے
بہت مفید ہے۔ جس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ تنے اور جڑ کی لکڑیوں کو چھوٹی چھوٹی کاٹ
کر اور قدرے کوٹ کر پیسے کے ایک بڑے کڑھاؤ میں ڈال کر اوپر پانی ڈال دیں۔ اور نیچے
لگاتار دھیمی آگ جلا دیں، تاوقتیکہ لکڑیوں میں سے تمام رنگ نہ نکل آوے۔ اور وہ
لکڑیاں بالکل سفید رنگ کی نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد لکڑیوں کو باہر پھینک دیا جاتا ہے۔
اور پانی کو اور زیادہ جوش دیں۔ یہاں تک کہ وہ لیٹی کی طرح گاڑھا ہو جائے۔ اس کے
بعد سب کو پتوں پر ڈال کر خشک کر لیں۔ یہی رسونت ہے، جو بازاروں میں فروخت
ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس لکڑی کو خشک کوٹ کر بھی زرد رنگ علیحدہ بھی نکالا جاتا ہے

فوائد: ہندوستان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو گا کہ جس گھر میں رسونت بطور گھریلو دوا
کے موجود یا استعمال نہ ہوتی ہو۔ بچوں کو بطور مسہل اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ گرمی، شدت
پیاس، اور گرمی کی قے وغیرہ کی شکایت میں رسونت رگڑ کر پلائی جاتی ہے۔ درد ہے،
یعنی ککروں وغیرہ کی شکایت میں آنکھوں پر رسونت کا لیپ کیا جاتا ہے۔ اہل مغرب نے
رسونت کی لکڑی میں سے ایک کھار برآمد کیا ہے۔ جس کا نام بربرین Berberine
ہے۔ یہ رسونت کی لکڑی سے تقریباً اڑھائی فیصدی کی مقدار میں حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایک
نہایت کڑوا زرد رنگ کا جوہر ہوتا ہے۔ بربرین اگر مریض کو کھلا دی جائے، تو چند
گھنٹے بعد پیشاب کا رنگ، زرد ہو جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہایت تیزی سے
حل ہوتی ہے۔ اور مثانہ کے راستے جسم سے خارج ہوتی ہے۔ بربرین میں زہر بھی ہوتا
ہے۔ اس لئے یہ لاہور سور (اورنگ زیب پھوڑا)، کو مفید ثابت ہوتی ہے۔ معدہ کو ترم
کرتی ہے۔ رسونت مصفی خون اور دافع بخار بھی ہے۔

رسونت ملیریا بخار میں مدت سے استعمال کی جا رہی ہے۔ یہ پیاس کو بجھاتا، اور
متلی کو روکتا ہے۔ اس کی تاثیر سرد اور خشک ہے۔ اس کی تھوڑی خوراک قبض پیدا کرتی

ہے۔ لیکن زیادہ خوراک میں یہ مسہل کا کام دیتی ہے۔ جوشاندہ بنا کر استعمال کرانے سے یہ سرسام اور گرمی کے بخاروں کو مفید ہے۔

امراض چشم اور بخار کے لئے رسونت بہت مفید ہے۔ بخار کے مریض کو تقریباً نصف ڈرام پانی میں گھول کر پلانے سے ہاضمہ کو قوت بخشتی ہے۔ اور بھوک پیدا کرتی ہے۔ اس کے دوران استعمال میں پسینہ بہت آتا ہے۔ نوبتی بخاروں میں صرف رسونت کے استعمال سے تین دن کے اندر بخار رک جاتا ہے۔ اور روزانہ بخاروں میں تو یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور دوران بخار میں بھی اس کا استعمال دردسر اور قبض کو مفید ہے۔ رسونت کو مکھن میں رگڑ کر کھانے سے خونی بواسیر کو آرام ہوتا ہے۔ اور ایک ڈرام رسونت چار اونس پانی میں گھول کر اگر بواسیر کے مسوں کو دھویا جائے، تو چند دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ کافور اور مکھن میں رسونت کی مرہم بنا کر چہرے پر لگانے سے کیل اور پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ رسونت افیون کی بد عادت چھڑانے میں بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ شدید آشوب چشم میں جبکہ سرخی اور سوزش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو پانی میں رسونت ملا کر افیون اور پھٹکری کی آمیزش کر کے آنکھیں دھونے سے جلد آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا پھل جو خوبصورت اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے، کھانے کے کام آتا ہے۔

Euphorbia - دودھی

یہ بوٹی ہندوستان کے تقریباً تمام گرم علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ جو کھانسی نزلہ اور دمہ کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بڑی اور دوسری چھوٹی۔ یہ ایک سدا بہار گھنی روئیں دار چھوٹی سی بوٹی ہوتی ہے۔ جس کی ٹہنیاں چار انچ سے بارہ انچ تک لمبی جڑ سے پیدا ہو کر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ اس کے پتے ½ انچ لمبے، گول شکل کے ہوتے ہیں، اور ان پر چھوٹے چھوٹے دندانے ہوتے ہیں۔ اس کے نہایت

باریک پھول تمام سال رہتے ہیں۔ اس پودے کا ہر ایک حصہ تانبہ کے رنگ کا ہوتا ہے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر مریض کو اس کا سفوف یا اس کے پتوں کا رس شراب میں ڈال کر پلانے سے زہر زائل ہو کر شفا ہوتی ہے۔ یہ ہی رس خارجی طور پر زخم کے مقام پر بھی ٹپکانا مفید ہے۔ زخم بہت شفایاب ہوتے ہیں۔

دھتورہ

یہ ہندوستان کا ایک خودرو پودا ہے۔ اور دو قسم کا ہوتا ہے۔ دھتورہ سیاہ، اور دھتورہ سفید ہے۔

فوائد:۔ ویدک طب میں اس کا استعمال زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ اکثر لوگ اسے نشہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور وید لوگ قے اور مقوی معدہ دوائیوں میں استعمال کراتے ہیں۔ اس کے بیجوں کو دمہ کے لئے چلم میں رکھ کر پلاتے ہیں۔ انگریزی طب میں اس کا استعمال دمہ اور کالی کھانسی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ نیز اس کے پتوں سے بنے ہوئے سگریٹ بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ جو دمہ کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ ہندوستان میں اس کی اس قدر کثرت سے پیداوار ہے لیکن پھر بھی اس کے مرکبات اور کھار از قسم "ہایوسائین" Hyos cine اور "ہایوسائین" Hyoscyamine۔ ممالک غیر سے منگوائے جاتے ہیں۔ گو اس میں کھار کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن اس کی پیداوار اس کثرت سے ہوتی ہے کہ اس کی کھار تیار کر کے منافع اٹھایا جا سکتا ہے۔ خاص کر اس کے ٹنکچر اور دیگر مرکبات ممالک غیر سے منگانے کے لئے محض ہماری نادانی ہے۔ دھتورہ کے پتوں کا ضماد جلد کو تھوڑی دیر کے لئے جلد کو بے حس کر دیتا ہے۔ اس لئے مقامی درموں میں افیون ملا کر اس کے پتے کو کچل کر لگانا مفید ہے۔ تل کے تیل میں دھتورے کے پتے پیس کر ملا کر اور آگ پر جلا کر تیل کو چھان لیں، دردوں میں اس تیل کی مالش بہت مفید ہے۔

رائی - Brassicanigra

کیفیت :- یہ ہندوستان کا ایک مشہور پودا ہے. جو دراصل سرسوں کی ہی ایک قسم ہے اس کے بیج دوائی کے طور پر بہت کارآمد ہوتے کارآمد ہوتے ہیں. زیادہ تر پلٹیش بنانے کے کام آتے ہیں. جو جلد کو سرخ کر دیتا اور آبلہ ڈال دیتا ہے۔ اعصابی دردوں اور گھٹیہ کی سوزش میں بھی یہ پلیسٹر نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ رائی کا آٹا پانی میں گھول کر پلانے سو فوراً بغیر کسی تکلیف کے قے ہو جاتی ہے۔ رائی کے بیج میں کر اگر مناسب مقدار میں مصالح کے طور پر استعمال کئے جائیں، تو ہاضمہ میں مدد دیتے ہیں۔ اگر ثابت نگل لئے جائیں، تو مسہل کا کام کرتے ہیں۔ یہ مسہل عموماً بدہضمی کے مریضوں کو یا ایسے اشخاص کو استعمال کرائے جاتے ہیں جن کی انتڑیاں نہایت سستی سے اپنا فعل سرانجام نہیں دیتی ہیں۔ خالص رائی کا تازہ تیل مالش کی حالت میں محرک خون ہے. جو خارش کھجلی اور فالج وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ اس کا پھایا حلق میں لگانے سے حلق کی خراش کو دور کرتا ہے۔ اور دس دس بوند کی مقدار میں پینے سے جمے ہوئے خون اور پرانے اعصابی گھٹیہ کو دور کرتا ہے۔ یہ تیل زکام کی حالت میں پاؤں پر اور ناک کے بانسے پر ملنے سے زکام کو شفا دیتا ہے۔ بچوں کی شدید کھانسی اور نزلہ کی حالت میں چھاتی پر اس تیل کی مالش کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ حلق کے تمام امراض میں اس کا پھایہ تر کر کے لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ رائی کے بیجوں کا سفوف اچاروں میں پڑتا اور گاجر کی کانجی تیار کرتا ہے۔

ریٹھا - Sapindus Trifoltatus

اس کا درخت بلند ہوتا ہے۔ اس کی چھال نیلگوں ہوتی ہے. جس سے پنجابی عورتیں دانت صاف کرتی ہیں۔ اس درخت کا پھل دوائیوں میں کام آتا ہے۔ اور اس سے

کپڑے بھی صاف کئے جاتے ہیں۔ پانی میں اس پھل کے چھلکے ملنے سے صابن جیسا جھاگ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کی تاثیر گرم خشک ہے۔ اور یہ مقوی بھی ہے۔ شراب یا شربت میں ریٹھہ کا ایک رتی سفوف ملا کر پلانے سے درد قولنج دور ہو جاتا ہے۔ قریباً دو رتی ریٹھہ پانی میں رگڑ کر اور اس کے جھاگ نکال کر چھان لیں، اور مار گزیدہ یا ہیضہ اور اسہال کے مریض کو پلا دیں تو فوراً آرام ہوتا ہے۔ بیہوشی اور غشی کے دورے ہوتے ہوں تو تقریباً ایک رتی سفوف مریض کی ناک میں چڑھا کر پھونک دیں، شفا ہو گی۔ مالیخولیا اور بادگولہ کے مریضوں کو اس کا بخور بہت مفید ہے۔ کنٹھ مالا کے ورموں اور سانپ کے کاٹے پر ریٹھہ سرکہ میں رگڑ کر لگانا مفید ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف اندرونی طور پر استعمال کرانے سے سینے کے بلغم کھانسی کے ذریعہ باہر آ جاتا ہے۔ اس کی گٹھلی کا سفوف کا شیاف بنا کر رحم میں رکھنے سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ قلت حیض کی شکایت بھی رفع ہوتی ہے دمہ کی حالت میں یہ سفوف کھلانے سے پھیپھڑوں کی بلغم کو خارج کر کے مریض کو تسکین دیتا ہے۔ خارجی طور پر ریٹھہ کو رگڑ کر کیلوں اور مہاسوں پر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔ ریٹھے کی انسوار دمہ۔ مرگی اور بادگولہ میں مفید ہے۔ ریٹھے کے مغز میں سے جو تیل نکلتا ہے وہ میٹھا اور مقوی ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر بادام روغن کی سی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ایک ریٹھے کی تاثیر سے ہی پوری واقفیت حاصل کر لے تو انسانی جسم کی تمام بیماریوں کا علاج بخوبی کر سکتا ہے۔ یہ نہایت ہی عام سستا اور سہل الحصول پھل ہے، جو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔

سوم لتا یعنی سوم کلپ۔ Ephedra vulgaris

یہ ویدک زمانہ کی مشہور بوٹی ہے۔ جس سے سوم رس تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بلوچستان میں اس کو ڈمال کہتے ہیں۔ یوروپ والے افرادین نامی دوا

اس بوٹی سے تیار کرتے ہیں۔ جو دمہ اور پرانی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ یہ بوٹی پتلے ڈنٹھل والی مفید اور موٹے ڈنٹھل والی کم مفید ہوتی ہے۔ کشمیر میں اسکو آسمانی بوٹی کہتے ہیں۔ یہ بوٹی ایک چھوٹی سی سخت جھاڑی کی شکل میں پیدا ہوتی ہے جس کی اونچائی ایک سے دو فٹ تک ہوتی ہے۔ جو زمین سے کم و بیش ایک فٹ اوپر نکل کر باریک باریک سینکوں کے ایک گچھے کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ اہل مغرب نے اس بوٹی سے ایک جوہر نکالا ہے۔ جس کا نام ایفیڈرین رکھا گیا ہے۔ اس جوہر کی ایجاد سے ادویاتی کھاروں میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ دمہ اور دل کی مختلف امراض کے علاج میں اس جوہر کا استعمال ایسا مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ اس کی طبی وقعت بڑھ گئی ہے چنانچہ آج کل بازار میں ایک پونڈ ایفیڈرین چھ سو روپیہ سے کم نہیں ملتا۔ پرانے رشی اس بوٹی سے سوم رس تیار کیا کرتے ہیں کہ جس سے روح کو سرور ملتا تھا۔ اور عمر دراز ہوتی تھی۔ جسم مضبوط تندرست اور خوبصورت ہو جاتا تھا۔ یہ بوٹی لانا بوٹی کی طرح بہت سی شاخوں والی جھنڈیاں جھاڑی کی طرح ہوتی ہے۔

Cassia Augusti Folia - سناء

سناء کا استعمال بطور ایک ملین اور مسہل کے عرصہ سے یونانی طب میں جاری ہے انگریزی طب میں بھی اس کے مرکبات کثیر مقدار میں مستعمل ہیں۔ اس سے کیتھارٹک ایسڈ Cathartic Acid ایموڈین اور کری سوفنک ایسڈ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو دافع قبض کی نہایت مفید دوا ہے۔ سناء کی کاشت اور تجارت نہایت فائدہ مند کام ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اس کی پیداوار کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ سناء کیونکہ پہلے عرب کے شہر مکہ سے آئی تھی۔ اس لئے یہ سناء مکی کہلاتی تھی۔ لیکن کیونکہ اب یہ ہندوستان میں پیدا ہونے لگ گئی ہے۔ اس لئے سناء

ہندی کہلا سکتی ہے۔ احاطہ مدراس میں مدورا۔ اور ترچناپلی کے اضلاع میں اور نیز احاطہ بمبئی کے بعض اضلاع میں کاشت کی گئی ہے عربی سنا کی نسبت تناولی کی سنا زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

ستیاناسی۔ Argemone Mexicana

یہ پودا پہلے پہل امریکہ میں پیدا ہوتا تھا، جو کہ اب ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں پر سفید رنگ کے کانٹے ہوتے ہیں۔ اور شوخ پیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ اس کا پھل چوکور پیالہ نما ہوتا ہے۔ جس میں بارود جیسے ننھے سیاہ دانے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ پودا ہر موسم میں ملتا ہے۔ اور زمین سے تقریباً ڈیڑھ دو فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس میں سے زردی مائل دودھ نکلتا۔ جو آتشک۔ استسقا۔ برص۔ یرقان، اور جلدی امراض میں استعمال ہوتا ہے۔ خارجی طور پر پرانے ناسوروں پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے بیجوں میں سے ایک زرد رنگ کا تیل نکلتا ہے۔ جو عموماً چراغوں میں جلانے اور ناسوروں اور دنبل پہ لگانے کے کام آتا ہے۔ اور یہ تیل مسہل کا کام دیتا ہے۔ اس کے بیجوں میں نشہ ہوتا ہے۔ اس کا تازہ تیل زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اسکے بیج اور تیل کھانسی اور دمہ کے واسطے مفید ہیں۔ روغن جمال گوٹہ کے مقابلے میں یہ تیل کم مضر اور زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اس کا تیل دودھ میں ملا کر مریض آتشک کو استعمال کرایا جاتا ہے اور گھی میں ملا کر سوزاک کے علاج میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز آنتوں کے کرموں کو خارج کرنے کے لئے بھی یہ تیل مفید ہے۔ اس کے بیجوں کا دھواں داڑھ کے درد کے لئے مفید ہے۔ اگر ستیاناسی کے پتوں کا رس بقدر ایک تولہ نہار منہ صبح کے وقت پی لیا جائے، تو چالیس روز میں جذام دور ہو جاتا ہے۔ یہ رس پرانے بخار ملیریا کے علاج میں بھی مفید ہے۔ ملیریا کے جراثیموں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

Anona Spuamosa - شریفہ یعنی سیتا پھل

یہ درخت پہلے پہل جزائرِ غرب الہند سے لایا گیا تھا۔ جس کی کاشت اب تمام ہندوستان میں کی جاتی ہے۔ اور دکن کے جنگلات میں خودرو بھی ہوتا ہے۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ تنا بالکل صاف، چھال پتلی اور نیلگوں رنگ کی ہوتی ہے۔ لکڑی بہت نرم، اور سفیدی مائل نیلگوں ہوتی ہے۔ اس کے پتے دو یا تین انچ لمبے اور ایک ڈیڑھ انچ چوڑے اور لمبوترے ہوتے ہیں۔ اس کا کچا اور پکا پھل، پتے۔ بیج اور جڑیں ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ پکا ہوا شریفہ طبی لحاظ سے مواد کو پکانے والا سمجھا جاتا ہے۔ اور پتھر پر پیس کر اور نمک ملا کر اگر خبیث گلٹیوں اور ورموں پر لگایا جائے، تو جلدی مواد کو پکا کر خارج کر دیتا ہے۔ اس کے بیجوں میں ایک تیزاب ہوتا ہے۔ جس سے کیڑے مکوڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کچے پھلوں کو خشک کر کے سفوف کی شکل میں بیج میں ملا کر زمین پر بکھیرنے سے حشرات الارض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کی جڑ ایک تیز مسہل کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اور شدید تحیش کی حالت میں کبھی کبھی اس کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ریڑھ کے نقائص اور طبیعت کی غمگینی کی حالت میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا بیج اگر گھس کر آنکھ میں لگایا جائے، تو آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔ اس کے پتوں کو نمک میں پیس کر بلٹس، یا پلستر کے طور پر گلٹیوں اور پھوڑوں پر باندھنے سے مواد جلدی پکتا اور خارج ہو جاتا ہے

Asparagus racemosus - ستاور

یہ ایک کانٹے دار بیل ہوتی ہے جس کی تنا اور شاخیں پتلی کمزور اور نازک ہوتی ہیں۔ کانٹے تیز لیکن آگے سے کڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے سوئے کے پتوں کی طرح چھوٹے چھوٹے گچھے دار، گلہری کی دُم کی طرح بیل کے چاروں طرف ہوتے ہیں۔ اس بیل کی جڑ میں سے

کئی لمبے اور سفید کندے ہوتے ہیں۔ یہی کند یا جڑیں بازار میں شتاور کے نام بکتی ہیں۔ شتاور کے پھل چھوٹے چھوٹے گول اور پیلو کے پھل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ شتاور مقوی باہ رسائن اور وریہ کو گاڑھا کرتی ہے۔ نیز رحم کو تقویت پہنچاتی ہے۔ شتاور کی جڑ کا جوشاندہ یا سفوف بقدر تین سے چھ ماشہ تک دینے سے صفرادی اور خونی اسہال جریان منی۔ اور جریان الرحم، تقطیر البول میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ یہ آیورویدک کی قیمتی ادویات میں سے ایک ہے۔

شنکھاولی یا شنکھ پشپی۔ Canscora Decussata.

یہ بوٹی زمین پر بچھی رہتی ہے۔ اور اس کی شاخیں اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ پھول سفید موتیا رنگ کے کٹورا نما، ان پھولوں کی وجہ سے شنکھاہولی کو دور سے ہی پہچانا جا سکتا ہے پتے جو کہ ہلکے سبز رنگ کے ہوتے ہیں لمبے اور خشک سے خذ میں جو یا چاول جتنے اور بیل ڈیڑھ دو بالشت لمبی، شاخ کی شکل میں زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اس کا تازہ رس مالیخولیہ، کمزوری اعصاب مرگی اور خنازیر میں دو سے تین تولہ کی مقدار میں باقاعدہ لگاتار استعمال کرنے سے ان امراض میں فائدہ بخشتا ہے۔ وکیلوں، ماسٹروں، منصفوں اور دیگر دماغی کام کرنیوالے اشخاص کو یہی کے ساتھ اس کو بھی موسم گرما میں سردائی کی طرح گھوٹ کر اور موسم سرما میں اس کے سفوف کو ہمراہ دودھ استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ قوت یادداشت کو بڑھاتی ہے۔ نیز مقوی باہ ہے۔

عشبہ سیاہ۔ Ichno Carpus

مختلف نام:۔ سنسکرت میں کرشن ساریوا۔ ہندی میں کالی سر۔ کالا عشبہ۔ بنگالی میں شیامالتا۔

کیفیت :- یہ موٹی بیل بڑی لمبی اور مضبوط ہوتی ہے۔ جو عام طور پر درختوں پہ چڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس بیل کے تنے اور جڑ کی چھال نہایت سخت اور سیاہی مائل ہوتی ہے اس میں کسی قسم کی بُو نہیں ہوتی۔ پتے چوڑے اور گنجان، پھول سفید اور گچھے دار، جڑ سیاہ سخت اور موٹی ہوتی ہے۔ بازار میں جو عشبہ گھچیوں کی شکل میں ملتا ہے وہ دساور سے آتا ہے۔ جو کہ دراصل امریکہ میں پیدا شدہ ایک اور بیل کی جڑ ہے۔ جس کا نام "سمائیلیکس فیشلی" ہے۔ اور سارپوا یا عشبہ کے نام پہ کہیں کہیں درخت بڑھ کی داڑھی بھی فروخت کی جارہی ہے۔ لیکن توڑ کر دیکھنے اور رنگ وغیرہ سے آسانی سے ہر دو میں تمیز کی جاسکتی ہے۔

فوائد :- اننت مول یا عشبہ ہندی کی طرح یہ پودا بھی پیشاب آور مصفیٰ خون، اور پسینہ آور ہے۔ ایک سے ڈیڑھ تولہ تک اس کی جڑ کا جوشاندہ امراض جلد میں نافع ہے۔ نیز دافع بخار ہے۔

عشبہ ہندی یعنی اننت مول

Hemidesmus Indicus

مختلف نام :- سنسکرت میں اننت مول۔ یا سرپوا۔ ہندی میں گرپوا اننت مول، ایرانی میں عشبہ ہندی کہتے ہیں۔ عشبہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ عشبہ سیاہ غیر ملکوں سے آتا ہے ہندوستان میں بہت کم ہوتا ہے۔ دوسری قسم عشبہ سفید کہلاتی ہے۔ اور اس کو اننت مول یا عشبہ ہندی کہتے ہیں۔ اور اس کی جڑوں کو سارسپریلا کہتے ہیں، جو کہ ہندوستان کی ہر پہاڑ کی وادی میں ملتا ہے۔

فوائد :- اس کے وہی ہیں، جو عشبہ سیاہ کے ہیں۔

Blumia Balsami Fera

گگروندہ یعنی گگڑ چھنڈی

مختلف نام :۔ سنسکرت میں گگندر، ہندی نام گگروندہ۔ پنجابی نام گگڑ چھنڈی، بنگالی کوکر سوکا۔

کیفیت :۔ اس کا پودا تلسی کے پودے کے برابر بلکہ کچھ چھوٹا ہوتا ہے۔ پتے اس کے کاسنی کے پتوں جیسے سفید روئیں دار ہوتے ہیں۔ پھول پیلے رنگ کے چاندی کی دونی جتنے بڑے پنکھڑی دار ہوتے ہیں۔

فوائد :۔ اس کے پتوں کے رس میں برادہ فولاد بھگو کر دھوپ میں رکھ دیں، تو فولاد چونے کی طرح بھُربھُرا ہو جاتا ہے۔ یعنی رس فولاد کو کھا جاتا ہے۔ اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے پتوں کو گرم کر کے بواسیر کے مسوں پر لگانے سے تسکین ہوتی ہے۔ اور مسے مرجھا جاتے ہیں اسکے پتوں کا رس پینے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ مقعد میں اس رس کو ٹپکانے سے مقعد کے کیڑے یعنی چُننے مر جاتے ہیں۔ اسکے تازہ پتوں پر گھی چپڑ کر اور گرم کر کے ہر روز رسولی پر باندھنے سے رسولی تحلیل ہو جاتی ہے۔ نہ پکتی ہے اور نہ زخم پڑتا ہے۔ پھوڑوں پر باندھنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ بدوں کو پکانے میں بھی یہ کام دیتا ہے۔ چار ماشہ کالی مرچ، اور سالم پودا گگروندہ اچھی طرح پانی ملا کر رگڑ کر اور چھان کر روزانہ پینے سے خونی، اور بادی بواسیر کا نام نشان نہیں رہتا۔ اسکی جڑ کو پیس کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں

یہ تین گولیاں کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا رس دکھتی آنکھوں میں بار بار ٹپکانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ یہ بہت مفید بوٹی ہے۔

Bauhinia varigata - کچنار

مختلف نام: سنسکرت میں کانچلار یا کوبدار۔ ہندی اور پنجابی میں کچنار، بنگالی میں رکت کانچنار۔ اور مرہٹی میں کانچنار کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ اس کا درخت درمیانے قد کا ہوتا ہے۔ اس کی چھال خاکستری رنگ کی اور چکنی ہوتی ہے۔ اس کا ہر ایک پتہ دو بیضوی شکل کی پتیوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ کچنار کے پھول مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ اس کی پھلی سیدھی چپٹی ہوتی ہے۔

فوائد:۔ اس کا چھلکا، جڑ، غنچے اور گوند دوائیوں میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کی تاثیر سرد خشک اور ذائقہ ترشی مائل پھیکا اور تیز ہوتا ہے۔ پھوڑے پھنسی کے علاج میں، نیز کانچ نکلنے کی حالت میں برص اور کنٹھ مالا میں خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کچنار کی چھال کا جوشاندہ سونٹھ ملا کر پلانے سے کنٹھ مالا اور ہر ایک قسم کے فساد خون اور برص کو آرام ہوتا ہے۔ اسہال اور پیچش میں بھی مفید ہے۔ اس کے غنچوں کا جوشاندہ کھانسی۔ خونی بواسیر اور سیلان الرحم میں کو شافی ہوتا ہے۔ کچنار کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ نفخ اور موٹاپا دور کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ کچنار کے تازہ پتے کوٹ کر ٹکیہ کی شکل میں تیار روز آنکھوں

پر باندھنے سے شفا ہوتی ہے۔ کچنار کے پتے بیڑی بنانے میں بھی بعض اوقات استعمال ہوتے ہیں۔ کچنار کی گوند بواسیر اور پیچش کے علاج میں بہت مفید ہوتا ہے۔ اسکے بیجوں سے ایک تیل نکلتا ہے۔ جو ضعف معدہ اور اپھارہ اور آنتوں کے کرم دور کرتا ہے۔

Curcuma Zedoaria کچور۔

کیفیت :۔ اس کی جڑ بڑی اور لمبوتری ہوتی ہے۔ اور اس پر کئی گانٹھیں ہوتی ہیں۔ اس کے پتے ایک فٹ سے دو فٹ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس کے خوشے تقریباً ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے ہیں۔ ان کی رنگت سبز ہوتی ہے۔ لیکن اکثر ان میں سرخ چتیاں ہوتی ہیں اس کے بیج لمبے اور سفید اور باریک ہوتے ہیں۔

فوائد :۔ کچور کی تازہ جڑ سرد اور پیشاب آور ہوتی ہے۔ جو جریان الرحم اور سوزاک کے علاج میں اکثر مفید ہے۔ اور مصفی خون بھی ہے۔ اس کے پتوں کا رس استسقا میں دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی کی تاثیر دافع بلغم ہوتی ہے۔ اس کو مقوی معدہ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مقامی طور پر زخموں اور موچ وغیرہ آجانے پر بھی لگایا جاتا ہے۔ اس کی جڑ کو منہ میں رکھ کر چبانے سے منہ کا لعاب درست ہو جاتا ہے۔ اور بد بو دور ہوتی ہے۔

Acacia Catechu درخت کھیر۔

مختلف نام ۔ سنسکرت میں کھدرا۔ بنگالی میں کھیر گاچھ۔ ہندی میں کھیر کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ درخت میانے قد کا ہوتا ہے۔ درخت پر کثیر تعداد میں چھوٹے چھوٹے اور مڑے ہوئے کانٹے ہوتے ہیں۔ پتے ببول کی طرح آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ پھلی پتلی سیاہ صاف اور لمبی جس میں پانچ چھ بیج ہوتے ہیں اس کا پھل، پھول۔ چھال

وغیرہ سب اجزا ذائقہ میں کسیلے ہوتے ہیں۔ اس درخت کی اندرونی چھال کو پانی میں اُبال کر پانی کو چھان کر اور پھر اس پانی کو دھیمی دھیمی آگ پر خشک کرکے کتھہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جو کہ پان کے پتوں پر لگا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کہ مصفی خون ہوتا ہے۔ کیکر اور کتھہ امراض جذام کے استعمال میں مفید ہے۔ کھانسی منہ کے چھالوں اور امراض گلو میں نہایت مفید ہے۔ کتھہ کی ٹکچر بھی بنائی جاتی ہے۔ اسہال، پیچش میں نیز مسوڑوں میں سے خون بہنے یا گلے کی خرابی میں سوزاک اور جریان الرحم میں کتھہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مفید ہے۔ زخموں پر چھڑکنے سے زخموں کو جلد مندمل کر دیتا ہے۔

کنیر۔ oleander

یہ ایک عام درخت ہے۔ جو ہندوستان کے میدانوں میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس درخت کے ہر حصہ میں سفید دودھ ہوتا ہے۔ اس کے پھل گول اور سبز ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر مٹیالے رنگ کی گھٹلی ہوتی ہے۔ اور اس میں زرد رنگ کے دو بیج ہوتے ہیں۔ یہ بیج سم قاتل ہوتے ہیں۔ اس کے بیج کیونکہ زہریلے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی دوا میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کی ٹکچر جلد کے امراض اور سوزش کے

مقامی علاج کے لئے البتہ استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی جڑ کو پانی میں رگڑ کر آتشک کے زخموں پر لگانے سے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کے نرم پتوں کا تازہ رس آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھ سے پانی بہنا بند ہو جاتا ہے۔

Camphor کافور۔

اس کا پودا زیادہ چین میں پیدا ہوتا ہے اس کے بیجوں سے ایک تیل نکلتا ہے جس سے کافور بنایا جاتا ہے۔ اس کی مانگ ہندوستان میں بہت زیادہ ہے۔ تقریباً چھ لاکھ روپیہ کا کافور تو ہر سال چین سے ہی ہندوستان میں آتا ہے۔ یہ اصلی پودا جس سے کافور نکالا جاتا ہے، ہندوستان میں پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کی بجائے اس قسم کے کئی ایسے پودے ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں جن سے خاص مقدار میں کافور برآمد کیا جا سکتا ہے۔

Blumea Densi Flora بلومیا ڈینسی فلورا ایک گھنی جھاڑی ہوتی ہے۔ جو آسام اور چٹا گانگ وغیرہ کی پہاڑیوں پر عام پائی جاتی ہے۔ اور بلومیا بالسمی فرا" برما میں پیدا ہوتی ہے۔ برما میں یہ بوٹی اس کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ یہ اکیلی نصف دنیا کی کافور کی مانگ کو پورا کر سکتا ہے۔ وہاں کے جنگلوں میں جن مقامات پر درختوں کی کٹائی کی جاتی ہے وہاں یہ خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نہایت کثرت سے اگتی ہے۔ بمبئی کے گرد و نواح میں بھی ایک پودا ملتا ہے کہ جس سے کافور نکالا جاتا ہے۔ ہندوستان کے دیگر مقامات پر بھی کئی ایسے پودے پائے جاتے ہیں، کہ جن سے کافور کی تیز بو آتی ہے۔ پنجاب اور یوپی میں پیلے پھول والا ککر ونده عام ملتا ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستان غفلت میں ہے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی کافور تیار نہیں کرتا۔

اس کا درخت بالکل شیشم کے درخت کے ہم شکل ہوتا ہے۔ پتے، چھال سب شیشم کے ہم شکل ہوتے ہیں۔ البتہ پتے کچھ بڑے ضرور ہوتے ہیں۔ پتوں کو مَسل کر سونگھنے سے کافور

جیسی خوشبو آتی ہے اور چبانے سے کافور کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ لاہور میں لارنس گارڈن میں چڑیا گھر سے منٹگمری ہال کی طرف جو سڑک جاتی ہے، پہاڑی کے بالمقابل سڑک کے بائیں طرف ایک نہایت تناور کافور کا درخت کھڑا ہے اور اس باغ میں منٹگمری ہال کے بالمقابل لب سڑک چیڑ کے درختوں کے ساتھ دو کافور کے درخت کھڑے ہیں، جو کہ چھوٹی عمر کے ہیں، جن کو دیکھ کر شیشم کے درخت کا گمان ہوتا ہے۔ ہندوستان میں جن علاقوں میں شیشم کے درخت پیدا ہوتے ہیں، ان تمام علاقوں میں کافور کا درخت لگ سکتا ہے۔ اگر ہندوستان کے زمیندار اپنے کھیتوں اور باغوں میں کافور کے درخت لگائیں، تو اس سے خوب روپیہ کما سکتے ہیں۔ اس کے ہر حصے میں کافور ہوتا ہے۔ کافور کے درخت کی لکڑی سے نہایت مضبوط بنتے ہیں۔ اور ان میں رکھے ہوئے کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا، کپڑے خوشبودار ہوجاتے ہیں اس درخت سے نکالا ہوا کافور مفرح ہے۔ دل اور دماغ کی گرمی دور کر کے قوت دیتا ہے اسہال، سل۔ اور تپ دق میں کافور کا اندرونی استعمال بہت مفید ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں کو مندمل کرتا ہے، صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے۔ تشنگی اور پیشاب کی سوزش مٹاتا ہے۔ ہیضہ اور امراض معدہ میں بہت مفید ہے۔

Leea Hirta ۔ کاک جنگھا

یہ پودا فٹ دو فٹ ہی لمبا ہوتا ہے۔ جس طرح کوے کے پاؤں یعنی جانگیں خم کھائی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس بوٹی کی ہر شاخ میں خم ہوتا ہے۔ اور خم کے مقام پر گانٹھ ہوتی ہے۔ کہ جس کو توڑنے پر سفید گودا سا نکلتا ہے۔ اور تقریباً ہر زبان میں اس بوٹی کا یہ ہی نام ہے۔ اس کی شاخ کی گانٹھ میں موسم برسات میں کیڑا نکلتا ہے۔ خون صفراوی زہر بدہضمی، کھجلی، بہرہ پن، پیٹ کے کیڑے نکالتا اور زخم بھرتا ہے۔ اس کی جڑ کو چاولوں کے پانی کے ساتھ رگڑ کر پلانے سے عورتوں کو سفید پانی خارج ہونا یعنی سیلان الرحم دور

ہوتا ہے۔ نیز اس کی جڑ کے رس میں سفوف نودھ اور شہد ملا کر پلانے سے بھی مرض سیلان الرحم سے نجات ملتی ہے۔ اس کی گانٹھ کا گودا کھلانے سے نمونیہ کو آرام ہوتا ہے۔ اس بوٹی کی شاخیں اندر سے کھوکھلی ہوتی ہیں۔ جن میں سفید نرم گودا سا ہوتا ہے۔ خوراک چار ماشہ سے نو ماشہ تک ہے۔

کیتھ۔ Feronia Elephantum

یہ قدآور درخت ہوتا ہے۔ اس کے تنے اور شاخوں پہ موٹے اور لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔ پتے کیکر کے پتوں کے مشابہ اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھول سرخ یا سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ اس کے پکے پھل کا چھلکا سخت اور سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اندر سے سفید گودا نکلتا ہے۔ جو ذائقہ میں کھٹا ہوتا ہے۔ اگر گودے کو ہاتھ میں ملیں تو وہ دہی کی طرح بن جاتا ہے۔ کچے پھل کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔ جو دو تین انچ بڑا اور گول سا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کے گودے میں لیس دار مادہ اور سائٹرک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ نیز چونے، پوٹاس اور لوہے کے اجزا بھی ملتے ہیں۔ اس کے پھل کے گودے میں نمک، املی، سونٹھ اور کالی مرچ ملا کر چٹنی بنا لیں، یہ چٹنی قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ بلغم کو پتلا کر کے اس کے اخراج میں مدد دیتا ہے۔ ہچکی، سانس کی تنگی، امراض گلو، اور مسوڑھوں کی سوجن میں فائدہ بخشتا ہے۔ کچے پھل نہایت قابض ہوتا ہے۔ جو دستوں، پیچش کے لئے مفید ہے۔

کونچ پھلی۔ Mucuna Pruriens

اس کی بیل ہوتی ہے جس کا تنا سخت ہوتا ہے۔ پتے تین چار انچ لمبے ہوتے ہیں۔ پھل املی کی پھلی کی طرح ہوتا ہے۔ جس میں سیاہ رنگ کے بیج نکلتے ہیں۔ بیج کا چھلکا اتار کر یہ اندر سے دودھ کی مانند سفید گری نکلتی ہے۔ جو کہ دوائیوں کے کام آتی ہے۔ پتوں اور

پھلی پر بار یک اور تیز بال ہوتے ہیں۔ یہی پھلی اگر جسم کے ساتھ چھو جائے تو جسم پر کھجلی اور جلن ہونے لگتی ہے۔ تازہ پھلی مخمل جیسی خاکستری رنگ والی نہایت خوبصورت معلوم دیتی ہے۔

فوائد:۔ پھلی کے اندر سے نکلنے والے بیج لے کر ان کو کچھ بھون لیں تاکہ ان کا سیاہ چھلکا اتر جائے۔ اب اندر سے سفید چھلکا نکل آئے گا۔ اس مغز کا سفوف تین سے چھ ماشہ تک دودھ کے ساتھ کھلانے سے سیلان الرحم (لیکوریا) اور احتلام میں فائدہ ہوتا ہے۔ نیز دیریہ کی مقدار اور قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان بیجوں کو دودھ میں پکا کر کھیر بنا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لڈو طاقت ور اور مقوی باہ ہوتے ہیں۔ لیکوریا، درد حیض اور سوداوی امراض کو دور کرتے ہیں۔ دیریہ کی مقدار کو بڑھاتے ہیں۔ اور امساک پیدا کرتے ہیں۔ آج کل بازار میں جو سفید کونچ کے بیج ملتے ہیں، یہ دراصل چھوٹی سیم کے بیج ہیں، ان سے مطلوبہ فائدہ نہیں ہوتا۔ کونچ کے بیج ہرگز ہرگز بھی سفید نہیں ہوتے، یہ ہمیشہ سیاہ ہی ہوا کرتے ہیں۔

کُسنبھا۔ Carthamus

یہ کانٹے دار پودا ایک سے دو فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے نیم کی طرح چھوٹے اور لمبے خاردار کنارے سے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول کا رنگ کیسر کی طرح کا ہوتا ہے۔ بیج سفید اور گیہوں کے دانے جتنے موٹے ہوتے ہیں۔ ان بیجوں میں تیس فیصدی کے قریب ایک تیل نکلتا ہے۔ جو کہ صابن بنانے کے کام آتا ہے۔

فوائد:۔ اس کے پھول کپڑا رنگنے کے کام آتے ہیں۔ اس کے چھ ماشے پھولوں کا جوشاندہ بنا کر پلانے سے پسینہ کھل کر آتا ہے۔ نیز یرقان، زکام اور درد ریح میں فائدہ ہوتا ہے، یہ جوشاندہ قبض کشا ہے۔ خسرہ چیچک میں پلانے سے دانے جلد باہر نکل آتے ہیں۔ اس کے بیجوں میں سے نکلنے والا تیل جو کہ زرد رنگ کا ہوتا ہے عموماً صابن بنانے کے کام آتا ہے۔ بعض جگہ اس کو گھی کی جگہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسکے

کھانے سے خون خراب ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔

کونین بوستانی۔ Garden Quinine

یہ ایک گھنی جھاڑی نما بیل ہوتی ہے۔ جس کے پتے تقریباً بیضوی شکل کے گہرے سبز اور موٹے ہوتے ہیں۔ پتے تقریباً دو انچ کے قریب لمبے اور ڈیڑھ انچ کے قریب چوڑے ہوتے ہیں۔ جن کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے۔ اور یہ عموماً باغوں میں اسی لئے زیادہ مقبول ہے۔ کیونکہ اس کے پتے کڑوے ہونے کی وجہ سے کوئی چرندہ اس کو منہ نہیں لگاتا۔ اس بیل کو تراش کر مالی لوگ کئی خوبصورت شکلیں بنا دیتے ہیں۔ اگر اس بیل کو نہ تراشا جائے، تو مکان کی دوسری تیسری منزل تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ بارہ مہینے افراط سے اسلئے قدرت نے پیدا کی ہے کہ غربا ہر وقت اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس پودے میں جراثیم کش ایک نہایت کڑوا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے پانچ سات پتوں کو چار پانچ کالی مرچ شامل کر کے سردائی کی طرح پانی میں رگڑ کر بخار چڑھنے سے پہلے پلانے سے یہ کونین کی طرح بخار کو روک دیتی ہے۔ اس کے پتوں کو پانی میں پیس کر گلٹیوں پر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کو تیل میں پکالیں، گٹھیہ کے درد میں اس تیل کی مالش کرنے سے سوجن اور درد دور ہو جاتی ہے۔ پتوں کا جوشاندہ مرض آتشک میں مفید ہے۔ پتوں کو پانی میں اُبال کر زخموں کو دھونے سے زخم جلد مندمل ہوتے ہیں۔ نیز خارش اور دیگر امراض جلدی میں فائدہ مند ہے۔

گُلہاری۔ Gloriosa Superba

یہ پودہ بہت کچھ ہلدی کے پودے سے ملتا ہے۔ یہ اُس سے زیادہ اونچا ہوتا ہے اور پتے کم چوڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پتوں میں ایک پتلی شاخ نکلتی ہے۔ اور ایک گنہ

تک اونچی جاتی ہے۔ پودے کی چوٹی پہ پانچ چھ انگل لمبے چوڑے پھول لگتے ہیں۔ جو کہ پہلے سبز پھر زرد اور سرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور دور سے آگ کی طرح سرخ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ پودا نر اور مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ نر پودے کی جڑیں دو لمبے ٹکڑے ایسے جڑے ہوتے ہیں کہ جن سے ایک زاویہ بن جاتا ہے۔ مادہ قسم کے پودے کی گانٹھ نما جڑ گول ہوتی ہے۔ یہ دونوں قسم کی جڑیں سفید اور نرم ہوتی ہیں۔ جو گودہ دار اور کڑوی ہوتی ہیں۔ وصف دونوں کے یکساں مفید ہیں۔ اس پودے کی جڑ ہی بطور دوا استعمال کیجاتی ہے۔ اس کی جڑ کو چونے کے پانی میں جوش دیکر رکھ لیا جاتا ہے۔ اور دو سے چار رتی تک کی مقدار میں دن میں دو مرتبہ سفوف سونٹھ کے ہمراہ ضعف معدہ کی حالت میں کھلایا جاتا ہے۔ آنتوں کے کیڑے دور کرنے کے لئے گڑ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ خنازیر۔ بواسیر پھوڑوں پر اس کا ضماد کرنا مفید ہے۔ وضع حمل کے وقت یا آنول کے نہ نکلنے پر اس کی جڑ کا ضماد عورت کی ناف مثانہ یا شرمگاہ کے ہونٹوں، یا ہاتھ پاؤں پہ کرنے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ انول کو گرانے کے لئے اس کی جڑ کی لگدی اندر رکھی جاتی ہے اس کی جڑ کو زیادہ مقدار میں کھا لینے سے قے دست اور درد وغیرہ ہو کر ہولنا واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔

گلنجن

یہ بطور دوائی کے تمام ہندوستان میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جڑیں گٹھیہ، اور نزلے کے امراض میں استعمال میں آتی ہیں، یا مرکب نسخہ جات میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے شامل کیجاتی ہے۔ طب یونانی میں خولنجان کا استعمال بطور مبہی، ممسک اور دافع نامردی ہے۔ اس کی جڑوں میں سے ایک خوشبودار اور اڑ جانے والا تیل برآمد ہوتا ہے۔ اور اڑنے والے دوسرے تیلوں کی طرح بلغمی امراض کے علاج میں استعمال ہو سکتا ہے اور

بلغم کو خارج کرنے کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ کالی کھانسی کی حالت میں بچوں کو شہد میں ملا کر یہ روغن استعمال کرانے سے شدت مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ دمہ میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ اس کی خوشبو خوشگوار ہوتی ہے۔ اس لئے دیگر اڑنے والے تیلوں کی نسبت بچے اور دیگر مریض اس کو خوشی سے پی لیتے ہیں۔ قولنج میں بھی اس کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

کچلا ۔ Poison Nut

یہ ایک خودرو درخت ہے۔ اس کے پتے جامن اور آم جیسے ہوتے ہیں۔ پھول سفیدی مائل نیلے اور پھل امرود جتنا' پک کر پیلا ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر کے سفید گودے میں چوچار یا پانچ بیج نکلتے ہیں' ان کو کچلا کہتے ہیں۔ پھل پک کر خود بخود پھٹ جاتا ہے۔ اور بیج زمین پر گر جاتے ہیں۔ طبی دنیا میں کچلے کو ایک نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اس کے بیجوں کا سفوف اور جوشاندہ ضعف معدہ اور اعصابی بیماریوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ درخت زیادہ تر ہندوستان اور لنکا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہندوستان میں اس کے کھار تیار کر کے کافی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یورپ والے اس کا ست ٹنکچر اور نمکیات بنا کر مختلف مرضوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن ہندوستان میں اسکی کثرت پیداوار کے باوجود ہمارے اہل ملک اس دوائی سے بہت کم فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اہل یورپ ہر سال ہزاروں من کچلا ہندوستان سے برآمد کر کے اس سے بیش قیمت ادویات تیار کر کے لاگت سے کئی گنا زیادہ داموں پر ہندوستان کے ہاتھ فروخت کر رہے ہیں۔

کمیلا

کمیلا ایک سدابہار درخت ہے۔ اس کے پھل تکون اسپنڈ یعنی حریل کے پھل کی طرح کا ہوتا ہے۔ جس کے اوپر سرخ سفوف چڑھا ہوتا ہے۔ یہ ہی سرخ سفوف کمیلا کہلاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگ اسے پیٹ کے کرم ہلاک کرنے کے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ ایک سرخ رنگ کا سفوف ہوتا ہے۔ جس میں کوئی ذائقہ یا بو نہیں ہوتی یہ سرد پانی میں بالکل حل نہیں ہوتا۔ گرم پانی میں قدرے حل ہو جاتا ہے۔ کمیلا جو بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ اس میں اکثر ملاوٹ کی جاتی ہے۔

کاکڑا سینگی

ویدک طب میں کاکڑا سینگی کھانسی، سل، اور دمہ کی بیماریوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ انگریزی طب میں اس کا استعمال کہیں نہیں آیا ہے۔ اس کے درخت ہمالیہ کے مغربی پہاڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے پتوں اور ڈنڈیوں پر عجیب قسم کے کوئے ہوتے ہیں، جو دور سے چھوٹے سینگ معلوم ہوتے ہیں۔ جو مختلف قد کے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے اور ان کویوں کا سفوف خشک اور تلخ ہوتا ہے۔

کاکاناسا یا کوا ڈوڈی

Anamirta Cocculus.

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کاک پھلا۔ کاک ناسا۔ ہندی اور بنگالی میں کاکا ماڑی اور پھل کے نام سے مشہور ہے۔ اردو میں کوا ڈوڈی۔ اور انگریزی میں ...

"انیا مرتا کوکس" کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ ایک گھنا اور لمبا پودا ہوتا ہے۔ جس کے تنے آپس میں بل کھاتے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سبزی مائل زرد رنگ کے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کی چھال موٹی، اور کھردری ہوتی ہے۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے تین سے چھ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس کی ڈوڈیاں سیاہ رنگ عموماً پانچ پانچ کے گچھوں میں لگتی ہیں۔ جن میں سیاہ رنگ کے سخت پھل کوے کی چونچ جیسے، آخر نوک پہ مڑے ہوئے اور تیز ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کو کوا ڈوڈی کہتے ہیں۔ ادویات میں اس کے پتے اور پھل کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کے پکے پھلوں کی مرہم بنتی ہے جو جوئیں مارنے کے لئے جسم پہ ملی جاتی ہے۔ داد، کھجلی، یا دیگر جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ اس کے تازہ پتوں کی نسوار ہر روز ہونے والے ملیریا بخار کے علاج کے لئے بنگال میں مستعمل ہے۔

کپاس - Cottan Plant

اس پودے کی چھال، بیج، پتے پھول اور جڑ کی چھال کارآمد ہے۔ اس پودے کے تمام اجزا کی تاثیر گرم ہے۔ مالیخولیہ میں کپاس کے پھولوں کا شربت مفرح، اور محرک خون ہے۔ آگ اور پانی سے جلی ہوئی جلد پر ان پھولوں کا پلٹس باندھا جاتا ہے۔ زخموں اور ناسوروں میں روئی جلا کر بھرنے سے انگور جلدی آتا ہے۔ بنولوں کو ادرک اور پانی میں پیس کر خوطوں کی

سوزاک سوزش کی حالت میں لیپ کیا جاتا ہے۔ کپاس کے بیج ملین، دافع، بلغم اور مقوی باہ ہوتے ہیں۔ کپاس کے پتوں کا رس پیچش کے لئے نہایت مفید ہے۔ کپاس کی کونپلوں اور جڑوں کو جوش دے کر اس پانی میں کمر تک بیٹھنے سے درد رحم کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے بنے معجون کی شکل میں عورت کو کھلانے سے دودھ بڑھتا ہے۔ اس کے پتوں کا جوشاندہ مقوی ہوتا ہے۔ کپاس کے بیج سوزاک قرحہ سوزش مثانہ، تپ دق اور نزلہ کی شکایت میں مفید ہوتے ہیں۔ اس کی تازہ ڈوڈیاں اور شگوفے پیچش اور سوزاک میں بہت شفا بخش ثابت ہوتے ہیں۔ تخم زرمہ آٹھ ماشہ۔ زیرہ سفید چار ماشہ۔ سونف دو ماشہ۔ طباشیر تین ماشہ آدھ پاؤ پانی میں رگڑ کر جوشاندہ بنا کر چھان لیں۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار یا پانچ بار پلانا بہت مفید ہے۔

کیکر یا ببول۔ Acacia Arabica

ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا، جو کیکر یا ببول کو نہ جانتا ہو۔ اس لئے اس کی شناخت وغیرہ لکھنا فضول ہے۔

فوائد: اس درخت کے پتے، چھال، پھلیاں اور گوند دوائی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی چھال کی تاثیر خشک اور قابض ہے۔ اس کی گوند مقوی اور مسکن ہوتی ہے۔ اس کی نرم پھلیوں میں سے ایک ست نکالا جاتا ہے جسے اقاقیا کہتے ہیں یہ بدہضمی، پیچش اور اسہال کے علاج میں سے کی تاثیر رکھتی ہے۔ اور سوزاک قرحہ اور مثانہ کی پورانی سوزش کے علاج میں اکثر استعمال کی جاتی ہے۔ ببول کی چھال کو ابال کر اور چھان کر پانی کو آگ پر گاڑھا کر کے اس میں ببول کی وہ پھلیاں کہ جن میں ابھی بیج نہ پڑا ہو کوٹ کر چھال کے پانی میں ملا کر شہد جیسا قوام بنا لیں۔

اقاقیا تیار ہے۔
اگر معمولی کھانسی، یا حلق میں خراش ہو تو منہ میں ببول کی گوند رکھ کر اس کا لعاب چوسنے سے تھوڑی دیر کے بعد تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

کٹائی خورد و کٹائی کلاں

Solanum xanthocarpum

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کنٹ کاری۔ ہندی میں، کٹائی یا کیسلا کہتے ہیں۔ پنجابی میں کنڈیاری۔ اور بنگالی میں کنٹ کاری کہتے ہیں۔ انگریزی طب میں "سولےنم زینتھو کاریم" کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ بوٹی ہندوستان میں عام ملتی ہے۔ یہ ایک خاردار پودا ہوتا ہے، جو ایک فٹ سے لے کر چار فٹ تک قطر کی زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے پتے چار پانچ انچ لمبے اور دو تین انچ چوڑے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر تقریباً نصف انچ لمبے تیز اور سیدھے کانٹے ہوتے ہیں۔ اس پر نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں اس کا پھل زرد یا سفید رنگ کا ہوتا ہے جس پر سبز رنگ کی چھتیاں ہوتی ہیں۔ اس کے بیج گول چپٹے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے مثل بینگن کے پتوں کے ہوتے ہیں۔

فوائد و استعمال :۔ اس کی جڑ بلغم کو خارج کرتی ہے۔ کھانسی دمہ اور درد سینہ اور نزلہ کی بخاروں میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔ کھانسی اور نزلہ میں اس کی جڑ کا جوشاندہ فلفل دراز اور شہد ملا کر پلانے سے آرام ہوتا ہے۔ کالی کھانسی میں اس کی جڑ کو اُبال کر ہینگ اور نمک شامل کر کے پلانے سے شفا ہوتی ہے۔ اسکی ٹہنیاں پھل اور پھول مصفی خون ہوتے ہیں۔ اسکے بیجوں کو جلا کر بخور دینے سے دانت درد رفع ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں اور غنچوں کا رس نکالکر ذرا سے صاف نمک ملا کر آنکھ میں

ٹپکانے سے آنکھ سے پانی بہنا بند ہو جاتا ہے۔ کنڈیاری کلاں کا پودا بینگن کے پودے کے ہم شکل اور اتنا ہی بلند لیکن پھل چھوٹے ہوتے ہیں۔

کنڈیاری چھوٹی سفید پھولوں والی

عام طور پہ نیلے پھول والی کنڈیاری یا کٹیلی عام ملتی ہے۔ لیکن اس کی دوسری قسم سفید پھول والی کہیں ملتی ہے۔ نیلے پھول والی اور سفید والی کنڈیاری میں ظاہرا کوئی فرق نہیں، صرف پھولوں کی رنگت سے ہی دونوں قسموں کی پہچان ہوتی ہے۔ ورنہ پتے پھل ڈنڈی میں دونوں یکساں نظر آتے ہیں۔ سفید پھول والی چھوٹی کنڈیاری کو سنسکرت میں لکشما کہتے ہیں۔ اور آیورویدک نسخوں میں بھی اس کو لکشما نام سے لکھا گیا ہے۔ اس کا نام چندر باسا لکشما اور سویت دو تکا بھی ہے۔ اس کا ایک اور نام گوبھدا بھی ہے۔ یعنی گربھ دینے والی۔ کیونکہ سفید پھول والی چھوٹی کنڈیاری کے کھانے سے وہ لوگ جن کے اولاد نہیں ہوتی، ان کے اولاد ہونے لگتی ہے۔ باقی لکشما بوٹی کے فوائد وہی ہیں، جو نیلے پھول والی کے ہیں۔ یہ بے اولادوں کے گھر اولاد پیدا کرنے کے خواص کے لئے بہت مشہور ہے۔ اور نایاب خیال کی جاتی ہے اس کے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اور اسکے اندر زیرہ کا رنگ پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ صرف پنکھڑیاں ہی پھول کی سفید ہوا کرتی ہیں۔ کیمیا گر بھی عموماً اس بوٹی کی تلاش میں رہتے ہیں۔

Gentiana Kurroda - کٹکی

یہ ایک خوشنما سدا بہار بوٹی ہے۔ زمانہ قدیم سے یونانی اور عربی حکما نسخہ جات میں اس کا استعمال کرتے آئے ہیں۔ انگریزی طب میں یہ ایک مشہور د

معروف تلخ دوائی ہے۔ اور اس کا استعمال بہت عام ہے۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائی ہے۔ اور چونکہ اس کی بو خوشگوار ہوتی ہے۔ اس لئے تلخ ہونے پر بھی آسانی سے کھائی جا سکتی ہے۔ اور کیونکہ اس میں تیزابی عنصر بالکل نہیں ہوتا۔ اس لئے خشکی پیدا نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ بمقابلہ دیگر تلخ ادویات کے مقویات اور معدہ کو تقویت دینے والے مرکبات میں اس کا استعمال عام ہے۔ ایک دوائی جس کو انگریزی میں جنشن کہتے ہیں۔ اس بوٹی کی جڑوں سے بنتی ہے۔ جو سالم یا کٹی ہوئی حالت میں کثیر مقدار میں ہندوستان میں آتی ہے۔

کائپھل۔ Myricanagi

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کٹ پھلا۔ ہندی، بنگالی، سندھی، مرہٹی میں اور پنجابی میں کائپھل کہتے ہیں۔ اس کا گجراتی نام کری پھل، اور انگریزی میں "مائی ریکا ناگی" کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک چھوٹا سا سدابہار اور خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے تین سے پانچ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ جو قدرے خوشبودار بھی ہوتے ہیں۔ اس کے درخت کی چھال خاکستری رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی سیاہی مائل سرخ رنگ کی اور سخت ہوتی ہے۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے ایک انچ تک لمبے اور سرنگوں ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ جسکی لمبائی نصف انچ تک ہوتی ہے۔ اس درخت کی چھال کی تاثیر گرم اور محرک تسلیم کی گئی ہے جو عموماً بلغم کے فساد میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ نزلی بخاروں، کھانسی اور حلق کی بیماریوں میں اس کا استعمال کرنے سے آرام ہوتا ہے۔ زکمہ کے لئے یہ درحقیقت ایک عجیب دوائی ہے۔ پرانی کھانسی، اور بخار، بواسیر کے علاج میں کائپھل اور دارچینی . . .

مساوی الوزن ملا کر دینے سے شفا ہوتی ہے۔ سرکہ میں حل کر کے اس کو دانتوں پر ملنے سے یہ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور دانت درد کو دور کرتا ہے۔ کائپھل کا تیل کان میں ٹپکانے سے درد گوش دور ہوتا ہے۔ اس کا جوشاندہ دمہ اسہال اور کثرت بول میں مفید ہے۔ اس کی چھال کا سفوف اور لوشن پرانے ناسوروں کے صاف کرنے کے کام آتا ہے۔ اور اس کے شیاف بنا کر رحم میں رکھنے سے وضع حمل کا امکان بڑھ جاتا ہے اس کے پھولوں میں سے ایک نیل نکلتا ہے۔ جس کی تاثیر چھال سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ اس کی چھال میں سے ایک قسم کا سرخ نکلتا ہے۔

گڑھل یعنی جپاپشپ ۔ Hibiscus Rose

مختلف نام: سنسکرت میں جپاپشپ، ہندی میں جواگڑھل۔ اُڑیل۔ بنگالی میں، جوابھیلیر گاچھ کہتے ہیں۔ اس کا پودا انار کے درخت کے برابر بڑا، اور بہت سی شاخوں والا ہوتا ہے۔ پتے شہتوت کے پتوں جیسے، پھول گلاب کے پھول جتنا بڑا لیکن اندر سے پتیوں سے خالی، پیالے نما گہرے سرخ رنگ کا۔ سبز لمبی ڈنڈی پہ لگا ہوا ہوتا ہے۔

فوائد:۔ یہ بخارات دماغ کو چڑھنے سے روکتا ہے۔ ہسٹریا۔ خفقان، جنون، وحشت میں نہایت مفید ہے۔ دل کو فرحت دیتا ہے۔ گرمی اور سردی کے خفقان میں نافع ہے۔ روح کو تقویت دیتا ہے۔ باہ اور قلب کو بہت طاقت دیتا ہے۔ گڑھل کے پھولوں سے گلاب کے پھولوں کی طرح گلقند بنتا ہے۔ اس کے پھولوں سے شربت بھی بنتا ہے۔ شربت بھی یہی فوائد رکھتا ہے۔ جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ گڑھل کے سو عدد پھولوں کی پتیاں، چینی یا شیشہ کے پیالے میں رکھ کر ان میں بیس عدد لیموں کا رس ڈالیں، اور تمام رات پڑا رہنے دیں۔ صبح کو پھول کی پتیوں کو عرق لیموں کے ساتھ خوب اچھی طرح سے رگڑ لیں، تاکہ یکجان ہو جاویں۔ صبح کو دو سیر کھانڈ میں مناسب پانی ملا کر شربت تیار

کریں۔ جب شربت گاڑھا ہونے لگیں۔ تب عرق لیموں میں گڑھل کے پھول رگڑے ہوئے شربت میں ڈال کر قوام تیار کر لیں۔ اور سرد ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں۔ خوراک اس شربت کی دو تولہ سے چار تولہ تک ہے۔ عرق گلاب۔ عرق کیوڑہ۔ یا عرق گاؤزباں میں ڈال کر پلا دیں۔ گڑھل کے پھولوں کی پتیوں کی نہایت باریک چٹنی کر کے شربت کے قوام میں ملا کر بھی شربت بن جاتا ہے۔ گڑھل کا شربت سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ گڑھل کے خشک پھول بھی کام میں آتے ہیں۔ اس کے خشک پھولوں کا سفوف تین ماشہ میں کھانڈ ملا کر چالیس دن مسلسل کھانے سے جسم طاقت ور ہوتا ہے۔ وزن بڑھتا ہے، اور خون صاف ہوتا ہے اور گرمی کے امراض خفقان۔ دل و دماغ کے امراض دور ہوتے ہیں۔

گھیکوار یعنی گنوار گندل۔ Aloeindica

مختلف نام :۔ سنسکرت میں کنیا۔ گھرت کماری۔ ہندی گھیکوار۔ گنوار گندل کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک عام پودا ہے۔ جس کا ڈنٹھل یا تنا نہیں ہوتا۔ جڑ کے چاروں طرف موٹے موٹے پتے ہوتے ہیں۔ جو کہ گودے سے بھرے ہوتے ہیں۔ پتوں کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں۔ پتے تقریباً ایک فٹ لمبے اور دو انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ پتوں کو کاٹ کر گودا نکال کر ہاتھ پر مسلنے سے ایلوا یعنی مصبر جیسی بو آتی ہے۔ گودہ کڑوا اور تقریباً سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کو پھل نہیں لگتا، البتہ اس کے اوپر کے سرے پر گلابی پھول ضرور لگتے ہیں۔ اس پودے کی جڑیں زمین میں پھیلتی جاتی ہیں۔ جن میں سے اور اور نئے نئے گنوار گندل کے نئے پودے نکلتے رہتے ہیں۔

فوائد :۔ یہ پھوڑوں کو پکانے اور سوجن کو مٹانے کے لئے مفید ہے۔ اس کے گودے کی ملٹیس یا اس کا ضماد کیا جاتا ہے۔ یہ قبض کشا اور مقوی معدہ ہے۔ جگر اور تلی کے بڑھنے۔ یرقان، اور پرانے بخار وغیرہ کے لئے نہایت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اس کے رس سے ایک آسو

تیار ہوتا ہے۔ جس کا نام کماری آسو کہتے ہیں۔ گنوار گندل کو بھوبل میں گرم کرکے اس کا رس نچوڑ کر نمک ڈال کر پینے سے بدہضمی دور ہوتی ہے۔ جگر کو طاقت ملتی ہے۔ گنوار گندل سے نکلنے والا رس سنگھ مونگا۔ موتی۔ سیپ۔ کوڑی وغیرہ کے کشتہ جات بنانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے ایلوا یا مصبر تیار کیا جاتا ہے۔

گندھال یا گندھ ہر سارانی Peaeria Foerida-

مختلف نام :- سنسکرت میں ہر سارنی - ہندی میں پسرن گندن۔ گند ہر سارانی۔ بنگالی میں گندھ کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ پودا دو تین فٹ اونچا جہاں خودو بھنگ پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی انہی جگہوں پر پایا جاتا ہے۔ اس پودے کے پتے جھنگ کے پتوں سے ملتے جلتے کڑواں ہوتے ہیں۔ ان کے پتوں میں تیز بو ہوتی ہے۔

فوائد :- اسکو اُبالنے سے اسکی بد بو جاتی رہتی ہے۔ امراض سوداوی میں یہ ایک نہایت ہی مفید دوا مانی گئی ہے۔ گندھال کو تیل میں جلا کر اس تیل کی مالش کرنے سے گٹھیہ درد ریح، جوڑوں کا سخت ہو جانا وغیرہ امراض دور جاتے ہیں۔ اندرونی طور پہ استعمال کرنے کے لئے اس میں اور چیزیں ملا کر اسکے لڈو وغیرہ بنا لئے جاتے ہیں۔ اس کے پھل جو کہ بھبوا کے پھلوں کی طرح نہایت ننھے ننھے سبز دانوں کی شکل میں شاخوں پہ چپٹے ہوتے ہیں کہ جن میں تیز بو آتی ہے۔ دانتوں پہ منجن کی طرح ملنے سے دانتوں کا میل دور ہو جاتا ہے۔ گندھا دلی یعنی گندھ ہرنی بھی اسی بوٹی کو کہتے ہیں۔ اسکے پھل کو سایہ میں خشک کرکے اور پیس کر بوتل میں بھر لیں، آدھے سر کے درد میں جو طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے۔ ہر صبح اس کے ایک ماشہ پتے دودھ کے ساتھ کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

گوگل ۔ Balsamo Dendron Mukul

مختلف نام :۔ سنسکرت میں گوگل، بنگالی میں گوگل یا مکل۔ ہندی میں گوگل۔ عربی میں مقل کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ گوگل کا درخت چار سے چھ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ جس کی شاخوں کا رخ قدرے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان میں تین پتے ایک ایک مقام پر لگے ہوتے ہیں۔ اسکے پھول بادامی رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ درخت راجپوتانہ، سندھ، مشرقی بنگال اور آسام میں پایا جاتا ہے۔ اس درخت میں سے ایک روغن آمیز گوند خارج ہوتی ہے۔ یہی گوند گوگل کہلاتی ہے۔ یہ پودا خالص ہندوستانی ہے۔ عرب اور شمالی مشرقی افریقہ میں اسی قسم کا ایک اور درخت ہوتا ہے۔ جسے لوبان کا درخت کہتے ہیں۔ اس درخت کی گوند کو لوبان کہتے ہیں کیونکہ لوبان قیمت میں گراں ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں عموماً گوگل کی ملاوٹ کر دیجاتی ہے گوگل کی شکل کیونکہ لوبان سے ملتی جلتی ہے۔ اس لئے اس کو نقلی لوبان بھی کہتے ہیں۔ گوگل کے طبی خواص کم و بیش کیاب چینی جیسے ہیں۔ اندرونی طور پر اس کا استعمال کرنے سے یہ مصفی خون، مقوی معدہ، دافع بلغم اور مشتہی ہوتا ہے۔ معدے میں قدرے گرمی پیدا کرتا ہے۔ اور فوراً حل ہو جاتا ہے۔ یہ پسینہ لاتا ہے۔ خون کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ پیشاب کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے۔ اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔ یہ رحم کو بھی طاقت دیتا ہے۔ اور مدر حیض بھی ہے۔ نیز حیض کی بے قاعدگی کو دور کرتا ہے۔ یہ بالکل بے ضرر ہوتا ہے۔ اس کے لوشن سے پرانے ناسوروں کو دھونی دی جاتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں میں اس کے غرارے کئے جاتے ہیں۔ پرانی بدہضمی میں بطور مقوی معدہ اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثانہ کی سوزش اور سوزاک کی حالت میں شدت مرض رفع ہونے کے بعد اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ رحم کی جھلی کی پرانی سوجن میں یہ خاص طور پر مفید ہے۔

اور زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے سیلان الرحم کو مفید ہے۔ اور پھیپھڑے کے تقریباً تمام امراض میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی ممسک، اور مقوی باہ دوائی ہے۔ بچوں کی کمزوری اور کمی خون کے امراض میں اس کا اکثر استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس سے بھوک بڑھتی ہے۔ جسمانی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بخار کو کم کرتا ہے۔ اور تھوک کو کم کرتا ہے۔ گوگل کا بخور زکام، حلق اور پھیپھڑوں بیماریوں میں دینا مفید ہے۔

گوکھرو۔ Tribulusterhestris

مختلف نام :- سنسکرت میں گوکشرا (گائے کا کھر)، یا اکشو گندھا۔ ہندی میں گوکھرو۔ بنگالی میں گوکھری۔ مرہٹی میں سنیا گوکھرو۔ پنجابی میں کنڈائی یا بھکڑہ۔ تامل میں نیرونجی کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ پودا تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا ہر حصہ وید ک نسخہ جات میں قابل استعمال ہے۔ اس کی تاثیر سرد۔ پیشاب آور اور مقوی باہ ہے۔ اسکا استعمال خاص کر سوزاک۔ سنگ مثانہ اور پیشاب کی دیگر خرابیوں، یا نامردی میں کیا جاتا ہے۔

گلو

مختلف نام :- سنسکرت میں گڈوچی کنڈالی امرت دلاری۔ جوانا شنی۔ ہندی میں گرائج گلو کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ ایک لمبی بیل ہوتی ہے۔ جس کے پتے چوڑے پان کی شکل کے ہوتے ہیں اس کی چھال مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی سفید نرم اور مسام دار ہوتی ہے۔ یہ مسام تنے کے اندر مرکز سے محیط تک، بیقاعدگی کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ جنگلوں میں خودرو بھی ملتی ہیں۔ باغوں

اور گھروں میں بھی لگائی جاتی ہے۔ گرم پہاڑیوں اور میدانی علاقوں میں پیدا ہوتی ہے
فوائد :۔ گلو کی لکڑی ایک اونس لے کر باریک ٹکڑے کر کے ان کو کوٹ کر دس اونس
سرد پانی میں چار گھنٹہ تک بھگوئیں۔ بعد ازاں چھان لیں۔ یہ گلو کا جوشاندہ ہے۔ گلو کا
ست بنانے کے لئے، گلو کی لکڑی کو باریک کوٹ کر پانی میں چار گھنٹہ بھگو کر پھر آگ پر
جوش دیں۔ نصف گھنٹہ بعد آگ سے اتار کر چھان لیں، اور رس کا پھوک پھینکدیں
اور رس کو پھر دوبارہ آگ پر رکھ کر اتنا پکائیں کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے اور
اس کا جوہر بنانے کے لئے گلو کی اچھی لکڑی کو خوب کوٹ کر سرد پانی میں ملاویں اور رگڑ
کر لیئی سی بنا لیں۔ پھر اس کو چھان لیں۔ اور اس پانی کو کسی کڑھائی میں کچھ دن تک
نتھرنے کے لئے علیحدہ رکھدیں۔ بعد ازاں اوپر کا پانی پھینک دیں اور تہ نشین مواد
کو دھوپ یا ہوا میں سوکھنے کے لئے پھیلا دیں۔ لیکن آگ پر ہرگز نہ رکھیں۔ اس طرح جو
سفوف حاصل ہوگا وہ گو مقدار میں تھوڑا ہوگا۔ لیکن رنگت میں بالکل سفید ہوگا۔
یہ جوہر مختلف بیماریوں میں گھی شہد شیر شربت اور دودھ کے ہمراہ استعمال کرایا
جاتا ہے۔ گلو میں ایک قسم کی کھار ہوتی ہے۔ گلو کا جوہر پرانے اسہال اور پرانی پیچش
کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور جب بدہضمی اور انتڑیوں کے فتور کے باعث
کمزوری کی شکایت ہو تو بھی اس کا استعمال مفید ہوتا۔ گلو کے پتوں کا رس اعلےٰ
درجہ کا پیشاب آور ہے۔ یہ رس دودھ یا پانی میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

گورکھ املی یعنی کلپ برکش Adansonja Digitata-

مختلف نام :۔ سنسکرت میں گورکھا چنچا۔ ہندی میں گورکھ املی۔ راجپوتانہ میں کلپ برکش
کہتے ہیں۔ دکن میں ہاتھی کھتیاں اور گجراتی میں چور املی کے نام سے مشہور ہے۔
کیفیت :۔ یہ درخت تقریباً ساٹھ ستر فٹ لمبا ہوتا ہے۔ اس پر گھنے پتے ہوتے ہیں

اس کا تنا چھوٹا لیکن موٹا ہوتا ہے۔ اس کا لمبا اور مخروطی ہوتا ہے۔ اور اس میں بہت سی شاخیں اِدھر اُدھر پھیل کر درخت کو گنجان کر دیتی ہیں۔ اس کی چھال موٹی اور نرم ہوتی ہے۔ اور اس میں سے ایک گوند بھی نکلتی ہے۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے لمبوترے ہوتے ہیں۔ پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کا پھل آٹھ سے بارہ انچ تک لمبا بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ جو نیچے کی طرف رسی جیسی لمبی شاخوں بہت سے لگے ہوتے ہیں۔ جیسے رسی سے بندھی ہوئی بوتلیں لٹک رہی ہیں۔ یا بیا کے گھونسلے لٹکے ہوں، ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ اس درخت کو درخت بوتل بھی کہتے ہیں۔ پھل کی رنگت سبزی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اور اس میں پانچ سے دس تک خانہ ہوتے ہیں ان میں تقریباً تیس بیج انسانی گردے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کے گرد ایک بادامی رنگ کا گودا چپٹا ہوا ہوتا ہے۔ جو پک کر ایک ترش سفوف بن جاتا ہے۔ اسکی لکڑی نرم مسام دار اور پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے گودے کی تاثیر سرد اور پیشاب آور ہوتی ہے۔ اور اس کی چھال کونین کا نعم البدل ہے۔ اس کی اندرونی چھال میں سے ایک ریشہ برآمد ہوتا ہے۔ اور اس ریشہ کا گودا کاغذ بنانے کے لئے نہایت عمدہ مصالحہ ہو اس کی چھال کا سفوف دن میں چار مرتبہ تین تین ماشہ کی تعداد میں مریض کو دیا جائے تو ملیریا، تپ لرزہ اور ہر قسم کے نوبتی بخار کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا گودا پیچش میں مفید ہے۔

Gmeline Arborea - گھمباری یا کھمباری یا کُمیر

کیفیت:۔ اس کا درخت بڑا ہوتا ہے۔ اور تنے کی چھال بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں گھنی اور چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے پتے پان کے پتوں کی طرح اور نوکدار ہوتے ہیں۔ ڈنڈی اور پتے کے جوڑ پر گانٹھ ہوتی ہے۔ اسکے

پھول زرد رنگ کے اور ایک دوسرے کے مقابل لگتے ہیں۔ اس کا پھل بیر کی طرح بیضوی اور صاف ہوتا ہے۔ یہ پک کر زرد ہو جاتا ہے۔ اس درخت کی ڈالیاں چوکور یعنی چار پہلو ہوتی ہیں۔ اس کی جڑ میں ایک زرد رنگ کا تیل کچھ گوند اور قلیل مقدار میں بینزوئک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ اس کے پھل میں ٹارٹرک ایسڈ کچھ کھانڈ اور قلیل مقدار میں ٹینن پائی جاتی ہے۔

فوائد:۔ گمبھاری کے پتے، بیج، پھل اور چھال اور جڑ ادویات میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ تلخ اور تیز ہوتا ہے۔ اور تاثیر گرم تر ہوتی ہے۔ یہ بواسیر بخار، بدہضمی قبض، جلن وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ اور زہروں کے لئے تریاق ہے۔ اس کا پھل مقوی باہ، مولد منی، قابض سرد اور ترش ہوتا ہے۔ بالوں کے لئے مقوی ہوتا ہے۔ سوداا اور صفرا سے پیدا شدہ امراض کو نافع ہوتا ہے۔ تپ دق، تقطیر البول، معدہ کی جلن، اور پیاس کی شدت کو فائدہ مند ہے۔ اس کا پھول تلخ اور قابض ہوتا ہے۔ یرقان اور سیلان الرحم کے علاج میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جڑ گرم، تلخ، مقوی، ہاضم اور قبض کشا ہوتی ہے۔ اور کثرت صفرا، بخار، بدہضمی اور استسقاء کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا رس دودھ میں ملا کر مصری ڈال کر پینے سے سوزاک اور سینہ کے امراض دور ہوتے ہیں۔ تیز بخار کے دوران میں جو سر درد ہوا کرتا ہے۔ اسکے دفعیہ کے لئے اس کے پتے پیس کر سر پہ ضماد کرنا مفید ہوتا ہے ان پتوں کو خالص رس پینے سے قبض دور ہوتی ہے اس کے بیجوں کا تیل بلغمی اور صفراوی شکایت دور کرتا ہے۔ جن عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ کم پیدا ہوتا ہے۔ ان کو گمبھاری کی جڑ کا سفوف ملین شہد اور کھانڈ ملا کر چند روزہ کھلانے سے دودھ کافی بڑھ جاتا ہے۔ صفراوی بخاروں میں مندرجہ ذیل جوشاندہ سرد کر کے ایک ایک گھونٹ پلانے سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے اور بخار کی شدت

میں کمی ہوتی ہے۔

اس جڑ کے چھلکے کے جوشاندہ میں بھی کم و بیش یہی تاثیر موجود ہے۔ اس کی خوراک نصف چھٹانک سے ایک چھٹانک تک ہے۔ اس کے درخت کی چھال کا سفوف مجیٹھ اور شادر ملا کر دودھ کے ساتھ کھلانے سے اسقاط حمل رک جاتا ہے۔

Carophyllus Aromaticus - لونگ

مختلف نام :- سنسکرت میں لونگم۔ ہندی میں لونگ۔ گجراتی میں لوتیگ اور انگریزی میں کلوز کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ چھوٹے سے قد کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے لمبے نوکیلے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کا پھول آدھ انچ کے قریب لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اسکے پھولوں میں ایک اڑجانیوالا بھاری تیل ہوتا ہے۔

فوائد :- یہ مقوی معدہ، محرک جگر، جلد اور گردہ ہوتی ہیں۔ قبض کشا اور جلاب آور ادویات میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے تیل کی تین چار بوندیں کھلانے سے پیٹ درد اپھارہ۔ بدہضمی اور قے دور ہوتی ہے۔ درد داڑھ میں اس کا تیل مفید ہے۔ اس کے چوسنے سے امراض گلو میں فائدہ ہوتا ہے۔ لونگ مقوی باہ ہے۔ نیز اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔

Citrus Medica - لیموں

ہندوستان کا بچہ بچہ اس کے پھل سے واقف ہے۔ اس کے پتے، رس اور پھل کا چھلکا، گودا، اور بیج سب کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کی چھال کی تاثیر گرم خشک، اور پتوں کی طرح گرم ہے۔ اور گودا سرد خشک خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے بیج، پتے اور پھول گرم

خشک تاثیر رکھتے ہیں۔ اس کا رس مفرح ترش اور قابض ہوتا ہے یہ قاطع صفرا اور زہروں کا تریاق ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ لیموں کا اگر عرق نکالا جائے تو گرمیوں میں مفرح اور مسکن ہوتا ہے۔ اس کے چھلکے میں سے ایک روغن نکلتا ہے۔ جس کی اگر دو بوندیں مریض کو مصری پر ڈال کر کھلا دی جائے تو آنتوں کے کرم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس تیل کو گلیسرین میں ملا کر چہرہ پر لگانے سے چہرہ کے کیل اور مہاسے چند دن میں دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے رس میں زیادہ تر مقدار سائٹرک ایسڈ کی ہوتی ہے اور گرمیوں میں زیادہ دیر رکھنے سے یہ خراب ہو جاتا ہے۔ کاغذی لیموں کا رس صفرا وی قے کو روکتا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا قاطع صفرا اور دافع جراثیم ہے۔

لہسن۔ Garlic Allium Sativum

کیفیت:۔ یہ ہندوستان کا مشہور پودا ہے۔ جو تقریباً ہر جگہ کاشت ہوتا ہے۔ اور بعض علاقوں میں خودرو بھی ہوتا ہے۔ یہ دوائیوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مصالحوں میں بھی اس کا استعمال بہت ہوتا ہے۔

فوائد:۔ اس کی تاثیر گرم اور محرک ہوتی ہے۔ بخار، کھانسی اور کمزوری کی حالت میں اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ نوبتی بخاروں میں بھی اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس کے رس کا خارجی استعمال جلد کے امراض میں مفید ہوتا ہے۔ بہرا پن اور دیگر امراض کان میں اس کا رس ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ انگریزی طب میں اس کے رس کو زخموں اور خراشوں پر ٹنکچر آیوڈین کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ اور مصفا پانی میں اس کا پچیس فیصدی کا لوشن، ناسوروں اور زخموں کو دھونے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو واقعی زود اثر اور نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس سے زخموں کا مواد بند ہو جاتا ہے اور درد میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔

لہسن دو قسم کا ہوتا ہے۔ پھانکوں والا کم تیز ہوتا ہے۔ اس کی دوسری قسم سفید پیاز جیسی ہوتی ہے۔ اور اس میں پھانکیں نہیں ہوتی۔ یہ پہاڑی لہسن کہلاتا ہے۔ جو کہ تیز اثر رکھتا ہے۔ بلغمی امراض اور درد قولنج میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ کھانسی میں لہسن ایک تریاق کا کام دیتا ہے۔ معدہ اور انتڑیوں کی نزلی سوزش میں لہسن کی مرہم بنا کر خارجی طور پہ مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کھانسی اور دمہ میں اس مرہم کی مالش سینہ پر کرنی مفید ہے۔ میعادی بخار، تپ محرکہ اور خناق وبائی میں بھی اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ شیر خوار بچوں کو اس کا بیس بوند شربت میں ملا کر چٹانے سے کالی کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے۔ لہسن نمونیہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اور دو دن کے اندر ہی حرارت نبض اور تنفس اپنی اصلی حالت پہ آجاتے ہیں۔ تپ دق میں بھی لہسن اور اس کے مرکبات اکثر استعمال کرائے جاتے ہیں۔ تقریباً بہت سی پیٹنٹ دوائیوں میں لہسن کا رس یا روغن کی آمیزش ہوتی ہے۔ سل کی حالت میں لہسن کھانسی کو روکتا ہے اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔ مریض کی بھوک بڑھتی ہے۔ اور رات کو پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں مریض کو نیند خوب آتی ہے۔ ہاضمہ کی قوت ترقی کرتی ہے۔ اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔

لودھ۔ Symplocos Racemosa

مختلف نام:۔ سنسکرت میں لودرا۔ ہندی بنگالی میں لودھ۔ گجراتی میں لودھرا کہتے ہیں۔
کیفیت:۔ لودھ کا درخت چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اس کی چھال اور پتوں سے زرد رنگ نکلتا ہے۔ جو عموماً کپڑے وغیرہ رنگنے کے کام آتا ہے۔ دوائیوں میں عموماً اس کی چھال استعمال ہوتی ہے۔ یہ آنکھوں کی بیماریوں اور زخموں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
مسوڑھوں سے خون اور پیپ نکلنے کی حالت میں اس کی چھال کا جوشاندہ بنا کر غرارے

کرانے سے آرام ہوتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ اس کا ٹنکچر بنا کر اسہال وغیرہ بند کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کی چھال کا سفوف اسہال بند کرنے کے لئے مفید ہے۔ دودھیا پیشاب اور فیلپا یہ کے امراض میں یہ بودھ اکثر حالتوں میں مفید ثابت ہوتی ہے۔

مُورروا۔ Sanserieria Roxburghiana

ہندوستان میں یہ پودا ہر جگہ مل جاتا ہے۔ اسے خوبصورتی کے لئے گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے پتے جو کہ ایک سے دو فٹ تک لمبے ہوتے ہیں۔ تنے کے بہت چھوٹے ہونے کے باعث زمین سے ہی نکلتے معلوم ہوتے ہیں۔ پتے کنوار گندل کی طرح لمبے لیکن کنوار گندل سے پتلے اور کچھ کم چوڑے ہوتے ہیں۔ اور ان پر گہری سبز سفید یا نیلگوں سی دھاریاں ہوتی ہیں۔ چھ سات پتے تنے کے چاروں طرف سے تقریباً ایک ہی سطح سے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول بیج چھوٹے گول اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سبزی مائل سرخ اور گچھے دار ہوتے ہیں۔ پتوں کو زمین میں دبا کر گلانے سے ریشہ برآمد ہوتے ہیں۔ اس بوٹی کی جڑ گند نما ہوتی ہے۔ کوٹھی اور باغوں میں گملوں میں یہ پودے پائے جاتے ہیں۔

فوائد:۔ اس کے پتوں کو زمین میں دبا کر گلانے سے جو ریشے برآمد ہوتے ہیں، ان ریشوں سے دھنش کی رسیاں بنائی جاتی ہیں۔ اس بوٹی کے نیچے سے جو چھوٹا سا گند نکلتا ہے۔ اس میں ایک زہر نکلتا ہے، جو تاثیر میں ٹھنڈا دست آور۔ دافع بخار اور مقوی دل ہے۔ گند کا جوشاندہ سوزاک، گٹھیہ، اور خرابی خون سے پیدا ہونے والی امراض میں دیا جاتا ہے۔ تیز یہ ہی جوشاندہ کھانسی میں بلغم کو پتلا کر کے اس کے اخراج میں مدد دیتا ہے۔ نکسیر اور زیادتی پیاس میں یہ جوشاندہ ٹھنڈا ہونے پر مصری ملا کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بازار میں پنساری مورروا طلب کرنے پر مروڑ پھلی دیدیتے ہیں۔ اور ناداں دید

حکیم بھی مروڑ پھلی کو ہی مورووا سمجھ کر اپنے نسخوں میں ڈال دیتے ہیں۔ جو کہ سراسر غلط ہے مروڑ پھلی اور مورووا جدا جدا چیزیں ہیں۔ مروڑ پھلی پھلی ہے اور مورووا ایک جڑ ہے

مجیٹھ - Rubiacordifolia

مختلف نام :- سنسکرت میں منجشٹھا۔ ہندی میں مجیٹھا' اور گجراتی میں مجیٹھ ہی کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ ایک بیل ہے جو درختوں پر چڑھی ہوئی ملتی ہے۔ اس کی شاخیں لمبی' اور دور دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ شاخوں پر تھوڑے فاصلہ پر چار چار پتے اکٹھے لگے رہتے ہیں۔ پتے گردے کی شکل سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ لیکن نوکدار پتوں کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ گول پتلی' نرم اور کئی گز لمبی ہوتی ہے۔ جو اندر سے سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ بازار میں مجیٹھ کی خشک جڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ملتے ہیں مجیٹھ میں ایک رنگ دار مادہ چونے کے نمکیات کھانڈ گوند وغیرہ اجزا پائے جاتے ہیں۔ رنگ دار مادہ کی وجہ سے یہ کپڑوں کو رنگنے کے کام آتے ہیں۔

فوائد :- مجیٹھ خون کو صاف کرتی ہے۔ نیز کیل مہاسوں وغیرہ کے لئے پانی میں پیس کر منہ پر لگائی جاتی ہے۔ مجیٹھ کا جوشاندہ ایک سے دو تولہ تک دن میں دو بار پلانے سے خارش' زخم' زہر باد' مہاسے اور جھائیاں دور ہوتی ہیں۔ مجیٹھ قلت حیض میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کو ٹنکچر یا سفوف کی شکل میں بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ کشتہ جات از قسم اَرک وغیرہ بنانے کے لئے بھی مجیٹھ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مرچ سیاہ یعنی کالی مرچ - Pipernigrum

کیفیت :- اس کے پتے نوکدار پانچ سے چھ انچ تک لمبے اور دو سے تین انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ ان پر پانچ پانچ دھاریاں ہوتی ہیں۔ شاخ سے چار پانچ انچ کے فاصلہ

پر شاخیں نکلتی ہیں۔ کہ جن کے چاروں طرف کالی مرچ جھٹیاں ہوتی ہیں۔ جو پہلے سبز رنگ کی ہوتی ہیں پھر گچھے کالی مرچ کے پک کر سرخ ہو جاتے ہیں۔ اور خشک ہونے پر ان کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور سطح پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ اس کے ہر گچھے میں دس بیس دانہ ہوتے ہیں۔ پتوں کا ذائقہ چرپرا اور تلخ ہوتا ہے۔

فوائد :۔ یہ بلغم کو خارج کرتی ہیں، بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتی ہیں۔ امراض جلد میں دیگر ادویات ملا کر تیل بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا سفوف بقدر ایک ماشہ گرم پانی کے ساتھ کھلانے سے پسینہ آ کر بخار اتر جاتا ہے۔ دانتوں کے درد میں اس کا جوشاندہ بنا کر غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سرمہ میں کالی مرچ ملا کر رتوندا کے مریض آنکھوں میں ڈال کر مستفید ہوتے ہیں۔ پرانی پیچش میں اس کو دہی کے ساتھ کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کھانسی میں اس کا استعمال مفید ہے۔ سیاہ مرچوں کو پانی میں اتنا عرصہ بھگوتے ہیں کہ ان کا اوپر کا سیاہ چھلکا پھول کر نرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ سیاہ چھلکا کھردرے کپڑے سے رگڑ کر اتار دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ پانی میں ابال کر اور رگڑ کر سیاہ چھلکا اتار کر سفید مرچ بنا لیتے ہیں۔ دراصل سفید مرچ کوئی علیحدہ یا دوسری چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ سیاہ چھلکا اتری ہوئی ہی سفید مرچ کہلاتی ہیں۔

مشک دانہ یعنی لتا کستوری۔ Hibiscus Abelmoschus

مختلف نام :۔ سنسکرت میں لتا کستوری۔ ہندی میں مشک دانہ کستور کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ ایک کانٹے دار پودا ہوتا ہے۔ جس کی لمبی پھلی کے چاروں طرف بھی کانٹے لگے رہتے ہیں۔ پھلی کے اندر سے کئی چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے چپٹے اور گردوں کی شکل کے بیج ہوتے ہیں۔ یہ بیج مشک دانے کے نام سے بازار سے دستیاب ہوتے ہیں۔ جو کہ کڑوا چرپرا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس میں کستوری جیسی خوشبو ہوتی ہے

لیکن ہوا میں کھلا پڑا رہنے کے باعث منجمد ہو جاتا ہے۔ نیز اس میں گوند وغیرہ اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔

فوائد:۔ مشک دانہ جوشاندہ سفوف یا ٹنکچر کی شکل میں کمزوری اعصاب، ہسٹریا۔ مرگی۔ دمہ۔ بدہضمی۔ اپھارہ اور دیگر سوداوی امراض میں استعمال کرانے سے فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ خوشبو دار ہونے کی وجہ سے عطر ساز تیلوں کو خوشبو دار بنانے کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ بیجوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے یا ان کا سفوف بقدر تین ماشہ شہد میں ملا کر چاٹنے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ اس لئے سوزاک میں اس کی جڑ اور پتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پودے کو جلا کر اس کا دھواں حلق میں پہنچانے سے آواز کھل جاتی ہے۔ نیز دیگر امراض گلو میں فائدہ ہوتا ہے۔ خارش اور داد پہ مشک دانہ کو پانی یا دودھ میں پیس کر لگانے سے آرام ہوتا ہے اور مارگزیدہ کے زخم پر اسے شراب میں پیس کر لگایا جاتا ہے۔

ماش پرنی یعنی جنگلی ماش Glycine Labialis.

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ماش پرنی۔ ہندی نام مشون یا جنگلی ماش ہے۔

کیفیت:۔ یہ بوٹی تقریباً ایک فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ شاخوں پہ چھوٹے چھوٹے روئیں ہوتے ہیں۔ پتے بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُڑد کی پھلی طرح اسکی پھلی میں اُڑد کے دانہ کی طرح کے دانے نکلتے ہیں۔ اسلئے اسکو جنگلی اُڑد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ عام طور پہ نسخوں میں کام آتی ہے۔ بخار۔ سنگرہنی، سودا اور صفرا کے امراض میں نافع ہے۔

مدگ پرنی یعنی لونگ پرنی۔ Phaseaius-Trilobus

جنگلی لونگ۔

کیفیت:۔ اس کے پتے پھل وغیرہ بالکل لونگ کے پودے کی شکل کے ہوتے ہیں پھل میں لونگ جتنے بیج نکلتے ہیں۔ اسی لئے اس کو جنگلی لونگ کا نام دیا گیا ہے۔

فوائد:۔ ماش پرنی کی طرح یہ بھی زیادہ تر اور چیزوں کے ساتھ ملا کر استعمال کیجاتی ہے۔ یہ تاثیر میں ٹھنڈی ہوتی ہے، مقوی ہے! اس کے پتے پیس کر آنکھوں پر لیپ لگانے سے دکھتی آنکھیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ بنگال اور بہار میں اسے بخار کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

موصلی سفید - Asparagus adscendens

مختلف نام:۔ شویت موصلی۔ ہندی میں سفید موصلی۔ بنگالی میں سادہ موصلی۔ گجراتی دھولی موصلی کہتے ہیں۔

ں چھ سے بارہ انچ تک

جڑ جو کہ بازار میں موصلی سفید کے نام سے ملتی ہے ڈیڑھ سے دو تین انچ تک لمبی ہوتی ہے خشک ہو جانے پر جو لیسدار اور قدرے میٹھی ہو جاتی ہے۔

فوائد :- موصلی سفید کا سفوف بقدر ۱½ ماشہ سے تین ماشہ تک، اتنی ہی کھانڈ شامل کرکے ہمراہ شیر گاؤ کھلانے سے احتلام، جریان، سیلان الرحم، نیز کثرت حیض میں فائدہ ہوتا ہے۔ موصلی ویریہ کو بکثرت پیدا کرتی ہے۔ نیز سرعت انزال میں فائدہ بخشتی ہے۔ اس کو جو کوب کرکے دودھ میں اس کی کھیر بنا لیں۔ مندرجہ بالا امراض کو دور کرنے کے علاوہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ کی مقدار بڑھاتی ہے۔

موصلی سیاہ - Curculigo orchioides

مختلف نام :- سنسکرت نام کرشن موصلی۔ یاتال مول۔ ہندی، گجراتی اور مہاراشٹری [illegible] موصلی۔

ممیرا

ہندوستان کے ہر حصّہ میں مختلف قسم کی بوٹیوں کو ممیرا کہا جاتا ہے۔ طب کی مختلف کتب میں بھی ممیرا کے متعلق مختلف بیان ملتے ہیں۔ یہ یقینی طور پر کسی نے نہیں لکھا کہ ممیرا کس بوٹی کا نام ہے۔

اصلی ممیرہ کو انگریزی میں coptisteeta کہتے ہیں۔ ہندی اور اردو میں اس کا نام ممیرہ ہے۔ ملیریا بخار میں اس بوٹی کے پتّے مریض کو کھلاتے ہیں۔ جو کہ بہت کڑوے ہوتے ہیں۔ اور اس سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ اگر تین عدد شہتوت کے پتوں کی ڈنڈیاں جوڑ دی جائیں، تب ایک پتّہ ممیرا بن جائیگا۔ اس کی جڑ ڈنیلو کی طرح ہوتی ہے جو کہ اوپر سے سیاہ بھورے رنگ کی لیکن اندر سے ہلدی جیسی زرد نکلتی ہے۔ اس کی جڑ تین سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہتی ہے۔ اس بوٹی کی جڑ کا ذائقہ بھی نہایت کڑوا ہوتا ہے۔ پتّے اس کے چکنے بغیر روئیں کے اور پتّوں کے ڈنٹھل چھ سے بارہ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس بوٹی میں سے ایک ڈنٹھل نکلتا ہے۔ کہ جس پر تین تین سفید رنگ کے ڈنڈی دار پھول لگتے ہیں۔ ہر ایک پھول کی ڈنڈی پہ دو ننھے ننھے پتّے سے لگے ہوتے ہیں۔ بس یہی اصلی ممیرا ہے۔ اس کی جڑ میں ایک مادہ بربرین ہوتا ہے۔ یعنی رسونت کی قسم کا مادہ ہوتا ہے۔ جو کہ بینائی کے لئے مفید ہے۔ اور آنکھوں کے بہت سے امراض کو دور کرتا ہے۔ اس لئے اس خالص ممیرے کو مختلف طریقوں سے سرمہ میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے، کہ ممیرے کی جڑ کو پہلے نہایت باریک پیس کپڑے میں سے چھان لینا چاہیئے۔ پھر ممیرے کے سفوف کو سنگِ یشپ کے کھرل میں ڈال کر اس میں خالص عرق گلاب اسقدر شامل کریں کہ جس سے ممیرا گیلا ہو کر اس کا ہر ذرہ خوب پھول جائے۔ پھر خوب کھرل کریں۔ اس طریقہ سے ممیرا

اُڑے گا نہیں اور اس کا ہر ذرہ پھول جائے گا۔ جب خشک ہونے لگے، عرق گلاب شامل کرتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں۔ جب بالکل ملائی جیسا ملائم ہو جائے۔ تب اس میں پیسا ہوا سُرمہ اور باریک پسی ہوئی ادویات کو ملا کر اور عرق گلاب سے تر کر کے اس قدر کھرل کریں کہ سُرمہ آنکھوں میں ڈالنے کے قابل ہو جائے۔ بعض حکیم وید وغیرہ اصل ممیرہ کی یہ شناخت بتلاتے ہیں۔ کہ اس کی جڑ کو اگر نیلے یا کالے کپڑے پر رگڑا جائے تو کپڑے کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ اور کپڑا سفید ہو جاتا ہے۔ یہ محض بکواس ہے ایسا نہیں ہوتا۔ یہ کام تو تیزاب سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ممیرہ میں اس قدر تیزابیت ہوتی تو یہ قطعی ناقابل استعمال ہوتا۔ اور آنکھ کے ڈھیلے کو جلا کر اندھا کر دیتا۔ کئی شعبدہ باز ہلدی کی گانٹھ کو کسی تیزاب میں بھگو کر سکھا لیتے ہیں۔ اور اس کو اصلی ممیرا بتلا دیتے ہیں۔ ممیرہ دراصل نہایت دشوار گذار پہاڑوں کی پیداوار ہے۔ جو بہت مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے جو حاصل کر سکتے ہیں، وہ ساٹھ روپے فی تولہ تک فروخت کرتے ہیں۔ ممیرے کی جڑیں پنسل سے کچھ باریک مثل کنگھی ہوتی ہے۔ لمبی لمبی اوپر سے بھوری یا سیاہ اور اندر سے بالکل ہلدی جیسے رنگ کی ہوتی ہے۔ جس کو منہ میں چبانے پر بہت کڑوی معلوم دیتی ہے۔ یہ اصل ممیرے کی پہچان ہے۔

موساکنی۔ Ipomea Reni Formis.

مختلف نام :۔ سنسکرت میں موشاکرنی۔ ہندی میں موساکنی۔ بنگالی میں اوندر کانی پانا کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ یہ بوٹی زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے اور گردے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر ایک پتے کا ڈنٹھل تنے کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔ پھول اس کے زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور پھل تقریباً گول ہوتے ہیں۔۔۔۔

اس کے بیج چھوٹے چھوٹے اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔
فوائد :- اس بوٹی کا رس کان میں ٹپکانے سے ورم اور درد کان رفع ہو جاتا ہے اس کا رس یا جو شاندہ پلانے سے پیٹ کے کیڑے مر کر باہر نکل جاتے ہیں۔ نیز پیشاب کھل کر آتا ہے۔ اور چوہے کے زہر سے پیدا شدہ عوارضات دور ہو جاتے ہیں۔

منڈی بوٹی یعنی گورکھ منڈی

Sphae Ranthus Indicus

مختلف نام :- سنسکرت میں منڈی۔ ہندی میں گورکھ منڈی یا منڈی بوٹی، اور بنگالی میں منڈیری کہتے ہیں۔
کیفیت :- اس کا پودا تقریباً ایک ہاتھ اونچا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے، اور بینگنی رنگ کے روئیں دار پھول اور پھل گول ہوتے ہیں۔ اس کے پھل منڈے ہوئے سر کی طرح بالکل ہموار ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کو منڈی بوٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ موسم برسات میں یہ پودا اگتا ہے۔ پھولوں اور پھلوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ بازار میں منڈی کے نام سے منڈی بوٹی کے پھول ملتے ہیں۔ جو کہ بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ پھول کا قد عناب کے دانہ جتنا ہوتا ہے۔ باغوں میں جو گل منڈی لگائی جاتی ہے۔ منڈی بوٹی اسی شکل کی، لیکن نسبتاً بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ دھان کی فصل کے کٹ جانے کے بعد کہیں کہیں منڈی بوٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے پھولوں اور پتوں میں ایک کڑوا الکائیڈ پایا جاتا ہے۔ منڈی بوٹی ایک اچھی مصفی خون دوا ہے۔ ہندوستان میں اس کا عرق کھینچا جاتا ہے۔ جو نقرس، خنازیر اور پھوڑے پھنسیوں کے نکلنے پہ استعمال کیا جاتا ہے۔ منڈی کی جڑ کی چھال کا سفوف دو سے تین ماشہ کی مقدار میں دینے سے ہاضمہ درست ہوتا ہے نیز کرم ہائے شکم اور خونی بواسیر میں فائدہ بخشتا ہے۔ منڈی کے بیج بھی چھال ہی کی طرح کارآمد ہیں۔ نیز ان کا سفوف شہد کے ہمراہ چٹانے سے کھانسی میں فائدہ ہوتا ہے۔ منڈی

بوٹی اور تیل ملاکر پکائیں، اس تیل کو لگانے سے ڈھلکے ہوئے پستان ٹھیک ہو جایا کرتے ہیں۔ منڈی کے پتے بھی خون کو صاف کرتے نیز اعصاب کو طاقت دیتے ہیں۔ چاولوں کی فصل کٹ جانے کے بعد تمام کھیت منڈی سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہر بوٹے پر سرخ رنگ کے بکثرت پھول لگتے ہیں۔ پھول پکنے سے پہلے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔

مُکتا جوری یا کُوپی۔ Acaly Phaindica

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ارت بنجری۔ مرہٹی میں کھوکھلی یا کھاجوئی۔ ہندی میں کوپی، یا کھوکھلی۔ بنگالی میں مکتا جوری۔

کیفیت:۔ یہ بوٹی ہندوستان کے باغوں میں اور سڑکوں کے کناروں پر تقریباً ہر جگہ مل جاتی ہے۔ یہ ایک سدا بہار روئیں دار سیدھا پودا ہوتا ہے۔ جس کا قد ایک فٹ سے تین فٹ ہوتا ہے۔ اسکی بہت سی ٹہنیاں چاروں طرف اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے پتے ڈیڑھ انچ سے تین انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس کے سبز رنگ کے لمبے لمبے پھول گچھوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی ڈوڈی چھوٹی سی ہوتی ہے جو کہ ارد گرد کے اور پتوں میں بالکل چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے اندر عموماً ایک ہی بیج ہوتا ہے

فوائد:۔ دمہ اور نمونیہ کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ دوائی ہے۔ مسہل اور قاطع کرم دوا کی حیثیت میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی جڑیں پتے اور نازک کونپلیں ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے خشک پتوں کا سفوف بچوں کے پیٹ کے کرم ہلاک کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ نیز اس کے پتوں اور ٹہنیوں کا جوشاندہ بھی اس مطلب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے رس میں میٹھا تیل جلا کر گٹھیہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رس شیر گرم کرکے پلانے سے قے ہوتی ہے۔ اس کی خوراک بچوں کے لئے چائے کا چمچہ بھر ہوتی ہے۔ جوان آدمیوں کے لئے حسب ضرورت زیادہ کی جا سکتی ہے۔ اس کے پتوں کا

جو شاندہ کان کے درد کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اس کے پسے ہوئے پتوں کا ضماد آتشک کے زخموں پر لگانے سے شفا ہوتی ہے۔ نیز مار گزیدہ کے زخم پر لگانے سے درد میں تخفیف ہوتی ہے۔ یونانی طب میں اس کے پتوں سے دیوانہ پن کا علاج کرتے ہیں۔ وہ عموماً اس کا ایک اونس تازہ رس میں چھ گرین سوڈیم کلورائیڈ ملا کر ہر روز صبح مریض کے دونوں نتھنوں میں ٹپکاتے ہیں، اور اس کے بعد سرد پانی کا غسل دیتے ہیں۔ تین روز تک یہ عمل کرنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس عمل سے دماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ناک میں دوائی ٹپکانے کے بعد جو چھینکیں آتی ہیں، اس سے کچھ مواد ناک کی راہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مسہل بھی ہے۔ اور آنتوں کے کرم ہلاک کرنے میں شرطیہ طور پر مفید ہیں۔ بچوں کی قبض کی حالت میں اس کے پتوں کو پیس کر اس کی گولی ریٹھے کے برابر بنا کر اگر بچہ کی مقعد میں داخل کر دی جائے۔ تو اجابت یا فراغت ہو جاتی ہے۔ جب سر درد جوش خون کے باعث ہو تو اس پودے کے رس میں روئی یا کپڑا تر کر کے دونوں نتھنوں میں داخل کرنے سے تھوڑی دیر میں نتھنوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ جو بعد ازاں خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح درد سر کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کے خشک پتوں کا سفوف زخموں اور ناسوروں پر چھڑکنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ اس کی جڑ پانی میں جوش دیکر پلانے سے مسہل ہوتی ہے۔ اور نمک ملا کر پلانے سے اس کے پتوں کا جوشاندہ بھی مسہل کا کام کرتا ہے۔

میٹھا تیلیہ یا بچھناگ

اس کی سفید قسم جو کہ ہندی میں اتیس کہلاتی ہے، کوئی ایسی مہلک نہیں ہوتی۔ ذیابطیس میں اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور پہلے ہی دن سے مریض کے پیشاب کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی شکر کی تعداد بھی کم ہو جاتی ہے اور

جریان سلسل بول کی شکایت بھی رفع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ بعض حالتوں میں اسے فالج اور جذام کے مریضوں پر بھی مفید پایا گیا ہے۔ اور نیلیا کی باقی تمام قسموں کے مقابلہ میں اس میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ یہ نہ تو تلخی پیدا کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن اس کا اثر زیادہ یقینی اور یکساں ہوتا ہے۔

کیفیت :- یہ ایک لمبی دو سالہ بوٹی ہے۔ ایک سال میں پھولتی پھلتی، اور دوسرے سال میں مرجھا جاتی ہے۔ اس کی ڈنڈی مضبوط اور ایک سے اڑھائی انچ لمبی ہوتی ہے۔ پتے زیادہ تر کٹے ہوئے اور تین گچھوں میں نچلی طرف سے چرے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھول نیلے رنگ کے علیحدہ علیحدہ ڈنڈی پر گچھوں کی شکل میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی پھلیاں کم چوڑی اور نچلی طرف سے کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کی جڑیں دوہری اور گٹھیلی ہوتی ہے۔ گانٹھوں میں جھریاں اور لکیریں پڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں جب پھل پک جاتے ہیں تو اس کے بعد ان جڑوں کو اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔

فوائد :- بچھناگ ایکونائٹ کی بحد زہریلی اقسام میں سے ہے۔ اس بوٹی سے جو کھار اور زہریلا جوہر نکالا جاتا ہے۔ اس کو انگریزی میں انڈاکونائی ٹین کہتے ہیں۔ اس کی خاص صفت یہ ہے مختلف صورت کی قلموں اور بلورین ٹکڑوں میں جم جاتا ہے۔ یہ بخار۔ گٹھیہ۔ کھانسی۔ دمہ اور سانپ کاٹے کی دوائیوں میں برتی جاتی ہے۔

مُصَبّر یا ایلوا۔ Aloevara

مختلف نام :- سنسکرت اور بنگالی میں اس کو گھرت کماری کہتے ہیں۔ ہندی اور تامل میں کماری یا ایلوا۔ انگریزی میں ایلوا اور یرا اور پنجابی میں مصبر ناموں سے پکارا جاتا ہے۔
اس کے درخت بیس قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے گھیگوار یعنی گوار گندل بھی ہے جو کہ ہندوستان میں ہر جگہ ملتا ہے۔ لیکن مروجہ ایلوا جنوبی افریقہ کے درختوں سے ہی بنایا جاتا ہے

مصبر :۔ ایک درخت کا خشک کیا ہوا رس ہے۔ جو جنوبی اور مشرقی افریقہ میں پیدا ہوتا ہے، اس کی چھال کھردری۔ اور پتے موٹے ہوتے ہیں۔ آڑے شگاف دینے سے ان پتوں میں سے ایک گاڑھا بے رنگ لعاب نکلتا ہے۔ جو دھوپ یا آگ میں رکھ کر خشک کرنے سے سیاہ رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ مصبر ہے۔ جو سخت ڈھیلوں کی شکل میں بازار میں ملتا ہے۔

فوائد :۔ انسانی جسم کے متورم مقامات پر ٹکور اور مالش کے لئے اکثر تیلوں اور پلٹسوں میں مصبر کا استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کا اندرونی استعمال جلاب کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ کم و بیش اڑھائی ہزار سال سے حکما اس کا استعمال بطور دوائی کر رہے ہیں۔ مصبر اور ریہ کی ہموزن ملا کر پانچ دس رتی کھلانے سے حیض کا خون بغیر درد کے خارج ہوتا ہے۔ ہندوستان میں ہر سال تقریباً سینتیس ہزار روپیہ کا مصبر ممالک غیر سے آتا ہے۔ یہ درخت زیادہ تر خودرو حالت میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ کاشت کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی کاشت بہت آسان ہے۔ اور خشک اور نکمی زمینوں پر بھی ہو سکتی ہے ہندوستان میں اگر اسکی طرف توجہ دی جائے، تو یہ کاشت بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

مونگ پھلی۔ Ground Nut

مختلف نام :۔ سنسکرت میں بوچاناکا۔ ہندی میں مونگ پھلی۔ بنگالی میں چینے بادام۔ گجراتی میں بھوئی چنے۔ تامل میں ویرک کڈائی اور انگریزی میں گراؤنڈ نٹ منگی نٹ کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ مونگ پھلی صرف خوراک میں ہی استعمال نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بیجوں میں سے تیل بھی نکلتا ہے۔ جو ذائقہ میں خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ تیل کیمیادی اور طبی حیثیت سے زیتون کے تیل سے بہت کچھ مشابہت رکھتا ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں من مونگ پھلی ہر سال خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اور اس سے کئی گنا مقدار کولھوں میں پل جاتی ہے۔

اس کا تیل ہندوستان میں عموماً صابن اور بناسپتی گھی بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یورپ میں اس کو صاف کر کے ادویات کے کام میں بھی لایا جاتا ہے۔ یہ تیل روغن زیتون کا نہایت عمدہ بدل ہے۔ اور انسانی خوراک میں استعمال ہونے کی ویسی ہی صلاحیت رکھتا ہے۔

Solanum Nigrum - مکوہ

مختلف نام :- سنسکرت میں کاک ماچی۔ ہندی میں مکوئے۔ بنگالی میں کاکا ماچی کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ بوٹی ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ ملتی ہے۔ اس کا پودا سیدھا ہوتا ہے۔ اور تنے میں سے بہت سی شاخیں ادھر اُدھر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مکوہ کا تنا کنارہ دار ابھاروں کے ذریعہ کئی پہلوؤں میں منقسم ہوتا ہے۔ اس کے پتے ایک انچ سے لیکر ڈیڑھ انچ تک لمبے اور بیضوی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان کی شکل لمبوتری بھی دیکھی گئی ہے۔ ان پتوں کے کناروں پر دندانہ یا خم ہوتے ہیں۔ اس کے پھول چھوٹے چھوٹے سفید اور سرنگوں ہوتے ہیں۔ اور پھول کے نیچے کی طرف پانچ دندانوں والی پتیاں ہوتی ہیں۔ پھول کی پنکھڑیوں کا رنگ سفید اور شاذ و نادر سرخ بھی ہوتا ہے۔ اس پنکھڑی میں پانچ دندانہ یا خم ہوتے ہیں۔ اس کا سیاہ رنگ کا پھل نرم چمکدار، اور کبھی کبھی سرخ اور زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے۔ مکوہ کے بیج زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر چھوٹے چھوٹے گڑھے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے پھل مقوی اور پیشاب آور خیال کئے گئے ہیں۔ اور استسقاء اور دل کے امراض کے علاج میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے پھل بخار، اسہال۔ آشوب چشم۔ اور سگ گزیدہ کے علاج میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ سل بواسیر اور زحیش کے علاج میں بھی مفید ہیں۔ جگر بڑھ جانے کی حالت میں مکوہ کا رس پندرہ بیس تولہ کی مقدار میں ایک ہفتہ تک پلاتے ہیں۔ اس کا رس مسہل اور پیشاب آور ہوتا ہے۔ اس کا شربت قاطع بلغم ہوتا ہے۔ یہ شربت بخار کی حالت میں دینے

سے گرمی کو زائل کرتا ہے۔ اور دل کو تسکین بخشتا ہے۔ اس پودے کا رس گردے مثانہ کی سوزش دور کرنے اور شدید سوزاک کے علاج میں مفید ہے۔ مکوہ کے عرق سے جلودھر کا علاج بھی نہایت کامیابی سے کیا جاتا ہے۔ اس کے پتوں کا رس بقدر ایک چمچہ دن میں دو تین بار پلانے سے بچوں کے منہ کے چھالے دور ہوتے ہیں۔ مکوہ کا رس نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے پتوں کو پیس کر رس نکال لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں کسی مٹی کے برتن میں گرم کر لیا جاتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کی زردی دور ہو کر رنگت سرخی مائل نہ ہو جائے۔ پھر آگ سے نیچے اُتار کر سرد ہونے پر چھان لیا جاتا ہے۔ اور صبح کے وقت مریض کو پینے کے لئے دیا جاتا ہے۔ یہ جگر کی دیرینہ خرابی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کی مقدار خوراک ایک پاؤ ہوتی ہے۔ تھوڑی خوراک دینے سے یہ بعض خون ہوتا ہے۔ جو کھجلی وغیرہ کو مفید ہے۔

Helic Teresisora ۔ مروڑپھلی

مختلف نام :۔ سنسکرت میں سرگ سنگا ۔ ہندی میں مروڑی ۔ یا مروڑپھلی کہتے ہیں۔
کیفیت :۔ یہ ایک چھوٹا سا درخت ہے۔ جو تقریباً تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کو زیادہ تر انتڑیوں بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور قولنج اسہال اور کثرت بلغم میں اس کا استعمال زیادہ مفید ہے۔ اس کا سفوف کان کے اندرونی زخموں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ پرانی پیچش میں پھلی کو بریاں کر کے دیگر اجزا میں شامل کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ پھلی انتڑیوں کی بیماریوں میں فائدہ مند ہوتی ہے۔ مرض ذیابیطس میں اس کا جوشاندہ دیا جاتا ہے۔

Valerianawallichi ۔ مشک بالا یا سگندھ بالا

مختلف نام :۔ ہندی میں مشک بالا سگندھ بالا اور ہندی میں مشک بالا کہتے ہیں۔

اس کے ہر حصہ پر نرم نرم روئیں ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ موٹی گول اور پتے ایک انچ سے تین انچ قطر کے ہوتے ہیں۔ جو کہ بنفشہ کے پودے کی ہمشکل ہوتے ہیں۔ اور اکٹھے ملتے ہیں۔ لیکن مشک بالا سفید پھول کے باعث بنفشہ سے تمیز ہوتا ہے۔ پتوں کے دندانہ دار کنارے بنفشہ کے پتوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ مشک بالا کے پتوں پر عموماً دندانہ ہوتے ہیں۔ اسکے پھول سفید ہوتے ہیں۔ جن پر سرخ داغ ہوتے ہیں۔ اس کے پھل روئیں دار اور جڑیں خوشبودار ہوتی ہیں۔ اس کی جڑ مقوی ہوتی ہے۔ اور اعصاب اور بادی گولے امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کی جڑ تمباکو کو خوشبودار بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہون سامگری میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ کشمیر کا سگندھ بالا، بہ نسبت دیگر علاقوں کے صاف ستھرا اور موٹا ہوتا ہے۔ اس کے پودوں میں شاخیں نہیں ہوتی۔ جڑ سے ہی پتے نکلتے ہیں۔ اور اس کی جڑیں بڑی خوشبودار ہوتی ہیں

مالکنگنی - Celasttus Paniculatus

مختلف نام :۔ سنسکرت میں۔ جیوتش متی یا مالکنگنی کہتے ہیں۔ اور ہندی میں مالکنگنی کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس کی بیل ہوتی ہے۔ جس کی چھال زرد ہوتی ہے۔ اس کی ٹہنیاں نرم اور آپس میں پیچیدہ ہوتی ہیں۔ اس کی لکڑی بہت نرم اور اسفنجی ہوتی ہے۔ اسکے پتے دو انچ سے چار انچ تک لمبے اور ڈیڑھ انچ سے تین انچ تک چوڑے بیضوی یا لمبوترے شکل کے ہوتے ہیں۔ جس کے حاشیہ پر چار سے چھ تک رگوں کے جوڑے کناروں کے ساتھ ساتھ اندر کی طرف ہوتے ہیں۔ اس کے پھول پیلے یا سبزی مائل زرد رنگ کے مخروطی شکل کے دو سے چار انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اسکی ڈوڈی نصف انچ لمبی بیضوی یا لمبوتری شکل کی ہوتی ہے۔ جس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

اس کے بیج کے اوپر ایک سرخ رنگ کا غلاف ہوتا ہے۔ اس کی ہر ڈوڈی میں تین
بیج ہوتے ہیں۔ اس کی بیلیں درختوں پہ رسیوں کی طرح بلند سے بلند درخت کی
چوٹی تک پھیلی ہوتی ہیں۔ اور یہ بیلیں درخت کے تنے کے ساتھ پیوستہ ہو کر درخت
کا ہی حصہ معلوم دیا کرتی ہے۔ یہ درخت بن کیل، چیڑ دیار وغیرہ درختوں پر چڑھی
ہوئی ملتی ہے۔ اس کے پتے، بیج اور تیل دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مالکنگنی
کے بیجوں کی تاثیر گرم خشک مانی گئی ہے۔ اور یہ مقوی باہ ہوتے ہیں۔ فالج۔
گھٹیہ۔ جذام اور بلغم وسودا کے مریضوں میں مالکنگنی کے بیجوں کا استعمال داخلی
اور خارجی طور پہ کیا جاتا ہے۔

اس کے بیجوں کا تیل خارجی طور پہ گھٹیہ کے ورم پہ مالش کے لئے بہترین
تسلیم کی گئی ہے۔ مالکنگنی کے پتوں کا رس افیون کے زہر کے لئے تریاق کے طور پہ
استعمال کرتے ہیں۔ اور بیجوں کو گائے کے پیشاب میں رگڑ کر کھجلی پہ ضماد کرنے سے
آرام ہوتا ہے۔ ان بیجوں میں سے ایک سرخ رنگ کا تیل نکلتا ہے۔ جو دس سے
پندرہ بوند تک دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے اعلیٰ درجہ کا محرک باہ ہوتا
ہے۔ اسی روغن کے استعمال کے چند منٹ بعد کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ یہ تیل معدہ
کے امراض میں بھی مفید ہے۔ ان بیجوں کو پیس کر اور انکی ٹکیاں بنا کر پرانے اور لاعلاج
ناسوروں پہ ضماد کرنے سے جلد شفا ہوتی ہے۔ مالکنگنی کا تیل کھجلی اور چنبل کے لئے
ایک مفید اور زود اثر دوائی ہے۔ اس تیل کے اندرونی طور پہ استعمال کرنے سے پہلی
علامت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ ان بیجوں میں حافظہ
اور تقویت دینے اور ذہن کو تیز کرنے کی بھی تاثیر ہوتی ہے۔ چنانچہ سکولوں کی بہت
سے ماسٹر اور پاٹھ شالاؤں کے پنڈت اپنے شاگردوں کو بعض اوقات مالکنگنی کے
بیجوں کا استعمال کراتے ہیں۔

Randia Dumentorum- مین پھل

مختلف نام :- سنسکرت میں مدن پھل۔ ہندی میں مین پھل۔ پنجابی میں راڑا سندھل یا مینڈھا پھل۔ اور بنگالی میں مین پھل کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ ایک خاردار جھاڑی یا چھوٹا سا درخت ہوتا ہے۔ جس پر ایک انچ سے ڈیڑھ انچ تک لمبے مضبوط کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کی چھال نیلگوں اور لکڑی سفید اور سخت ہوتی ہے۔ اس کے پتے ایک انچ سے دو انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اور زرد زردی مائل سفید رنگ کے پھول ایک سے تین تک اکٹھے لگتے ہیں۔ اس کا پھل گول یا بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ جس کا طول تقریباً پون انچ ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ایک بڑی ٹوپی ہوتی ہے۔ یہ پھل روئیں دار اور رنگت میں زرد ہوتا ہے اس کے اندر دو خانے ہوتے ہیں۔ جن کے اندر لیس دار گودے میں لپٹے ہوئے چپٹے بیج ہوتے ہیں۔

فوائد :- اس درخت کی چھال، پھل، اور پھل کا چھلکا ادویات میں کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کا پھل اعلیٰ درجہ کا قے آور ہوتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے مریض کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایک پھل ایک دفعہ کے استعمال کے لئے کافی ہوتا ہے اس پھل کو سفوف کی شکل میں گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرانا چاہیئے۔ یہ ملین ہے۔ اور خارجی طور پر ورموں پر ضماد کرنے سے اس کی تاثیر محذر اور مسکن ہوتی ہے بخار کی حالت میں جب ہڈیوں اور جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس درخت کی چھال کا سفوف اندرونی طور پر اور جوشاندہ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے مریض کو آرام ہوتا ہے۔ اس کی چھال کا جوشاندہ پینے سے طبیعت میں متلی پیدا ہو کر قے ہو جاتی ہے۔ اور اگر گاڑھے جوشاندہ کو گائے کے گوبر میں ملا کر

زخموں پر ضماد کیا جائے تو شفا ہوتی ہے۔ پکے ہوئے مین پھل کا سفوف بقدر چھ ماشہ سرد پانی کے ہمراہ استعمال کرانے سے پیچش کے مریض کو صحت ہوتی ہے۔ اس پھل کو چاولوں کے دھوون میں گھس کر ناف کے گرد ضماد کرنے سے درد قولنج کو تسکین ہوتی ہے۔ اور مین پھل کا سفوف آٹے میں ملاکر مچھلیوں کو کھلانے سے وہ ہلاک ہوجاتی ہیں۔ مین پھل کے درخت کی چھال خشک اور قابض ہوتی ہے۔ مین پھل کا گودا پیٹ کے کیڑوں کو مارنے میں بھی مفید ہے۔ یہ سفوف اگر شیرخوار بچوں کی زبان اور تالوں پہ گا ہے گاہے مل دیا جائے تو ان کے دانت آسانی سے نکلتے ہیں۔ اور بخار یا دیگر عوارض جو عموماً ان ایام میں لاحق ہوجاتے ہیں رفع ہوجاتے ہیں۔

ملیٹھی۔ Glycyrrhizoglobra

مختلف نام :۔ سنسکرت میں۔ مدھویشٹی۔ مدھو سرو اور ہندی میں ملیٹھی کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ ملیٹھی کے پتے جنگلی کیکر یا بید مجنوں کے مشابہ اور کڑوے ہوتے ہیں۔ پودا اس کا جھاڑی نما ہوتا ہے۔ ہندوستانیوں کو اس کی کاشت پہ توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے استعمال سے قوت جسمانی قوت باہ اور بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت نکھرتی ہے۔ بالوں کی سیاہی دیر تک قائم رہتی ہے۔ آواز سریلی ہوجاتی ہے۔ صفرا بلغم اور خون کی اکثر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ پیاس، متلی، قے کو روکتی ہے اور زہروں کے اثر کو زائل کرتی ہے۔ خارجی طور پہ استعمال کرنے سے زخموں کو مندمل کرتی ہے۔ اور سوزش کو رفع کرتی ہے۔ نیز اس کے باقاعدہ استعمال سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور کھانسی اور دمہ وغیرہ کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ ملیٹھی جڑ یا ہی بطور دوا کے استعمال ہوتی ہیں۔ یہ قبض کشا نسخوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور حلق کے متعلق تقریباً تمام شکایات میں اس کا ٹنکچر ضرور استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کھانسی اور

حلق کی بیماریوں کے لئے جو ٹکیہ تیار شدہ بازاروں ملتی ہیں۔ ان میں زیادہ تر جزو ملیٹھی کا ہی ہوتا ہے۔ پیٹ میں تیزابی مادہ کی کثرت سے جو درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے ملیٹھی بہترین چیز ہے ملیٹھی کی جڑ سے ایک ست تیار کیا جاتا ہے جسے رب السوس یا اصل السوس کہتے ہیں۔ یہ ست جڑ کو پانی میں جوش دیکر حاصل کیا جاتا ہے۔ اور بعد ازاں آگ پر خشک کیا جاتا ہے۔ اگر سر پہ بال نہ اُگتے ہوں تو ملیٹھی کا لیپ لگانے سے بال پھر اُگ آتے ہیں۔ ملیٹھی کے جوشاندہ سے ہر روز آنکھیں دھونے سے آنکھیں مختلف امراض چشم سے محفوظ رہتی ہیں۔ اور اس کا جوشاندہ سرد کر کے آنکھ میں ٹپکانے سے درد چشم کو تسکین ہوتی ہے۔

ملیٹھی میں ایک ایسا جوہر ہے، جو کھانڈ سے پچاس گنا زیادہ میٹھا ہے۔ اور اس کے مختلف قسم کی صحت بخش مٹھائیاں تیار کی جاتی ہیں۔ آج کل تمام دنیا کی نسبت امریکہ میں ملیٹھی کی سب سے زیادہ مانگ ہے۔ امریکہ میں ان جڑوں کو جو کوب کیا جاتا ہے۔ پھر اسکا جوشاندہ بنا کر بعد ازاں اس سیال کو خشک کر کے پیس لیا جاتا ہے۔ اور اسے ملیٹھی کے خشک شدہ رس کے نام سے فروخت کیا جاتا ہے۔ ملیٹھی کی جڑوں سے جب یہ سیال نکال لیا جاتا ہے، پھر انھیں دوبارہ پانی میں ڈال کر جوش دیا جاتا ہے۔ اس پانی میں سے بکثرت جھاگ پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور یہ جھاگ آگ بجھانے کے مطلب کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ دوبارہ جوش دینے کے بعد ملیٹھی کی لکڑی گتہ بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے موٹے کاغذ بھی بہت عمدہ اور سخت بن سکتے ہیں۔ ان ریشوں میں یہ خاصیت ہے کہ یہ حرارت اور ہوا کو گذرنے نہیں دیتے۔ اس لئے اب ان سے گتے بنا کر انھیں مکان بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان گتوں پر اعلےٰ روغن ہو سکتا ہے۔ چین میں لوگ ملیٹھی بکثرت کھاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے ان کے جسم تندرست اور ہٹے کٹے بنے رہتے ہیں۔ اور طاقتور وجوان رہتے ہیں۔

ناگرموتھا۔ Cyperus Scariosus

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ناگرمستک، ہندی اور بنگالی میں ناگرموتھا کہتے ہیں۔
کیفیت:۔ اس پودے کی جڑ سے پتے گھاس کی شکل میں نکلتے ہیں۔ جو چبانے پر تیز حریف اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ ہر پتہ چوڑائی میں ½ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اور یہ پیاز کے پودے کی طرح استادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کی جڑ گہری ہوتی ہے۔ اس لئے باوجود زمینداروں کے بار بار کاٹنے کے پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ پنجاب کے زمیندار اس کو ڈیلا گھاس کہتے ہیں۔ اور اس سے سخت نالاں ہیں۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ اس بوٹی کی جڑ کو ہی ناگرموتھا کہتے ہیں۔ جو کہ ایک مفید دوا ہے۔ یہ ہر نمناک زمین میں خودرو پیدا ہو جاتا ہے اس بوٹی کی بڑی قسم کے پتے اس سے لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اس بوٹی کی جڑ اوپر سے سیاہ لمبی اور پچکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور یہ ہی اصل ناگرموتھا کہلاتی ہے۔ جو پنساری لوگوں کے ہاں ملتی ہے۔ یورپ والے ان کی گٹھلی اور جڑوں کو کشید کر کے ایک خوشبو نکالتے ہیں۔ کہ جس میں گلاب جیسی خوشبو ہوتی ہے۔ اور بھاری قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ ان جڑوں کو بطور ناگرموتھا دوا میں استعمال کیا جاتا ہے۔
فوائد:۔ ناگرموتھا قابض ہاضم اور پیاس کو مٹاتا ہے۔ بخار میں اس کا جوشاندہ یا سفوف بنا کر استعمال کرانے سے پسینہ اور پیشاب کھل کر آجاتے ہیں، اور بخار کم ہو جاتا ہے۔ ناگرموتھا، اسہال، پیچش، شدت پیاس، جریان خون، زہرباد قے وغیرہ امراض میں استعمال کرنے سے اچھا فائدہ ہوتا ہے۔ تازہ موتھا کا ضماد پستانوں پر کرنے سے دودھ بڑھتا ہے۔ اس کے سفوف کو دو سے تین ماشہ تک تازہ پانی کے ہمراہ کھلانے سے، نیز جوشاندہ بنا کر غرارے کرانے سے منہ سے رال بہنا بند ہو جاتا ہے۔

نیل

مختلف نام :- سنسکرت میں نیل۔ ہندی میں نیل، بنگالی میں نیل گاچھ۔ گجراتی میں گلی کہتے ہیں۔

کیفیت :- یہ چھوٹا سا پودا ہندوستان میں تقریباً ہر ایک جگہ بویا جاتا ہے۔ وہ مصنوعی نیلا رنگ آنے کی وجہ سے اب اس پودے کی کاشت کم کی جاتی ہے۔

یہ پودا دو تین ہاتھ اونچا بالکل سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ تنے اور شاخوں پہ بہت سے روئیں ہوتے ہیں۔ پتے اس کے دو تین انگل لمبے برنگ سبز یا سبزی مائل سیاہ پھول چھوٹے چھوٹے اور نیلے ہوتے ہیں۔ اس کی پھلی جس میں کہ آٹھ دس چھوٹے چھوٹے بیج ہوتے ہیں۔ اس پودے کو کاٹ کر اور کچل کر ایک پختہ حوض میں کچھ پانی بھر کر اس میں ڈالدیا جاتا ہے۔ کچھ دنوں بعد پتے وغیرہ پانی میں گل کر نیلا رنگ چھوڑ دیتے ہیں۔ جو پانی میں نہ حل ہو سکنے کی وجہ سے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اب پانی کو جدا کر کے اس تہ نشین مادہ کو دھوپ میں پھیلا کر خشک ہونے پہ نیچے سے نیل کو اکٹھا کر کے تین یا ساڑھے تین انچ مربعہ ٹکیوں کی شکل میں کاٹ کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ اس مادہ میں بیشتر حصہ انڈی گوٹین کا ہوتا ہے۔ جو کہ پانی الکوحل اور پانی ملے ہوئے تیزاب میں نہیں گھل سکتا۔ لیکن تیز گندھک کے تیزاب میں گھل جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ جوہر نیل بن جاتا ہے۔

فوائد :- باولے کتے کے کاٹنے پہ نیل کے تازہ پتوں کا رس بقدر ایک چھٹانک ہر روز دن میں ایک بار مریض کو پلا دیا جاتا ہے۔ اور اس کے تازہ پتوں کو پیس کر مقام زخم پر اس کا ضماد بھی کیا جاتا ہے۔ اس سے عموماً کتے کا زہر اپنا اثر نہیں کرتا۔ اور مریض بچ جاتا ہے۔ اگر اس کے استعمال سے جی متلائے یا قے وغیرہ کی علامت پیدا ہو جائے تو اس حالت میں اسکا استعمال بند کرا دینا چاہیئے۔ جگر اور تلی بڑھ جانے نیز اعصاب کو طاقت دینے اور دمہ، دل کی دھڑکن

کالی کھانسی اور جملہ امراض گردہ میں بھی اس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔ باولے کتے کے علاوہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے پر بھی اس کے پتوں کا ضماد کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس کی جڑ اور پتے دستنا آور ہوتے ہیں۔ لیکن تھوڑی مقدار میں دینے سے اعصاب کو طاقت دیتے ہیں، اور مندرجہ بالا امراض میں فائدہ کرتے ہیں۔ پتوں کے رس کی مقدار چوتھائی سے ایک چھٹانک تک ہوتی ہے۔ سنکھیا کھا جانے پر اس کی جڑ کا جوشاندہ بنا کر بطور تریاق پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پتوں اور جڑ کا جوشاندہ بنا کر زخموں کو دھونے سے یا تیل کا سفوف زخموں پر چھڑکنے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔ جلے ہوئے زخموں پر بھی اس کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔ ارنڈی کا تیل یعنی کسٹر آئل میں ملا کر اس کو بچوں کی ناف اور مثانہ پر ملنے سے پاخانہ اور پیشاب کھل کر ہو جاتا ہے۔ بچوں کے منہ میں چھالے پڑ جانے پر، خونی بواسیر اور ہاتھ پاؤں کی جلن کو تسکین دیتا ہے۔ بنگال میں ناگ کیسر کے پھول اور پتے سانپ کے زہر کے لئے تریاق کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کی چھال کا سفوف خوشبودار اور قدرے خشکی کرنے والا ہوتا ہے۔

نرگنڈی یعنی سنبھالو - viezxtri Folza

مختلف نام :- سنسکرت میں نرگنڈی کہتے ہیں۔ اور ہندی میں یہ سنبھالو اور نرگنڈی ناموں سے مشہور ہے۔ بنگالی میں اس کو نشندا، مرہٹی میں لنگور اور پنجابی میں بنا کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ درخت تمام ہندوستان کے گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ سنبھالو کا درخت سنگترہ یا انار کے درخت جتنا بلند ہوتا ہے۔ نرگنڈی کی جھاڑی تقریباً آٹھ فٹ تک بلند ہوتی ہے۔ اس کے پتے خزاں میں جھڑ جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک تیز بو نکلتی ہے۔ ان پتوں کے نیچے کی طرف سفیدی یا خاکستری رنگ کے نرم روئیں ہوتے ہیں۔ انکی چھال نیلگوں رنگ کی پتلی سی اور لکڑی سفید مائل اور سخت ہوتی ہے۔ اس کے پھول بعض

اوقات نیلے رنگ کے ننھے ننھے گچھوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل گول گول ہوتا ہے۔ اور پکنے پر سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جس کے پھول زردی مائل نیلگوں رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کو نرگنڈی لکھا ہے۔ دونوں کے خواص قریباً یکساں ہیں لیکن ادویات میں عموماً "نرگنڈی" کا استعمال ہوتا ہے۔ نرگنڈی کی جڑ بلغم کو منہ کے راہ خارج کرتی ہے۔ اور اس کے مقوی اور دافع بخار بھی ہے۔ اس کے پتے مفرح مقوی اور قاطع جراثیم ہوتے ہیں۔ نزلی بخار میں جبکہ ساتھ بخار اور ثقل سماعت کی شکایت ہو تو نرگنڈی کے پتوں کا جوشاندہ فلفل دراز کے ہمراہ پلانے سے آرام ہوتا ہے۔ سر درد کی حالت میں نرگنڈی کے تازہ پتوں کو تکیہ کے اندر بھر کر سر کے نیچے رکھنے سے آرام ہوتا ہے اس کے پتوں کا تازہ رس زخموں اور ناسوروں میں ٹپکانے سے مواد بند ہو جاتا ہے۔ اور جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کو تیل میں جلا کر ایک مرہم تیار کی جاتی ہے۔ جس کے لگانے سے ناسور بھر جاتے ہیں۔ اور کنٹھ مالا کے زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتے ورموں کو تحلیل کرتے ہیں۔

شدید گھٹیہ کے ورموں اور خصیوں کی سوزش کو رفع کرنے میں خاص طور پر مفید ہیں عورتیں ایام زچگی میں اس کے پتوں کے جوشاندہ سے غسل کرتی ہیں۔ جس سے رحم کی تمام فاسد رطوبات خارج ہو کر زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔ سر درد کی حالت میں سنبھالو کے خشک پتے چلم میں رکھ کر پینے سے شفا ہوتی ہے۔ اس کے خشک سفوف کی شکل میں کھلانے سے آنتوں کے کرم ہلاک ہوتے ہیں۔ گھٹیہ کے علاج میں اس پودے کا استعمال اس طریقے یہ ہوتا ہے کہ رس برگ بھنگرہ، رس نرگنڈی۔ رس برگ تلسی ہموزن اور اس میں تہائی وزن اجوائن دیسی رگڑ کر چھان لی جاتی ہے۔ پھر چھ ماشہ گھی اور ایک ماشہ کالی مرچ ڈال کر گرم کر کے گھٹیہ کے مریض کو نصف تولہ کی مقدار میں یہ رس پلایا جاتا ہے۔ ورم جگر کی حالت میں دو تولہ نرگنڈی کے پتوں کے رس کو دو تولہ گائے کے پیشاب میں ملا کر مریض کو

صبح نہار منہ ایک ہفتہ تک پلانے سے شفا ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں ایک قسم کا تیل ہوتا ہے۔ اور ایک لیسدار گوند بھی ہے۔ تیل میں سے نرگنڈی کی تیز بو آتی ہے۔ یہ تیل بھی قلیل مقدار میں گٹھیہ کے مریضوں پر شفا بخش ثابت ہوا ہے۔ گلے پڑنے پر اس کے پتوں کو کوٹ کر اور گرم کرکے باندھنے سے گلے کی گلٹیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔

ودارى كند يعنى بدارى كند - Ipomea Digitata

بنگالی میں بھوئیں کوڑا اور ہندی میں اس کو وداری کند یا بداری کند کہتے ہیں۔
کیفیت :- یہ ایک بیل ہوتی ہے۔ جو جھاڑیوں پر چڑھی ہوئی یا زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس بیل کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں۔ اور اس میں تین تین ڈھاک کے پتوں کی مانند لگے رہتے ہیں۔ جو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تقریباً چار انچ لمبے اور تین انچ چوڑے اس کے پھول ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ بینگنی ہوتا ہے۔ اس بیل کی جڑ یعنی وداری کند جو کہ شلغم سے لے کر اور پیٹھے کے برابر تک ہو جاتی ہے۔ جو نہایت میٹھی اور اندر سے دودھ کی طرح سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ وداری کند میں کھانڈ نشاستہ اور ایک سفید قسم کا رس ہوتا ہے وداری کند قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ نیز احتلام، سیلان الرحم کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ چھاتیوں میں دودھ کی مقدار کو بڑھاتا ہے۔ اور پیشاب کے رک رک کر یا جلن کے ساتھ آنے کو دور کرتا ہے۔ پہاڑی لوگ اس تازہ کند کو جو کہ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ کھاتے ہیں خشک وداری کند کا سفوف بقدر چھ ماشہ مندرجہ بالا امراض میں دودھ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ شاید آپ نے کبھی شاستروں کتابوں میں پڑھا یا سنا ہو گا کہ سادھو رشی منی جنگلوں میں محض کند مول کھا کر گذارہ کرتے تھے۔ ان میں سے ایک یہ وداری کند بھی ہے۔ وداری کند اور وراہی کند دونوں کے پتے بہت حد تک ہم شکل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی شناخت بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ صرف جڑ کے ذائقہ اور رنگ و شکل و شباہت سے ہی یہ مغالطہ دور ہوتا ہے۔

Tacca Lauis ورا ہی کند-

مختلف نام :- ہندی نام سور کند- گینٹھی- بنگالی نام چام آلو اور انگریزی میں ٹیکالیوس کہتے ہیں

کیفیت :- بداری کند کی بیلوں کے آس پاس ہی وراہی کند کی بیلیں اُگی ہوئی ہوتی ہیں- بداری کند کی طرح اس کی مضبوط اور پھیلی ہوئی بیلیں کے تین تین پتے اکٹھے لگے رہتے ہیں- جو ڈھاک کے پتوں جیسی ہتھیلی نما ہوتے ہیں- اس کی جڑ ہلکے زرد رنگ کی ہوتی ہے- اسکی چھلکہ پر ہلکے زرد رنگ کے لمبے لمبے بال ہوتے ہیں- یہ کند وداری کند سے بہت بڑا ہو جاتا ہے- انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچا جاتا ہے- گرمیوں میں اس بیل کے خشک ہو جانے پر بھی نیچے کا کند جوں کا توں رہتا ہے- اور خشک نہیں ہوتا- موسم برسات میں بارش ہونے پر دوبارہ اس بیل کی شاخیں بھر ہری ہو جاتی ہیں- اس کند میں نشاستہ کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے- یہ کند ذائقہ میں کڑوا ہوتا ہے- لیکن سبزی بناتے پر اس کی کڑواہٹ دور ہو جاتی ہے- یہ خون کو صاف کرتا، نیز کوڑھ اور خنازیر کے لئے مفید ہے-

Juniperus Communis ہاؤبیر-

مختلف نام :- سنسکرت میں ہیوشا- بنگالی میں ہوشا- گجراتی میں ہوشن- اور ہندی میں ہاؤبیر کہتے ہیں-

کیفیت :- ہاؤبیر ایک جھاڑی ہے جس کے پتے سرو یا جھاؤ کی طرح اور خوشبودار ہوتے ہیں- اس کا پھل تقریباً گول اور دارچینی رنگ کا ہوتا ہے- اس پھل میں سے چار بیج نکلتے ہیں- اس کے پھل جھڑبیر کے مشابہ ہونے کے باعث ہاؤبیر کے نام سے پکارے جاتے ہیں- ہاؤبیر کے چبانے سے گرم مصالحہ جیسی خوشبو منہ میں آتی ہے- شکل پھل کی ناہموار ہوتی

ہے۔ ہاؤ بیر میں سے ایک تیل بھی نکلتا ہے۔ جس کو جونی پیر آئل کہتے ہیں۔ اور سوزاک جلودھر امراض گردہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاؤ بیر کا سفوف دو سے تین ماشہ تک دن میں دو یا تین مرتبہ کھلانے سے ورم طحال سوزاک، جلودھر ورم جگر وغیرہ میں فائدہ بخشتا ہے۔ نیز خوب پیشاب لاتا ہے۔ اس سے نکلنے والا تیل بھی مندرجہ بالا امراض میں فائدہ بخشتا ہے۔ تیل پانچ سے بیس بوند کی تعداد تک پلایا جاتا ہے۔ یہ تیل پیشاب آور ہے۔ نیز سیلان الرحم پرانے سوزاک اور جگر کے بڑھنے پر استعمال کرنے سے نہایت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ ہاؤ بیر کا سفوف ریح کے دردوں اور سوجن پر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہاؤ بیر سے نکلنے والا تیل زیادہ تر ہنگری سے آتا ہے۔ جہاں کہ اس کی جھاڑیاں بکثرت ہوتی ہیں کشمیر میں پیدا ہونے والے ہاؤ بیر سے اس کا تیل نکال کر ہنگری اور اٹلی سے آنے والے ہاؤ بیر کے تیل سے اس کا مقابلہ کیا گیا، تو کشمیری ہاؤ بیر سے نکالا ہوا تیل رنگ، خوشبو اور فوائد وغیرہ کے لحاظ سے ان تیلوں سے کسی طرح بھی کم نہ تھا لیکن افسوس کہ پھر بھی آج تک ہندوستانی ہاؤ بیر سے اس کا تیل نکال کر تجارت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ مغربی ممالک میں ہاؤ بیر کی کافی مانگ ہونے وجہ سے ہاؤ بیر کی باقاعدہ کاشت کر کے . . . . . .

اور اس کی مغربی ممالک سے تجارت کر کے کافی روپیہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ملک کے سرمایہ داروں کو اس کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ سفوف ہاؤ بیر کو ایک تولہ کی مقدار میں کھلانے سے خون حیض بخوبی جاری ہو جاتا ہے۔ نیز ہاؤ بیر حمل کو گراتا ہے۔

ہنسراج یعنی پرسیاوشاں Adiantumlunul-Atum

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ہنس پدی۔ ہندی میں ہنسراج۔ اردو میں پرسیاوشاں کہتے ہیں

کیفیت:۔ ہنسراج کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اور عام طور پر دو قسم کا بکثرت ملتا ہے۔ ہنسراج کے پتے گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ پتے کے درمیان ایک ڈنڈی اور پتے پرندوں کے پروں

کی طرح ڈنڈی کے دونوں اطراف میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ شاخیں نرم اور سبزی مائل پتے ہنس کے پنجوں کی طرح کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ پتوں کی پیٹھ پر دھیان سے دیکھنے پر کالے رنگ کے ذرے لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کالے کالے ذرے زمین پر گر جاتے ہیں اور بیجوں کی طرح ان میں سے ہنسراج کے اور پودے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہنسراج کا ایک فٹ سے ڈیڑھ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پھول اور پھل نہیں ہوتے۔ دوسری قسم کا ہنسراج ننھے ننھے نازک اور خوبصورت پتوں والا ایک فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ ہنسراج یا پرشیاوشاں کا جوشاندہ صفراوی بخار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانسی اور کمی حیض میں بھی یہ مفید ہے۔ ہنسراج کی ایک خاص قسم جس کو میل فرن کے نام سے پکارا جاتا ہے اس قسم کی جڑ سے ایک سیال جوہر نکالا جاتا ہے۔ جو کہ پیٹ میں سے کدو دانہ خارج کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہنسراج بڑی قسم کا ہی عموماً دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ذائقہ اس کا کڑوا ہوا کرتا ہے۔

ہڈجوڑ یا ہاڈجوڑ۔ Vitis Quadrangularis

مختلف نام :۔ سنسکرت میں استھی سنہاری۔ بنگالی ہاڈجوڑ یا ہاڈ بھانگا۔ ہندی میں ہڈجوڑ کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ اس پودے کا تنا چوپہلو ہوتا ہے۔ اور اس پر پانچ چھ انگل لمبی پوریاں ہوتی ہیں۔ پتے لمبے نوکدار اور لال مرچ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول سفید گلابی یا پیازی رنگ کے ہوتے ہیں پھل ننھے ننھے سرسوں کے دانہ کے برابر اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہر پھل میں سرخ کا بیج ہوتا ہے۔ اس کی شاخوں اور پتوں کا ذائقہ مرچ کی مانند ہوتا ہے۔ پودے کی ایک پوری یا گانٹھ زمین میں لگا دینے سے یہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پودے کا قد لال مرچ کے پودے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا سفوف دو سے تین ماشہ

تک دن میں دو یا تین بار کھلانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جلد جڑ جاتی ہے۔ اس کے پتوں، اور کونپلوں کا جوشاندہ یا سفوف کھلانے سے ہاضمہ درست ہوتا ہے۔ طاقت آتی ہے۔ نیز اسہال بند ہوتے ہیں۔ نکسیر آنے پر یا کانوں میں سے پیپ آنے پر اس کی تازہ کونپلوں یا پتوں کا رس ناک کان میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیٹ درد میں اس پودے کو چونے کے پانی میں جوش دیکر پلایا جاتا ہے۔ دمہ میں بھی اس کے اندرونی استعمال سے فائدہ ہوتا ہے یہ پودا چرپرا اور تیز ہونے کی وجہ سے گلے میں جلن سی پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اسے اُبال کر یا گھی میں بھون کر استعمال کرنا بہتر ہے۔

ہاتھی سونڈی یا ہاتھی شنڈا۔ Helio Tropium Indicum

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ہستی سنڈی شری ہستی شنڈا۔ ہندی میں ہاتھی سونڈا بنگالی میں ہاتھی سورا کہتے ہیں۔

کیفیت۔ ہاتھی شنڈا بوٹی کا پودہ تین چار بالشت تک اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کی کئی شاخیں ہوتی ہیں۔ تمام پودے کا رنگ سبز نیلگوں ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام پودے اور پتوں پر سفید رواں ہوتا ہے۔ اس لئے دیکھنے سے سفیدی مائل سبز نظر آتا ہے۔ پتے پودینے کے پتوں کی ہمشکل لیکن پودینہ کے پتوں سے چار گنا بڑے روئیں دار اور کھردرے، ہر ایک شاخ پر ایک انچ کے قریب لمبی سونڈ سی نکل کر نیچے کی طرف خم کھائی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ جس پر ایک قطار میں سفید رنگ کے ننھے ننھے پھول بہت سے لگے ہوتے ہیں۔ خربوزوں اور ککڑیوں کے کھیتوں میں یہ پودے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ویرانوں میں بھی یہ بوٹی عام ملتی ہے جب یہ بوٹی پک جاتی ہے تب فلفل دراز جیسے ننھے ننھے بیج پھولوں کی جگہ اس سونڈ جیسی لمبی نالی میں لگ جاتے ہیں۔ جو کہ مڑی ہوئی فلفل دراز کی ہمشکل لیکن سفیدی مائل سبز رنگ کی دکھائی دیتی ہے۔ شہروں اور گاؤں کے گرد اور ریلوے لائن کے گرد

خشک گڑھوں میں یہ بوٹی عام ملتی ہے۔ اس بوٹی کے پتوں کے رس اگر برادہ فولاد یا برادہ آہن، یا فولادی باریک تاریں ڈال دی جائیں اور جب رس خشک ہونے لگے تو اتنا ہی تازہ رس ڈالتے جائیں تو فولادی تاریں یا برادہ اس میں حل ہو جاتا ہے۔ پھر خشک کر کے آگ دینے سے فولاد نہایت آسانی سے کشتہ بن جاتا ہے۔ یہ بوٹی چرپری اور گرم تاثیر رکھتی ہے۔ اسکے پتوں کا سفوف دو ماشہ سے دس ماشہ تک بخار دور کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ مسوڑھوں کی سوجن یا چھالے مٹانے کے لئے اس کے پتوں کا لیپ کیا جاتا ہے۔ چہرہ کی پھنسیاں بھی اس لیپ سے دور ہو جاتی ہیں۔ زخم اور پھوڑے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ پودینے کے پتے دندار نہ دار ہوتے ہیں لیکن اس کی بوٹی کے پتوں کے کنارے صاف بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔

ہینگ۔ Ferula Foetida

مختلف نام :۔ سنسکرت میں ہنگو۔ ہندی اور بنگالی میں ہنگڑا یا ہینگ کہتے ہیں۔

کیفیت :۔ ہینگ کا درخت مشرقی ایران۔ خراساں۔ قندھار اور افغانستان کے ریتیلے علاقوں اور خشک پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی جڑوں میں شگاف دیکر جو رس جمع کیا جاتا ہے۔ وہ خشک ہو کر ہینگ کہلاتا ہے۔ ہینگ کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، جن میں سے ملتانی ہینگ اور قندھاری ہینگ مشہور ہیں۔ ہندوستانی طب میں زیادہ تر قندھاری ہینگ کا استعمال ہوتا ہے۔ اور زمانہ قدیم سے اس کا استعمال مختلف ادویات میں چلا آرہا ہے۔ بلغمی امراض، ہسٹریا، بچوں اور عورتوں کے اعصابی امراض میں اس کا استعمال مفید خیال کیا جاتا ہے۔ اور گرم مصالحہ میں بو تیز کرنے کے لئے تمام ہندوستان میں اسکا استعمال رائج ہے۔ ہندوستان میں ہینگ ایک کثیر مقدار میں ہر سال درآمد کی جاتی ہے جس کا اندازہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے سوداگر قریباً چھ ہزار ہنڈرڈ ویٹ

ہینگ جس کی قیمت قریباً سوا دو لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان کے سرحدی شہروں میں درآمد کرتے ہیں اور وہاں سے یہ تمام ہندوستان میں تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں سے کچھ مقدار بیرونی ممالک کو برآمد ہوتی ہے۔ لیکن اس کی مقدار ایک فیصدی سے زیادہ نہیں ہوتی، اور باقی تمام ہندوستان میں ہی صرف ہو جاتی ہے۔

ہالوں یعنی تیزک۔ Lepidium Sativum

مختلف نام:۔ سنسکرت میں چندرسور۔ ہندی میں ہالم یا چا‌ؤ سارہ پنجابی میں تیزک کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان میں ہر جگہ کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی فصل سال میں ایکدفعہ ہوتی ہے۔ اس کا پودہ زمین سے تقریباً ایک فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس کے زرد، اور چھوٹے چھوٹے پھول چھتر کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی ایک ڈوڈی میں ایک ہی بیج ہوتا ہے۔ اس کے پتے اور بیج دوائی کے طور پر کارآمد ہوتے ہیں۔ اس کے بیج طاقت بخش اور صحت بخش ہوتے ہیں۔ ہچکی اور دستوں اور جلد کی بیماریوں میں بہت مفید ہیں اور یہ مبہی اور ممسک بھی ہیں۔ نیز پرانی تلی کے دور کرنے میں یا بلغم اور سودا کے فساد سے پیدا شدہ امراض کے علاج میں نہایت مفید ہیں۔ خونی بواسیر کے لئے بھی یہ بیج بہت مفید ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ کا جوشاندہ شدید بیچش، اور دوسرے درجہ کی آتشک میں بہت مفید ہے۔ تیزک کے بیج عورتوں کا دودھ بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ اور اگر دودھ میں جوش دے کر پلائیں، تو حمل ساقط کرتے ہیں۔ یہ معدہ کو نرم کرنے میں خفیف مسہل کا کام کرتے ہیں۔ اس کے بیجوں کا لعاب سنکھیا وغیرہ زہروں کے اثر کے لئے تریاق ہے۔ کیونکہ یہ زہر کے ذروں کو لپیٹ لیتے ہیں۔ اور ان کا اثر معدہ اور انتڑیوں میں لعاب دار جھلی پر نہیں ہونے دیتے تیزک کے بیجوں کی پلٹس لگانے سے جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ ہالوں کے پتوں میں رائی جیسی

تیزی ہوتی ہے۔ پنجابی اس کی چٹنی بنا کر کھاتے ہیں۔ اس کے پتے کڑوے اور پھول زرد ہوتے ہیں۔ اور یہ میدانوں میں خودرو پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے چبانے سے رائی جیسی تیزی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بیجوں کے لعاب میں گوند ببول کے تمام اوصاف موجود ہیں۔ اس لئے یہ عام پیچش میں ایک اکسیر دوائی ہے۔ اس مطلب کیلئے نیزک کے بیجوں کو جو کوب کر کے پھانکنے کے بعد ان کا گاڑھا اور لیسدار لعاب پینا چاہیئے۔ اس کے پتوں کا سفوف شہد کے ساتھ کھانے سے قوت بخشتا ہے۔ اور عام حالتوں میں پیشاب کی مقدار کو بڑھاتا ہے۔ اگر یہ پتے کچے کھائے جائیں تو سکری کو مفید ہوتے ہیں۔

ہرڑ۔ Terminalia Chebula

مختلف نام:۔ سنسکرت میں ہرتکیا۔ ابھیا۔ متھیا۔ اور ہندی میں ہرڑ کہتے ہیں۔

یہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔ جو کہ کئی طرح کی ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا درخت ہمارے ملک میں کم و بیش تقریباً تمام علاقوں میں کہیں نہ کہیں ضرور پایا جاتا ہے۔ اس کو باغیچوں میں بھی لگاتے ہیں۔ اس کا درخت عام طور پر اوسط درجے قد کا ہوتا ہے لیکن کہیں کہیں اس کے بڑے بڑے درخت بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کا درخت پیپل اور برگد کے مانند لمبی عمر والا نہیں ہوتا۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں سوکھ کر گر جاتا ہے۔ اس کی چھال میں سیاہی مائل بھورا رنگ نظر آتا ہے۔ اس کی لکڑی نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ اور عمارت کے کام کے لئے اچھی سمجھی جاتی ہے۔ جو معمولی سبز اور زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے اڑوسہ کے پتوں سے قدرے چوڑے ہوتے ہیں اور مہوہ کے پتوں کی طرح تین سے آٹھ انچ تک لمبے مگر بیضوی شکل کے سفیدی مائل سبز رنگ کے اور لچکدار ہوتے ہیں۔ جو چھونے سے کھردرے محسوس ہوتے ہیں اور ان

میں سے بدبو آتی ہے۔ اس کا پھل لمبا اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ سوکھتے چھلکے سکڑ جاتے ہیں۔ اور یہ پھل پانچ دھاریوں والا نظر آنے لگتا ہے۔ اس کا پھل کئی اقسام کا چھوٹا و بڑا ہوتا ہے۔ اس کا پھل عام طور پہ پک کر خود بخود ٹوٹ پڑتا ہے۔ اور یہ پکا ہوا پھل ہی زیادہ مفید سمجھا جاتا ہے۔ اچھا پھل وہ ہے جو نیا ہو، چکنا، گول اور بھاری وزن دار ہو، جو پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے۔ کچی حالت میں گرے ہوئے یا توڑے ہوئے پھل کو بیوپاری لوگ جمع کر کے بازار میں فروخت کر دیتے ہیں۔ جسے سستے داموں میں پنساری سے لیکر وید حکیم خرید لیتے ہیں۔ اور دوائیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ ہرڑ کے اصلی فوائد سے وہ محروم رہتے ہیں۔ موسم برسات میں ہرڑ کے چھلکے کو چھیل کر زمین پہ پھینک دو بیج سے بھی کبھی کبھی پودا اُگ آتا ہے۔ جو بعد میں درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہرڑ کی سات قسمیں ہوتی ہیں۔ ان کی شکلیں اور رنگ ڈھنگ بھی علیحدہ ہوتے ہیں۔ آیورویدک میں ہر قسم کی ہرڑ کے فوائد کا بیان مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ مگر آج کل کے مغربی حکما ہرڑ کی صرف دو ہی قسم جانتے ہیں۔ باقی ہرڑوں میں گو کئی طرح کا فرق تو جانتے ہیں، مگر فوائد میں کچھ فرق نہیں جانتے۔ دراصل ان کا یہ خیال غلط ہے۔ ہرڑ میں گیلوٹانک ایسڈ۔ گیلک ایسڈ، رال اور گوند یہ سب چیزیں موجود ہیں۔ ٹینن کا جزو۔ کوئی بیس حصہ ہے۔ ہرڑ کڑوی اور دست آور ہوتی ہے۔ ہرڑ میں کسیلا پن گیلوٹانک ایسڈ کے سبب سے ہوتا ہے۔ گیلک اور ٹینک ایسڈ وغیرہ اجزا ما جو پھل میں بھی ہوتے ہیں لیکن ماجو دست آور نہیں ہوتا۔ بول آملہ اور آم کی چھال میں جو کڑواپن ہے۔ وہ ٹینک ایسڈ کے باعث ہے۔ مگر اوپر لکھی ہوئی سب اشیاء کم و بیش ممسک ضرور ہیں۔ لیکن ہرڑ گیلک ایسڈ اور گیلوٹانک ایسڈ کے رہتے ہوئے بھی ممسک نہیں، بلکہ دست آور ہے۔ ہرڑ میں پانچ قسم کے ذائقہ ہیں۔ یعنی ترش میٹھا کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا صرف نمکین ذائقہ نہیں ہے۔ یہ سرد خشک قوت حافظہ کو بڑھانے والی لمبی عمر کرنے والی، بینائی کو بڑھانے والی، کھانسی، دمہ۔ کوڑھ، جریان، بواسیر، سوجن، امراض

معدہ سنگرہنی و شکم چوروات گلم، اپھارہ پیاس، قے، ہچکی، کھجلی، امراض دل درد سوزاک پیشاب کی جلن امراض چشم پرانا بخار، یرقان، امراض کان اور تلی وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ اپنے کھٹے ذائقہ سے سوداکو رفع کرتی ہے۔ چرپرے ذائقہ سے صفرا کو دور بھگاتی ہے۔ اور کڑوے و کسیلے ذائقہ سے بلغم کو دبانے والی غرضیکہ ہرڑ تینوں ہی خلطوں کو رفع کرنے والی ہے۔ ہرڑ کے گودے میں میٹھا ذائقہ بیجوں میں کھٹا، چھال میں چرپرا ڈنڈی میں کڑوا اور گٹھلی میں کسیلا ذائقہ ہے۔ ہرڑ دانتوں سے چبا کر کھانے سے قوت ہاضمہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ پیس کر کھانے سے معدہ کو صاف کرتی ہیں۔ اور اگر پکا کر کھائی جائے تو قبض دور کرتی ہے۔ بھون کر کھانے سے سودا، صفرا اور بلغم تینوں ہی خلطوں کو دور کرتی ہے۔ کھانے کے ساتھ کھانے سے حافظہ اور جسمانی قوت بڑھاتی ہے۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ گندے مادوں کو نکالتی ہے۔ اور کھانا کھانے کے بعد کھائی جائے، تو بدہضمی کو دور کرتی ہے۔ ہرڑ اگر نمک کے ہمراہ کھائی جائے، تو سودا کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہر ایک بیماری کو دور کرتی ہے۔ ہرڑ آنکھوں کی روشنی کو بھی بڑھاتی ہے۔ ہرڑ کے بیجوں کا تیل ٹھنڈا کسیلا، میٹھا چرپرا اور جلد کی کئی قسم کی بیماریوں کو دور کرنے والا ہوتا ہے۔ ہرڑ کے پھل کی گٹھلی وزنی ہوتی ہے۔ جو آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے۔ دیگر سودا، صفرا کو بھی دور کرتی ہے ہرڑ کا عرق درد سوزاک، یرقان اور اپھارہ کو رفع کرتا ہے۔

ہرڑ کے فوائد:۔ یہ پہلے درجہ میں ٹھنڈی، اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ معدہ، اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ مسہل صفرا ہے۔ مالیخولیہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ دل کی گھبراہٹ کو دور کرتی ہے۔ کوڑھ سنیات، بخار۔ جلودھر اور بواسیر بادی کے لئے اکسیر ہے۔ بلغم اور سودا کو دور کرتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی کو بڑھاتی ہے۔ کئی اور امراض کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

طریقہ استعمال:۔ درخت کے پھل کو ہی ہرڑ کہتے ہیں۔ عام طور پہ کچے پھل ہی کام میں لائے

جاتے ہیں۔ کہیں کہیں پکے پھل بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو ہرڑ تازہ چکنی وزنی پانی میں ڈوب جانے والی چھوٹی گٹھلی والی اور موٹے گودے والی ہوتی ہے از ادویات کے کام میں لینے کے لئے نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ ویدک طب کی رو سے ہرڑ میں ہر قسم کی بیماریوں کو دور کرنے کی طاقت موجود ہے۔ ہرڑ ایک ایسی مفید دوا ہے کہ جس کے فوائد سے اعلیٰ سے لے کر ادنےٰ انسان تک بخوبی طور پر واقف ہے۔ یہ ایک نہایت مشہور اور مقبول دوا ہندوستان کے ہر ایک علاقہ میں کافی مقدار میں اور نہایت سستی دستیاب ہو رہی ہے۔ ہرڑ بوجہ کسیلی، اور دست آور ہونے کے مرض اسہال اور سنگ رینی کی لاجواب دوا ہے۔ یہ بادی کو دور کرتی ہے۔ جسمانی قوت کو بڑھاتی ہے۔ اور جسم کے تمام نقائص کو دور کرتی ہے۔ بخار، کھانسی، دمہ پیشاب کے امراض بواسیر گندے جراثیم، اپھارہ، قے، ہچکی، امراض قلب، امراض چشم، یرقان، جریان۔ اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ اس لئے اس کا تقریباً ہر ایک قسم کی دوا میں جزو ہوتا ہے۔ ہرڑ قوت جسمانی کو بڑھانے والی، بلکہ کیمیائے بدن ہے۔ مختلف بدرقہ جات کے ساتھ مختلف موسموں میں کیمیاوی طریقہ سے جو ہرڑ استعمال کیجاتی ہے۔ اسے موسمی ہرڑ کہتے ہیں۔ جیسے موسم برسات میں سیندھا نمک کے ساتھ۔ موسم سرما میں کھانڈ کے ساتھ یا مصری کے ساتھ میٹھی موسم میں سونٹھ کے ہمراہ۔ موسم سرما میں پیپل کے ساتھ۔ اور موسم بہار میں شہد کے ہمراہ اور موسم گرما میں گڑ کے ساتھ استعمال کرنی چاہئے ایک تولہ ہرڑ کا چورن نو ماشہ مصری ملا کر رات کو سوتے وقت گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے صبح کے وقت پاخانہ بافراغت ہو جاتا ہے۔ ہرڑ کا جوشاندہ مرض سنگرہنی میں بھی پلایا جاتا ہے۔ پھوڑوں پھنسیوں کو اس کے جوشاندہ سے دھویا جاتا ہے۔ جس سے ان میں سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ اور سوجن بھی کم ہو جاتی ہے۔ ہرڑ کے کاڑھے کو فلٹر پیپر میں چھان کر دکھتی آنکھوں میں ڈالنے سے کئی قسم کی آنکھ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور بینائی کو بھی بڑھاتا ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے اگر ہرڑ کا استعمال کیا جائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اور

اگر عید میں کھائی جائے تو کھانا بہت جلد بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ہر حالت میں مفید ہے اور ماں کی طرح ہرڑ پرورش کرتی ہے۔ بلکہ ماں تو کبھی خفا بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن پیٹ میں گئی ہوئی ہرڑ کبھی خفا نہیں ہوتی۔ البتہ حسب ذیل اشخاص کو ہرڑ کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ سفر کی تھکان سے تھکے ہوئے۔ کمزور روکھے مزاج والے۔ حاملہ عورت، سوکھے کی بیماری والے اور فصد لئے ہوئے انسان کو ہرڑ کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ ہرڑ کے چورن سے وزن میں دوگنی منقیٰ لے کر دونوں کو کھرل میں ڈال کر ایک جان کر کے بہیڑہ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح کے وقت اگر استعمال کی جائے، تو صفرا امراض دل خرابی خون۔ اور صفراوی بخار، یرقان، قے، کوڑھ۔ کھانسی، غذا سے نفرت، جریان، اپھارہ وغیرہ تمام امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔

اپھارہ کی حالت میں رات کو سوتے وقت ہرڑ کے سرمہ کا استعمال کیا جائے تو جلد آرام ہوتا ہے۔ بدہضمی میں ہرڑ کے چورن میں برابر کی مصری ملا کر استعمال کرنے سے قوت ہاضمہ بہت بڑھتی ہے۔ ہرڑ کے پتوں کے اوپر ایک قسم کے جو بھوڑے سے پیدا ہوتے ہیں، نصف چھٹانک لے کر ان میں برابر کی دارچینی۔ سوا تولہ کتھ، اور سوا تولہ جائفل ڈالکر اور باریک پیس کر مرض اسہال کے مریض کو بقدر چار رتی سے سوا ماشہ تک استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔

ہرڑ کو کوٹ کر چلم میں رکھ کر بطور تمباکو پینے سے دمہ کے دورہ کا زور کم ہو جاتا ہے۔ ہرڑ کے جوشاندہ سے زخم دھونے سے اور اس کی راکھ مکھن میں ملا کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہرڑ کو پانی میں گھس کر اور پانی کو خوب تیز آگ پر جوش دے کر اس میں برابر وزن کا اسی کا تیل ملا کر لیپ کرنے سے آگ سے جلی ہوئی جگہ بالکل اچھی ہو جاتی ہے۔ امراض چشم میں ہرڑ کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر آنکھوں کو اس کے ساتھ دھونے سے آنکھیں بالکل صاف ہو جاتی ہیں۔ اس کی چھال کو پیس کر سرمہ کی طرح استعمال کرنے سے

آنکھوں میں پانی کا آنا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اس کے مغز کو برابر تین روز پانی میں گھوٹ کر گولیاں بنا کر آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کرنے سے موتیا بند اُترنے کا خطرہ بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ ہرڑ کا سفوف بنا کر بطور منجن دانتوں پر ملنے سے دانت صاف اور چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کی شکایت ان میں نہیں رہتی۔ کتھا اور ہرڑ دونوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے دانت نہایت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

ہرڑ چھ عدد۔ دارچینی چار ماشہ۔ لونگ چار ماشہ کو دس تولہ پانی میں ملا کر تقریباً دس منٹ تک آگ پر جوش دیکر اور اچھی طرح چھان کر پینے سے دست ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کے مرض اسہال میں صرف ہرڑ کے پتوں پر کے پھوڑوں کا ہی استعمال کرانا چاہیئے۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ ہر ایک دو دو تولہ۔ اور مصری چھ تولہ۔ ان سب کو گلاب کے پانی میں گھوٹ کر بقدر چھ ماشہ کی گولیاں بنالیں۔ بواسیر کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ ہرڑ کے کاڑھے کی پچکاری مرض بواسیر اور سیلان الرحم کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہرڑ کی گٹھلی کو پیس کر اگر لیپ کیا جائے، تو آدھے سر کے درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ ہرڑ کے چورن کو بانسہ کے رس میں کھرل کر کے شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے رکت پت کو فائدہ ہوتا ہے۔ بیہوشی اور نشہ کی حالت میں ہرڑ کا تیار کیا ہوا گھی استعمال کرانا چاہیئے۔ اس کے چورن کو شہد میں ملا کر اگر استعمال کیا جائے، تو بے قاعدگی سے آنیوالے بخار کو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ امراض دہن میں ہرڑ کے کاڑھے میں شہد ملا کر... استعمال کرنا مفید ہے۔ املی پت میں ہرڑ کے چورن کو منقیٰ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوجن کی حالت میں اور مرض یرقان میں اس کو مناسب بدرقہ کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ فیل پا میں اس کو ارنڈی کے تیل میں پکا کر استعمال کرنے سے چند ہی روز میں آرام ہو جاتا ہے۔ رینگن بائے اور فوطے اُترنے کی حالت میں ہرڑ کے چورن کو ارنڈ کے تیل میں ملا کر لیپ کرنا چاہیئے۔ ہرڑ کے چورن کو شہد میں ملا کر

استعمال کرنے سے جریان زائل ہو جاتا ہے۔

جب یرقان کے مریض کے جسم پر سوجن ہو گئی ہو، جسم کا رنگ زرد پڑ گیا ہو، تلی اور جگر دونوں بڑھ گئے ہوں اور پاخانہ بالکل قبض ہو گیا ہو، تو ہرڑ اور پیپلی کا چورن ہر دو بقدر چھ چھ ماشہ ملا کر کھلایا جائے، تو تھوڑے ہی دنوں میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

طب آیورویدک۔ یونانی اور ایلوپیتھی کی جڑ

طب آیورویدک یونانی اور ایلوپیتھی کی جڑ دراصل ہماری یہ ہندوستانی جڑی بوٹیاں ہی ہیں۔ اگر ان بوٹیوں کو مندرجہ بالا طب میں سے نکال دیا جائے، تو مندرجہ بالا طب قائم ہی نہیں رہ سکتے، کیونکہ دراصل یہ تینوں عمارتیں ان جڑی بوٹیوں دوائیوں پر ہی استادہ کھڑی ہیں۔ یہ بوٹیاں ہی ان تینوں طریقہ علاج کی جان ہیں۔ اگر ان بوٹیوں کو خالص لے کر نسخے تیار کئے جائیں تو بیج مچ وہ جادو اثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ کہ جو کبھی پہلے دھنونتری جی وید کے زمانے میں مشہور تھیں، اور ہندوستانی تو ان تازہ تبازہ اجزاؤں سے کافی سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے ملک کی جڑی بوٹیاں ہیں۔ ان کو یہ تازہ بتازہ حاصل ہیں۔ اس لئے ہی دراصل آیورویدک طریقہ علاج دنیا کا بہترین طریقہ علاج ہے۔ یورپ والے دور دراز ممالک سے ان جڑی بوٹیوں کو منگا کر جو دوائیاں تیار کرتے ہیں وہ ہماری تازہ ادویات کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ دیسی طریقہ علاج جہاں از حد مفید ہے وہاں نہایت سستا بھی ہے۔ اور ہم ہندوستانیوں کی طبیعت کے عین موافق ہے۔

سر درد

سر کا درد یوں تو کئی طریقوں سے ہو جایا کرتا ہے، لیکن زیادہ قبض، بدہضمی، نزلہ

زکام، ہینس کی بیماری دھوپ میں پھرنا۔ سر پہ چوٹ لگنا۔ دماغ کی کمزوری وغیرہ سے یہ درد پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس کی وجہ سمجھ کر مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ اگر ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے سر میں درد ہوا ہے، تو دارچینی کو باریک پیس کر پانی ملا کر لیپ سا بنا کر درد کی جگہ اور کنپٹیوں پر لیپ کر دیں، درد دور ہو جائے گا۔

بلانڈو کو پیس کر تلوں پہ لیپ کرنے سے ہر قسم کا درد سر دور ہو جاتا ہے۔ دیکھنے میں یہ معمولی سی دوا ہے لیکن نہایت مفید ہے۔ اگر دھوپ میں پھرنے سے سر میں درد ہو گیا ہے تو مہندی کے پھول سرکہ میں پیس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

اگر دماغ میں کیڑے پڑ گئے ہوں، ذرا ہلنے سے بھی بہت درد ہوتا ہو، تو ایسی حالت میں مولی کھار کو باریک پیس کر دن میں تین بار بطور نسوار سونگھیں، دماغ کے کیڑے نکل جاویں گے۔ لیکن کھار اصلی ہونا چاہیئے۔

گنج کا علاج

قلعی دار برتن میں ایک پاؤ سرسوں کا تیل ڈال کر آگ پر رکھیں اور اس تیل میں مہندی کے ہرے پتے ایک ایک دو دو ڈال ڈال کر جلاتے رہیں۔ جب ایک چھٹانک مہندی کے پتے اسی تیل میں جل جاویں تو آگ سے نیچے اُتار کر چھان کر ٹھنڈا کر کے شیشی میں بھر لیں اور روزانہ اس تیل کی سر پہ مالش کیا کریں۔ چند دنوں میں ہی بال پیدا ہونے لگ جائیں گے۔

حسب ضرورت مہندی کے پتے لیکر ہموزن اندرائن کے پتوں کے ساتھ ملا کر پیس کر گنج پہ لیپ کر دیا کریں، البتہ لیپ کرنے سے پہلے روزانہ صبح نیم کے پتوں کے پانی سے سر دھو کر نیا لیپ بنا کر لگایا کریں۔ اس لیپ کے چند ہی بار کے لگانے سے گنج دور ہو جاتی ہے۔ اور نئے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہرے دھنیئے کا پانی نکال کر سر پہ لگایا کریں، کچھ ہی دنوں کے لیپ سے گنج دور ہو جائے گا۔

سر کی جلن

جن لوگوں کے سر میں جلن رہا کرتی ہے۔ اُن کے اکثر سر کے بال خاص طور پہ تالو پر سے اُڑ جایا کرتے ہیں۔ اور اتنی جلن ہوتی ہے، کہ ٹوپی کا وزن بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ مہندی کے پھول چھ ماشہ، کتیرا تین ماشہ۔ رات کو تھوڑے پانی میں مٹی کے کورے برتن میں بھگو دیا کریں، اور صبح کو مل کر چھان کر حسب ضرورت مصری ملا کر پیا کریں، آرام ہو جائے گا۔

یا چھ ماشہ سونف کوٹ کر مٹی کے کورے برتن میں آدھا سیر پانی ڈال کر رات کو بھگو دیں۔ اور اس جگہ پہ رکھیں کہ جہاں تقریباً تمام چاند کی روشنی برتن پر پڑتی رہے۔ اور صبح کے وقت مسل کر چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ چند دنوں میں ہی سر کی جلن قطعی دور ہو جائے گی۔

امراض چشم

امراض چشم تو ویسے اتنے ہیں کہ اگر سب کا خلاصہ حال لکھا جائے، تو ایک کتاب علیحدہ تیار ہو جائے۔ اس لئے یہاں صرف ان ہی امراضوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جن کا علاج بوٹیوں سے کیا جاتا ہے۔ منڈی بوٹی کے پھول حسب ضرورت لے کر بغیر پانی کے ایک ایک کر کے نگل لیں۔ یاد رکھیں کہ پھولوں کو چبائیں بالکل نہیں، بالکل ثابت ہی نگل جائیں۔ اگر ایک پھول نگل لیا تو ایک سال تک، اور دو پھول نگل گئے تو دو سال تک اسی طرح جتنے پھول نگلیں گے اُتنے ہی سال تک آنکھیں دُکھنے نہ آئیں گی۔

اکسیر چشم

آک کا سالم پودا یعنی پھول، پھل، پتے، ٹہنی، جڑ کو لے کر سکھالیں، جب سوکھ جائے تو اس کی راکھ جلا کر بنالیں، پھر اسی راکھ کو کسی مٹی کے کھلے برتن میں ڈال کر راکھ سے آٹھ گنا پانی اس میں ڈالدیں۔ اور بھگودیں۔ اور دن میں تین چار بار اسے اچھی طرح ہلادیا کریں۔ اس طرح چار دن کے بعد اس کا اوپر کا پانی نتھار لیں، اور اس راکھ کو پھینک دیں اور اس نتھرے ہوئے پانی کو کسی برتن یا کڑھائی میں ڈال کر پکادیں۔ یہاں تک کہ سب پانی جل جائے بس کڑھائی میں سفید سفید کھار رہ جائے گا۔ بس یہ ہی اکسیر چشم دوا ہے۔ اس کو باریک پیس کر رکھیں، اور وقت ضرورت اس کی ایک سلائی آنکھوں میں لگایا کریں۔ پھولا۔ جالا۔ آنکھوں کی سفیدی کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کھار خوراک بخوبی ہضم کرتا ہے۔ اور کھانسی، دمہ، اور بچھو کاٹے کی بھی اکسیر دوا ہے۔

اکسیر رتوندھا

رتوندھے کے مریض کو رات کے وقت دکھلائی نہیں دیا کرتا ہے۔ اور دن میں خوب دکھلائی دیتا ہے۔ اس مرض میں ریٹھے کے چھلکے کو پانی میں بھگو کر رکھیں۔ پھر ان کو ابال کر مسل چھان کر شیشی میں بھر لیں اور سوتے وقت آنکھوں میں ڈالا کریں۔ نہایت اکسیر دوا ہے۔

کھوراپائے

اس بیماری میں پلکوں کے بال گر کر پلکیں لال لال ہو جایا کرتی ہیں۔ جو بہت ہی خراب معلوم ہوا کرتی ہیں۔ اس کے لئے کیکر (ببول) کے پاؤ بھر پتے لے کر ایک سیر پانی میں پکادیں

جب پانی پاؤ بھر رہ جائے تو اس کو چھان کر احتیاط سے رکھیں اور صبح شام دونوں وقت اس کا لیپ کیا کریں۔ یا کیکر کی پھلیوں کا دودھ لے کر پلکوں پر لیپ کیا کریں۔ کیکر کی پھلیوں کے دودھ کے لیپ کرنے سے چند ہی دنوں میں نئی پلکیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

موتیا بند و

موتیا بند کے لئے، لال مرچ کے ایسے پودے کو حاصل کریں، جو بیس سال سے کم نہ ہو، پھر اس کی جڑ کو نکال کر ریت مٹی سے صاف کر کے احتیاط سے رکھیں اور رات کے وقت اس جڑ کو پتھر کے صاف ٹکڑے پر چند بوندیں پانی کی ڈال کر رگڑیں، اور سلائی پر ذرا سی لگا کر موتیا بند کے مریض کی آنکھوں میں لگایا کریں۔ چند دنوں میں ہی موتیا دور ہو جائے گا۔

امراض کان

کان کا درد۔ دماغ تک پہنچنے کی وجہ سے نہایت تکلیف دہ اور خطرناک ہو جاتا ہے۔ اور جو بڑھتے بڑھتے ایسی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے، کہ جن کے نام سننے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

امراض کان کے لئے اکسیر تیل کا نسخہ

تیل سرسوں آدھ پاؤ کو قلعی دار برتن میں ڈال کر دھیمی دھیمی آگ پر پکا دیں۔ جب تیل کڑکڑانے لگے تو رتن جوت ایک تولہ کوٹ کر اس میں ڈال دیں، اور پکنے دیں، یہاں تک کہ رتن جوت جل جائے۔ پھر ٹھنڈا ہونے پر چھان کر شیشی میں بھر لیں۔ نہایت خوبصورت لال رنگ کا اکسیری تیل تیار ہے۔ جس کو وقت ضرورت ذرا گرم کر کے اس کی دو تین بوندیں کان میں ڈالنے سے کان کا درد، بہرہ پن۔ اور کان کا بہنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔

دھتورے کے پتوں کا رس آدھ پاؤ۔ تل کا تیل آدھ پاؤ۔ دونوں کو ملا کر قلعی دار برتن میں ڈال دھیمی دھیمی آگ پر پکا دیں۔ جب آدھا رس جل جائے تو پھر سات عدد آک کے پتے لے کر ان کو میٹھے تیل سے چپڑ کر اُن پر نمک چھڑک دیں، اور پھر ان پتوں کو بھی اس تیل میں ڈال کر جلا ڈالیں۔ جب پتے جل جاویں تو موٹے کپڑے میں سے چھان کر یہ تیل شیشی میں بھر کر رکھ لیں، وقت ضرورت ذرا سا گرم کر کے کچھ بوندیں کانوں میں ڈالیں۔ درد کان وغیرہ، کان کی سب شکایئیں دور ہو جاتی ہیں۔

بہراپن

کم سنائی دینا۔ یا بہراپن کے لئے بھی مندرجہ بالا دھتورہ کے پتوں والا تیل نہایت مفید و اکسیر ہے۔ روزانہ اس تیل کی دو تین بوندیں گرم کر کے کانوں میں ڈالنے سے چند ہی دنوں میں سنائی دینے لگ جاتا ہے۔ بلکہ کانوں کا بہنا اور کیڑے تک بھی دور ہو جاتے ہیں۔

امراض دانت

دانت یا داڑھ کا درد انسان کو نہایت بے چین بنا دیتا، بلکہ تڑپا دیا کرتا ہے۔ جس دانت یا داڑھ میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ اس میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں درد رہا کرتا ہے۔ جو بعض اوقات دوائیوں سے دب جاتا ہے۔ لیکن پھر اُبھر آیا کرتا ہے۔ جب تک کہ کیڑے کو نکال نہ دیا جائے مکمل آرام نہیں ہوتا۔ اس لئے یہاں آپ کو وہ نسخہ بتلایا جا رہا ہے کہ جس سے کیڑا نکل جائے اور ہمیشہ کے لئے آرام ہو جائے۔ کیڑے نکالنے والی دوا بائے بڑنگ ہے جو ایک مشہور چیز ہے۔ اور ہر ایک پنساری کے ہاں نہایت سستی ملتی ہے۔ اس کے بیجوں کو کوٹ کر پھر بائے بڑنگ کے برابر چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں ململ کے کپڑے میں بنا کر آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر آگ پر پکا دیں۔ جب سارا پانی پوٹلیوں میں خشک ہو جائے تب گرم گرم

پوٹلی کو دانت یا داڑھ کے اُس سوراخ میں دبا کر سو رہیں۔ صبح کو نکال کر دیکھیں پوٹلی کیڑوں سے لپٹی ہوئی نکلے گی۔ بس اُسے پھینک دیں۔ اور اسی طرح دوسری رات کو بھی پھر کریں اس طرح تمام کیڑے نکل کر ہمیشہ کے لئے آرام ہو جائے گا۔

خنازیر۔ کنٹھ مالا۔ Scrofula

اس بیماری میں کنٹھ کے پاس گانٹھیں پھول کر گردن میں مالا سی ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اس کو کنٹھ مالا۔ یا خنازیر کہتے ہیں۔ ان پھولی ہوئی گانٹھوں میں درد و ٹیس ہو کر یہ گانٹھیں پک جاتی ہیں۔ جو بعد میں اکثر اپریشن کر کے نکالی جاتی ہیں۔ لیکن جب تک وہ زخم بھرتے ہیں، تب تک اور دوسری گانٹھیں پک جاتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ جب تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مریض ختم نہ ہو جائے۔ لیکن یہاں سنیاسیوں کے ایک دو وہ پوشیدہ بھید بتلائے جاتے ہیں کہ جن سے کنٹھ مالا خنازیر کو بلا تکلیف آرام ہو جاتا ہے۔

۱۔ ایک لیسے پیپل کی درخت کی جڑ کو حاصل کریں کہ جو پیپل کسی پکی دیوار میں لگا ہوا ہو، یعنی اسکی جڑ زمین پر نہ پہنچی ہو۔ یہ کنٹھ مالا کے لئے اکسیر دوا ہے۔ مندرجہ بالا پیپل کی جڑ کو روزانہ پانی کے ساتھ پتھر پر رگڑ کر کنٹھ مالا پر لیپ کر دیا کریں کچھ ہی دنوں میں بلا تکلیف آرام ہو جائے گا۔

۲۔ اٹ سٹ۔ یا پنر نوا بوٹی جو کہ ایک مشہور بوٹی ہے۔ کسی صاف جگہ سے اسکی جڑ اکھاڑ لاؤ اور سایہ میں سکھا لیں۔ پھر باریک پیس کر شیشی میں رکھیں۔ اس میں سے ایک ماشہ دوا صبح کے وقت اور ایک ماشہ شام کے وقت تازہ پانی کے ساتھ مریض کو دیا کریں۔ چند دنوں میں ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اگر گانٹھیں پھولی ہوئی ہوں تو مندرجہ بالا چورن پانی میں پیس کر گاڑھا گاڑھا ان پر لیپ بھی کر دیا کریں۔ گانٹھیں خود بخود دب کر غائب ہو جائیں گی۔ اگر ان میں پک کر پیپ بہنے لگ گیا ہو۔ تب بھی اسی کا

لیپ کرتے ہیں، سب زخم جلد اچھے ہو جائیں گے۔

امراض دل

دل جسم انسان کا بادشاہ ہے۔ اسکی بیماری سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور اس کے علاج میں زیادہ تر قیمتی دوائیاں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ جیسے موتی، جواہر مہرہ وغیرہ جو کہ محض امیروں اور رئیسوں کے لئے ہی ہیں۔ غریب لوگ استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن ایشور نے غریبوں کے لئے بھی بناسپتیوں میں ایسے اوصاف بھر دیئے ہیں کہ جو فائدہ کے لحاظ سے موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔

نسخہ امراض دل

درخت پیپل کے پتے حسب ضرورت لے کر پانی میں بھگو دیں، چوبیس گھنٹے بھیگے رکھنے کے بعد عرق کھینچنے والے بھبکے کے ذریعہ اس کا عرق کشید کریں اور سفید بوتلوں میں بھر کر بند کر دیں۔ اس عرق میں سے ایک چھٹانک عرق دن میں تین بار استعمال کرائیں۔ دل کی کمزوری دورہ ہو کہ پاگل پن، ہول دلی وغیرہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

بلغمی دمہ کی سنیاسی جڑی

اس بیماری کے لئے حالانکہ لوگوں میں کہاوت مشہور ہے۔ کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے لیکن یہ کہاوت غلط ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ دمہ بہت مشکل سے جانے والی بیماری ضرور ہے یہاں آپ کو ایک جڑی کا ایسا نسخہ بتلایا جا رہا ہے جو بڑے بڑے قیمتی نسخوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔ جس کے استعمال سے نیا دمہ پانچ منٹ میں اور پرانا دو چار دن میں

دور ہو جاتا ہے۔ وہ بوٹی کیا ہے۔ اس بوٹی کا نام (بھوبھوڑ) ہے۔ جو ایک جڑ دار جڑی ہے۔ جو ریاست بہاولپور میں ملتی ہے۔ وہاں کے باشندے اسے اسی نام سے پکارتے ہیں۔ اس جڑی کو دو تین ماشہ لے کر تمباکو کے بیچ میں رکھ کر حقہ پلا دیں۔ بس ایک بار پینا ہی بلغمی دمہ دور ہو جائے گا اگر دمہ پرانا ہے۔ تو دو چار دن اسی طرح حقہ میں رکھ کر پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

دمہ دور بوٹی

دمہ کے لئے یہ بہت ہی اکسیر بوٹی ہے۔ جہاں کسی بھی دوا سے فائدہ نہ ہوا ہو وہاں اس بوٹی کو استعمال کر کے اس کا کرشمہ دیکھیں۔ ولایت والے اس بوٹی کا ست تیار کرتے ہیں۔ جس کا نام APHIDRINE ایفی ڈرین ہے۔ جو دمہ اور چھاتی کی بیماریوں میں حیرت انگیز فائدہ مند ہونے کی وجہ سے اتنی مشہور ہو چکی ہے کہ جس کی قیمت تقریباً چھ سات سو روپیہ فی پونڈ ہے۔ لیکن اس سے تو محض دولت لوگ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ غریب لوگ اس دوا کو خرید نہیں سکتے۔ اس لئے یہاں ہم اس بوٹی سے دمہ دور کرنے کا ایسا نسخہ لکھتے ہیں، جس سے غریب سے غریب مریض بھی فائدہ اٹھا سکے۔ اس لئے اتنی قیمتی دوا کے استعمال کرانے کی ضرورت نہیں، جبکہ اس بوٹی کے چورن سے ہی آپ اتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جتنا کہ دولتمند اس قیمتی دوا سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلکہ یہ چورن جس وقت دمہ کا دورہ تیز ہو پانی کے ساتھ استعمال کرانے سے فوراً فائدہ دیتا ہے۔ اس کے اندر جاتے ہی تمام بلغم باہر نکل آتا ہے۔ جس سے سانس کی نالی صاف ہو کر مریض کو آرام سے نیند آ جاتی ہے۔ اس بوٹی کا نام سوم لتا ہے۔ اور اسکی خوراک چار سے پندرہ رتی تک کی ایک خوراک کافی ہے۔ سوم لتا بوٹی کا ذکر صفحہ ۱۰۹ پر پہلے لکھا جا چکا ہے۔

امراضِ گردہ

برف کا ٹھنڈا پانی اور زیادہ ٹھنڈائی استعمال کرنے سے گردوں میں کھچاوٹ پیدا ہو کر درد ہو جاتا ہے۔ گردہ سے درد اٹھ کر پیٹھ کی طرف یا فوطوں کی طرف جاتا ہے پیشاب کی حاجت بار بار ہونے لگتی ہے۔ لیکن پیشاب بوند بوند آتا ہے۔

۱۔ مہندی کے پتے آدھا تولہ لے کر آدھ سیر پانی میں پکا دیں۔ جب تین چھٹانک پانی باقی رہ جائے، تب اتار کر چھان لیں اور گرم گرم پلا دیں۔ دو تین دن پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۲۔ مولی کا آدھ پاؤ رس نکال کر اس میں حسب خواہش مصری ملا کر صبح خالی پیٹ پلا دیں، اس سے گردہ کا درد بھی دور ہو جاتا ہے۔ اور پتھری کو فائدہ پہنچتا ہے۔

سُوزاک

اس موذی مرض کا مریض تکلیف سے بے چین ہو کر شرم کی وجہ سے بعض خودکشی تک کر لیتا ہے، سوزاک کے مریض کو پیشاب کرنا موت محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ جب وقت وہ پیشاب کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت درد کے مارے بیہوشی تک ہو جاتا ہے۔ اور چیخ مار کر دھڑام سے زمین پر گر جاتا ہے۔ ایسے خطرناک مرض کا علاج جو بالکل آسان اور بڑے بڑے قیمتی نسخوں سے بازی لے جاتی ہے۔ اس بوٹی میں موجود ہیں۔ جب یہ پیسہ لگے نہ دھیلا اور نہایت مفید، یہ ایک ایسی بوٹی ہے۔ جس سے صرف پانچ منٹ میں برف جم جاتا ہے۔ یہ بوٹی ایک قسم کی بیل ہوتی ہے۔ جو دوسرے پودوں پر پھیلی رہتی ہے۔ اس کے پتے نیم کے مانند لیکن کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ پتوں کی جڑ میں لونگ کے دانے کے برابر پھل لگتے ہیں۔ جو اندر سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ صرف جل جمنی کا بیج ہی ان میں

پایا جاتا ہے۔ اس بیل کا نام بھی جل جمنی کہلاتا ہے۔ اس کے فائدے تو اس کے نام سے ہی صاف ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو بوٹی جل کو جما دیتی ہے۔ اس کے پتوں کو پیس کر اگر پانی کے بھرے ہوئے گھڑے میں ڈال دیں اور تھوڑی دیر بعد اس گھڑے کو توڑ دیں تو اندر سے پانی کا جما ہوا گھڑا ملے گا۔ اور جب تک اس کو دھوپ نہ لگے گی اسکا پانی نہ ہو گا۔

جل جمنی کے پتوں کو روزانہ صبح ٹھنڈائی کی طرح گھوٹ چھان کر پی لینے سے نہایت مفید ہے۔ اگر اس کے خشک پتوں کا پاؤڈر بنا کر پھوڑوں پھنسیوں پر چھڑکا جائے تو آیڈو فارم کا کام کرتا ہے۔

۲۔ تمبولی لکائن یعنی لکائن درخت کا پھل سایہ میں سکھا لیں اور گٹھلی سمیت باریک پیس کر شیشی میں رکھیں، دوا تیار ہے۔ خوراک اس کی چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام کو گائے کے یا بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ایک ہفتہ میں آرام ہو جائے گا۔ حالانکہ سوزاک کے مریض کو لال مرچ اور گرم مصالحہ کھانے کا دیسی لوگ پرہیز کراتے ہیں۔ لیکن اس بوٹی کے ساتھ جتنی بھی زیادہ لال مرچ اور گرم مصالحہ مریض کھائے گا، اتنا ہی جلد آرام ہو گا۔ پرہیز صرف تیل، گڑ۔ اور کھٹائی۔

پتھری گردہ مثانہ

پتھری چاہے گردے میں ہو یا مثانہ میں۔ اس کے لئے پاشان بھید بوٹی اور جوکھار نہایت مفید چیز ہے۔ پاشان بھید بوٹی کا چھ ماشہ چورن روزانہ ایک ہفتہ تک پتھری والے مریض کو استعمال کرایا جائے، تو پتھری ریت بن کر نکل جاتی ہے۔ جوکھار بھی مفید چیز ہے۔ اکیلا جوکھار بھی پتھری کو صاف کر دیتا ہے۔ عمدہ جوکھار باریک پیس کر دو ماشہ مصری کے شربت کے ساتھ پلانا چاہیئے۔ اور اگر جوکھار کے ساتھ پاشان بھید بوٹی کو رگڑ کر اس کے پانی کے پلانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

بواسیر کو ایک دن میں دُور کرنیوالی بُوٹی

بواسیر کا مرض حالانکہ ایسا مرض ہے جو بڑی مشکل سے دور ہوتا ہے۔ کبھی آپریشن کرانا پڑتا ہے کبھی مسے نکلواتے ہیں لیکن اس کا آسان علاج ایک بوٹی کا پھل ہے۔ جس کو نہ لگانے کی ضرورت ہے اور نہ کھانے کا جھنجھٹ صرف پاؤں پر لگانے سے اور ایک ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ وہ پھل کیا ہے۔۔۔ ؟ سنیئے! اندرائن پھل ہے۔

اندرائن پھل آٹھ دس سیر لے کر کڑاہی میں ڈالدیں اور اس پر مریض کو کھڑا کردیں کہ وہ پاؤں سے انکو مسلتا رہے۔ یہاں تک کہ مریض کے منھ میں کڑواہٹ محسوس ہونے لگے۔ پھر مریض کو لٹا دیں۔ آدھا گھنٹہ کے بعد نہایت بدبودار دست آ ہوگا اور مریض کو ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے آرام ہو جائے گا۔

امراض جلد

داد کو ایک ہی لیپ میں دُور کرنے والی جڑی :-

اس جڑی کو گھس کر لگانے سے داد ایک بار میں ہی دور ہو جاتا ہے لیکن ایک دو بار پھر بھی لگانا چاہیئے۔ جو کہ ایک مشہور جڑی ہے۔ جو پنساری کے ہاں ملتی ہے۔ اس جڑی کو پتھر پہ تھوک پر گھس کر لیپ کر دیں۔ البتہ لیپ کرنے سے پہلے داد کو کھجلا کر لیپ کریں۔ ذرا لگے گی ضرور، لیکن داد کو صاف کر دے گی۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔

کوڑھ

لکائن کے نیچ جو پک کر پیلے پڑ گئے ہوں، دو سیر لیں۔ جن میں سے ایک سیر تو پانچ

سیر پانی میں بھگو دیں، اور ایک ہفتہ تک بھیگنے دیں۔ پھر مل چھان کر اس پانی کو حفاظت سے رکھیں، اور باقی ایک سیر بیجوں کو کوٹ کر باریک چورن بنا لیں۔ روزانہ صبح ایک تولہ یہ چورن پھانک کر اوپر سے ایک پیالہ اس پانی کا پلا دیں۔ تین چار ہفتہ کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے۔ کھانے کے لئے مریض کو بیسنی روٹی اور دیسی گھی کھانے کو دیں۔ بلکہ گھی گائے کا ہونا چاہیئے۔ اور مولی کے بیج تین تولہ کو سرکہ میں پیس کر سفید داغوں پر لیپ کر دیا کریں اگر جلدی فائدہ چاہیں تو مولی کے بیجوں کو باریک رگڑ کر تھوڑا سا سنکھیا سفید پیس کر ملا دیں اور رات کو سرکہ ملا کر رکھ دیں۔ دو گھنٹہ میں خمیر اُٹھ جاوے گا۔ خمیر اٹھنے پر داغوں پر مالش کر کے مریض کو سلا دیں۔ چند دنوں میں ہی داغ دور ہو جائیں گے۔

کالے داغ

بعض انسانوں کے جسموں پر ایسے کالے داغ ہوتے ہیں۔ جو دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں، جیسے سیاہی لگی ہوئی ہو۔ ان داغوں کو عام طور پر لہسن کہا کرتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے نیچے لکھا نسخہ استعمال کریں۔ کچھ ہی دنوں میں کالے داغ دور ہو جائیں گے۔

مہندی کے پتے اور صابن برابر وزن میں لے کر باریک پیس لیں اور روزانہ کالے داغوں پر لیپ کیا کریں۔ چند بار کے لگانے سے ہی کالے داغ غائب ہو جائیں گے۔

پلیگ کی جڑی بوٹی

پلیگ ایسا خطرناک مرض ہے کہ جس کے نام سے ہی مریض اور عام لوگ کانپ اُٹھتے ہیں۔ جس گاؤں میں بھی یہ مرض پھیلتا ہے۔ بس وہاں کی صفایا ہی کر دیتا ہے۔ جس کے بارے میں لوگوں کے خیال میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں، کہ جڑی بوٹیوں میں بڑے بڑے وصف پوشیدہ ہیں۔ پلیگ کے لئے سرس ایک نہایت مفید چیز ہے۔ سرس

کے پھول دار پتے ایک سیر لے کر سولہ سیر پانی میں بھگو دیں، اور بارہ گھنٹے تک بھیگ جانے کے بعد بھبکے سے عرق کشید کر لیں، اور مریض کو اس عرق میں سے ایک ایک چھٹانک عرق دن میں چار مرتبہ پلا دیں اور سرس کے پتوں کو گھوٹ کر اور ان کا بھرتا بنا کر گرم کر کے پلیگ کی گلٹی پہ باندھیں، نہایت مفید ہے۔

آتشک کی اکسیر بوٹی

اس مرض میں سب سے پہلے مریض کو جلاب دے کر آتشک کے زہریلے مادہ کو صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد (ستیاناشی) بوٹی کی ہری جڑ کو لا کر اسکی مٹی وغیرہ پانی سے صاف کر کے پھر اُس جڑ کو باریک رگڑ کر کپڑے میں ڈال کر اُسکا رس نچوڑ لیں۔ اور صبح خالی پیٹ اس رس کو پی جاویں، رس پینے کے بعد چار گھنٹے تک اور کچھ نہ کھاویں۔ البتہ پانی پی سکتے ہیں۔ اس طرح دو ہفتے تک استعمال کرنے سے آتشک جڑ سے دور ہو جاتی ہے۔ البتہ اس بوٹی کے استعمال کے دوران میں پرہیز کی ضرورت ہے یعنی دوران استعمال دوا سوائے گیہوں کی روٹی کے دنیا بھر کی اور کوئی چیز نہیں کھانا چاہیئے۔ چائے، دودھ، دہی، چھاچھ نمک، گڑ، کھٹائی، پان سپاری وغیرہ کچھ نہ کھانا چاہیئے۔ صرف دوا، پانی، گھی اور گیہوں کی روٹی اتنی چیزیں کھا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ نہیں کھانا چاہیئے۔ حقہ۔ بیڑی۔ سگرٹ بھی چھوڑ دینا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ بغیر نمک مرچ کی مونگ کی دال لے سکتے ہیں۔

ملیریا

یہ بخار جولائی کے ماہ سے نومبر کے ماہ تک خاص طور پر آتا ہے۔ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے کافی بندوبست کرتے ہوئے بھی لاکھوں مریض ملیریا کی بھینٹ ہو جاتے ہیں۔

یہ بخار چاڑا لگ کر چڑھا کرتا ہے۔ اور مریض کو بے حد گرمی محسوس ہوا کرتی ہے۔ بے چینی اور تشنگی بڑھ جاتی ہے۔

ملیریا بخار کی بوٹی

کرنجوہ ایک مشہور اور ہر جگہ ملنے والی بوٹی ہے۔ اس کے بیج ملیریا بخار کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ جو پنساریوں کے ہاں ملتے ہیں۔ حسب ضرورت کرنجوہ کے بیج لے کر باریک پیس کر شیشی میں رکھیں، دوا تیار ہے۔ چھ رتی یہ چورن بخار آنے سے دو گھنٹے پہلے پانی کے ساتھ کھلا کر پھر بخار کے وقت کے نکل جانے کے بعد ایک خوراک اور کھلا دیں، بخار نہیں ہوگا۔ اگر پہلے دن بخار نہیں رکے تو اس طرح دوسرے روز بھی دوا کھلائیں، بخار ضرور رک جائے گا۔ کیونکہ یہ دوا کڑوی بہت ہے۔ اس لئے نازک مزاج اسکو استعمال کرتے ہوئے بہت گھبراتے ہیں۔ اُن کے لئے آسان ترکیب یہ ہے کہ اس کی گولیاں بنا لی جا دیں۔ بعض کرنجوہ کے بیجوں کو باریک کوٹ کر پیس کر گوند کے پانی کے ساتھ اسکی گولیاں بنا لیں، اور اس پر کھانڈ کا کوٹ کر دیں۔ گولیاں چھ چھ رتی کی بنائیں اور پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

تپ تہیہ بخار کے لئے جادو

دھتورہ کے پھل حسب ضرورت لے کر مٹی کے برتن میں بند کر کے اوپر کپڑ مٹی کر دیں اور دس بارہ سیر اوپلوں میں رکھ کر پھونک لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر برتن کو احتیاط سے کھول کر اندر سے جلے ہوئے دھتورہ کے پھل نکال کر پیس لیں، دوا تیار ہے۔ بخار آنے سے دو گھنٹے پہلے چار سے چھ رتی تک یہ دوا پان میں رکھ کر کھلا دیں، اگر پان نہ مل سکے تو پانی کے گھونٹ سے ہی کھلا دیں۔ بخار رک جائے گا۔ اگر نہ رکے تو دوسرے دن پھر

اسی طرح کھلا دیں بخار رک جائے گا۔

۲۔ تہیہ بخار کے مریض کو بخار آنے سے دو گھنٹہ پہلے دھتورہ کی ڈھائی کونپل گڑ میں لپیٹ کر گولی بنا کر کھلا دیں۔ بخار رک جائے گا۔ یہ دوا جہاں نہایت آسان ہے وہاں اکسیر بھی ہے۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔

نامردی

۱۔ کونچ ایک مشہور بیل ہے اس بیل کے پھول سیم کے مانند ہوتے ہیں۔ اور پھلیاں بھی سیم کی مانند ہی ہوتی ہیں۔ ان پھلیوں کے اوپر باریک رواں بہت ہوتا ہے۔ اس کا یہ رواں جسم میں لگ جانے سے سخت کھجلی ہونے لگتی ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک چھوٹی کونچ، اور دوسری بڑی کونچ۔ کونچ کی تازہ جڑ کا چورن ایک ماشہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے ایک ہی خوراک حیرت انگیز کرشمہ دکھلاتی ہے۔

یہ نہایت مقوی و مبہی و ممسک ہے۔ اس کے استعمال سے تقریباً ہر قسم کی نامردی ایک ہی دن میں دور ہو جاتی ہے۔

۲۔ برہم ڈنڈی کی کچی کونپلیں پیس کر چھ ماشہ روزانہ صرف تین روز استعمال کر لیں۔ تین دن تک کڑوی نہیں لگے گی۔ اس کے بعد میں کڑوی لگے گی۔ جب کڑوی لگے تو سمجھ لو کہ خرابی دور ہو گئی۔ یہ برہم ڈنڈی ایک مشہور پودا ہے۔

جریان

کھدر کا کپڑا ایک یا دو گز لے کر چار میخوں کے ساتھ کس کر باندھ دیں تاکہ کپڑا اچھی طرح کسا جاوے اور سلوٹ نہ رہے۔ پھر روزانہ صبح شام کیکر کی کچی پھلیاں جن میں ابھی دودھ ہی ہو، کوٹ کر رس نکال لیں اور اس کپڑے پر وہ رس لیپ کر دیں

اس طرح روزانہ کرنے سے جب پندرہ بیس روز میں کپڑے کے اوپر اس کا لیپ دو دو انگل موٹی تہہ جم جائے تو اس کپڑے میں سے چھ ماشہ کا ٹکڑا کاٹ کر ایک سیر گائے کے دودھ میں پکا دیں۔ اور مصری ملا کر پلا دیا کریں، نامرد سے نامرد بھی صاحب مرد بن جائیگا۔ احتلام، جریان وغیرہ کی شکائتیں دور ہو کر منی دیر یہ گاڑھا مضبوط ہو جائے گا اگر عورتوں کو استعمال کرایا جائے، تو رحم کو حد درجہ کی طاقت پہنچتی ہے۔ بوڑھا آدمی اور بوڑھی عورت اس کو استعمال کرنے سے مانند جوان کے دکھائی دینے لگ جاتے ہیں

ذیابیطس

یہ بیماری بھی تپ دق کی طرح ملک میں بڑی طرح پھیل رہا ہے۔ اس بیماری میں مریض کی بھوک اور پیاس بڑھ جاتی ہے۔ گلا خشک رہتا ہے۔ منہ کا ذائقہ ایسا رہتا ہے کہ جیسے صابن کھا لیا ہو۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ شکر نکلتی ہے۔ کمزوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اس مرض کے مریضوں کو ایک قسم کے پھوڑے نکل کر موت کا شکار بنا دیتے ہیں۔ ایسے اور بھی کئی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب مریض کا وزن کم ہو جائے، تھکاوٹ محسوس ہونے لگے، منہ کا ذائقہ خراب ہو تو علاج شروع کرانے سے پہلے دماغی کام کرنا بند کر دینا چاہیئے۔ اور ہر وقت خوشدل رہنا چاہیئے۔ خوراک میں چنے کی روٹی اور بادام، پستہ وغیرہ خشک میوہ جات کھانے چاہیئیں۔ میٹھی چیزوں کے کھانے سے بالکل پرہیز رکھنا چاہیئے۔

اور تازہ لیموں نچوڑ کر ایک رس نکال لیں، پھر اس میں مرغی کے آٹھ عدد انڈے ثابت چھلکے سمیت ڈال دیں۔ دس دن میں انڈے بالکل ملائم ہو جائیں گے۔ پھر ان کو رئی ڈال کر بلو لیں۔ انڈے بمعہ چھلکوں کے اس رس میں حل ہو جائیں گے۔ پھر ولائیتی شراب یعنی رم کی آدھی بوتل اس میں ڈال دیں۔ اس کے بعد پھر بلو دیں۔

پھر باقی آدھی بوتل وہ بھی ڈالدیں اور ملوئیں۔ جب ساری بوتل کی رم مل جائے تب اس میں ڈیڑھ چھٹانک زیتون کا تیل ملا کر بوتلوں میں بھر کر ٹھنڈی جگہ میں رکھ دیں، اور مریض کو یہ دوا ایک چھٹانک روزانہ پلا دیا کریں، دوا کے ختم ہوتے ہی مرض بھی ختم ہو جائے گا۔

کثرت حیض

بعض اوقات عورتوں کو ماہواری حیض کا خون اتنا زیادہ آنے لگتا ہے کہ وہ کسی طرح بھی بند نہیں ہوتا۔ اور مریضہ نہایت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر مندرجہ ذیل دوا استعمال کرائیں۔

دھنیہ چھ ماشہ لے کر آدھ سیر پانی میں ڈال کر قلعی دار برتن میں پکا دیں، جب آدھا پانی جل جاوے تو اتار کر مصری ملا کر پلا دیں، اسی طرح تین چار دن پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

کمی حیض یا درد سے آنا

ایسا درد کو وہ ہی زیادہ سمجھ سکتی ہیں، جن کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ بعض عورتیں تو مارے درد کے بے ہوش تک ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے ناگ پھنی بوٹی کے پکے ہوئے پھل کچل کر آدھ پاؤ پانی اس کا نکال لیں۔ اور اس میں آدھ پاؤ ہی اور پانی ملا دیں، پھر آگ پر پکا دیں۔ جب اُبال آجائے تو نیچے اتار لیں، اور اس میں سے آدھا پانی گرم گرم رات کے وقت پلا دیں۔ باقی آدھا پانی پھینک دیں۔ اس طرح روزانہ ایک ہفتہ تک پلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۲۔ ارنڈ کے پتوں کو گرم کر کے پیٹ پر رکھ کر باندھ دیں، تو ماہواری حیض کے

درد کی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور خون حیض بلا تکلیف کھل کر آ جاتا ہے جب پتے ٹھنڈے ہو جائیں، تو پھر دوبارہ اور تازہ پتے گرم کرکے باندھیں۔

ہسٹریا

ہسٹریا لفظ مشہور ہے۔ جسے آج کل سب ہی لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ اور تقریباً ہر زبان میں آج کل عام ہسٹریا ہی کہتے ہیں۔ ہندی سنسکرت میں اس کا نام بھوتون مار کہتے ہیں۔ یہ بیماری جس کسی کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ اُس کا پیچھا مشکل سے ہی چھوڑتی ہے اس کے علاج کے لئے ایک معمولی سی بوٹی تریاق ہے۔ جس بوٹی کے اوپر ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بیل ہے۔ جو اکثر پرانے تالابوں کے کناروں پہ کثرت سے ملجاتی ہے۔ یہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سفید والی کچھ کاسنی رنگ لئے ہوئے اور اندر کی طرف اس کا پھول گہرا جامنی رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسری بالکل پیلے پھول کی ہوتی ہے۔ اور تیسری کے پھول لال رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن پتے سب کے ہرے۔ ڈنٹھل لال ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔

اس کے پتوں کا رس ایک ایک اونس دن میں تین چار مرتبہ پلانے سے بیہوشی دور ہو کر ہوش حواس درست ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا چورن دینے سے قے آنے لگتی ہے اور حالتوں میں بھوک کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔ اس لئے جب مریض کو آرام ہو جائے تو اس کا استعمال فوراً بند کر دیں، زیادہ دنوں تک استعمال نہ کرائیں۔ اس بوٹی کے نام:-

ہندی میں اردول۔ آلی لونا۔ سنسکرت میں لگھو براہمی۔ مراٹھی میں کاری دناہی

۲۔ تین سیر جامن ایک گھڑے میں ڈال کر اس میں ایک مٹھی نمک کی ڈال دیں۔ اور پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد مریض کو اس گھڑے میں

سے پاؤں بھر جامن کھلا کر اوپر سے ایک پیالی اُس گھڑے والے پانی کی پلا دیں جس روز سے یہ استعمال کرانا شروع کریں، اس روز ایک دوسرے گھڑے میں بدستور سابقہ اور جامن و نمک ڈال کر رکھ چھوڑیں، تاکہ پہلے گھڑے کی جامن اور پانی ختم ہونے تک دوسرے گھڑے کی جامن تیار ہو جائیں۔ اسی طرح متواتر روزانہ صبح کے وقت خالی پیٹ پر جامن کھلا کر وہ پانی پلاتے رہنے سے دو ہفتہ میں ہسٹریا ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے۔

حمل

ویسے تو اولاد پیدا نہ ہونے کی وجوہات بہت سی ہوتی ہیں۔ لیکن سب سے بڑی وجہ اولاد نہ ہونے کی ماہواری حیض کی خرابی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے سب سے ماہواری حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد حمل قرار پانے والی دوائیوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسگندھ ناگوری حسب ضرورت لیکر کوٹ پیس کر چورن بنا لیں اور اُسے گائے کے گھی سے چکنا کر لیں، بس دوا تیار ہو۔ ماہواری حیض سے فارغ ہو کر اشنان کرنے کے بعد روزانہ صبح چھ ماشہ اسگندھ کا چورن گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ایک ماہ تک روزانہ استعمال کرنے سے حمل رہ جائے گا۔

اسگندھ ناگوری مشہور چیز ہے۔ جو ہر ایک پنساری کے ہاں ملتی ہے۔

۲۔ ماہواری حیض سے فارغ ہو کر اشنان کر کے نو عدد دانہ شیو لنگی کے بیج ہاتھ میں لے کر گائے کے دودھ کے ساتھ نگل جاویں۔ اسی طرح روزانہ ایک ماہ تک استعمال کرائیں۔ یقینی حمل رہ جائے گا۔ جس روز صحبت کرنی ہو اس روز سارے دن کا برت رکھنا چاہیئے۔ اگر ایک بار میں نہیں، تو دو چار بار میں لیکن حمل ضرور قرار پا جائے گا۔

عورتوں کی چھاتیوں کا دُودھ

بعض اوقات جبکہ گود کا بچہ مرجاتا ہے۔ تو چھاتی میں دودھ جمع ہو کر ایک اور ہی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چھاتی پک جاتی ہے۔ بخار ہوجاتا ہے۔ اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے وقت پر دھتورہ کے پتے گرم کرکے چھاتیوں پہ باندھنے سے چھاتیوں کا دودھ خشک ہوجاتا ہے۔ اور تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔

محافظہ حمل

جن عورتوں کے حمل گرجاتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ دھتورہ کی جڑ کو کمر میں باندھیں تو حمل نہیں گرے گا۔ جب نو ماہ ختم ہوجائیں، تو جڑ کو کھول دیں۔

سوزش رحم

یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔ جو کہ اولاد پیدا ہونے کے بعد اکثر ہوا کرتی ہے۔ جس سے بہت زور کا بخار ہوجاتا ہے۔ جس کا علاج کرنے والے حیران رہ جاتے ہیں، اس بیماری کا بہترین علاج درخت ارنڈ ہے۔

ارنڈ کے تازہ پتوں کو کوٹ کر کپڑے میں ڈال کر نچوڑ لیں، کپڑا بالکل صاف ہونا چاہیئے۔ میلا کچیلا نہ ہو۔ اور اس میں سے جو رس نکلے اس میں روئی کا پھوا بھگو کر رحم میں رکھوا دیں، فوراً آرام ہوجائے گا۔

بچوں کا نمونیہ

اندرائن کی جڑ سایہ میں سکھا کر باریک پیس کر شیشی میں بھر رکھیں، وقت ضرورت

ایک ماشہ مندرجہ بالا چورن دو رتی سیندھا نمک ملا کر اور پانی میں گھول کر پلا دیں، فوراً آرام ہو جائے گا۔

بچّوں کا اپھارہ

اگر بچے کے پیٹ پر اپھارہ آگیا ہو، تو اُس کے لئے سونف تین ماشہ پانی میں اُبال کر چھان لیں، اور وہ پانی تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اپھارہ دور ہو جائے گا۔

بچّوں کا تتلا پن

بعض بچے بہت تتلا کر بولا کرتے ہیں۔ اور پھر بڑی عمر کے ہو کر بھی ان کا وہ ہی حال رہا کرتا ہے۔ اس لئے توتلے بچے کی زبان پر ذرا سا ستیا ناشی کا دودھ لگا دیا کریں۔ تتلا پن دور ہو جائے گا۔

بچّوں کی کھانسی

کاکڑا سینگی لے کر جلا لیں، اور اس کی راکھ کو شہد میں ملا کر رکھیں، اس میں سے تھوڑی سی دوا انگلی پر لگا کر چٹایا کریں۔ کھانسی کے لئے از حد مفید ہے۔

بچّوں کے پیٹ کا درد

جب بچوں کے پیٹ میں درد ہوا کرتا ہے، تو اس کی پہچان یہ ہے کہ بچہ بار بار ٹانگوں کو سکیڑتا ہے۔ اور چیختا ہے۔ بچوں کے پیٹ درد کے لئے پیاز کو آگ میں سینک کر اس کا پانی نچوڑ کر چھان لیں، اور تین ماشہ کے قریب بچے کو پلا دیں۔ درد بند ہو کر بچہ رونا بند کر دے گا۔

نوشادر دو رتی۔ پہلے تھوہر کی مندرجہ جٹنی کو پانی میں اُبال کر کپڑے میں ڈال کر نچوڑ لیں۔ اور پانی اس کا پھینک دیں۔ اور نچوڑا ہوا تھوہر دہی میں ملا دیں، اور باقی سب چیزیں بھی ملا کر رائتہ سا بنا لیں۔ اس سب رائتے کو گیہوں کی روٹی کے ساتھ ایک بار دن میں کھائیں اگر ایک مرتبہ میں نہ کھایا جا سکے تو دو تین بار کر کے کھا لیں۔ پھر جب بھی بھوک لگے تو دہی اور روٹی کھائیں۔ گھی، دودھ، کھانڈ یا اور کوئی بھی چیز نہ کھائیں۔ اور رائتہ مندرجہ بالا روزانہ استعمال کریں، اگر دست آئیں، تو روئی بند کر دیں۔ اور سیندھا نمک والی کھچڑی کے ساتھ رائتہ کھا دیں۔ اس طریقہ سے ایک یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کے استعمال سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر کچھ معمولی شکایت باقی رہ جائے یا مکمل آرام ہو جائے تو بھی رائتہ بند کر کے اس کے بھی ایک ہفتہ تک دہی اور کھچڑی کے سوائے اور کچھ نہ کھانا چاہیئے۔

تھوہر کی ٹہنیاں پتلی اور پتے چھوٹے چھوٹے ہری مرچ کے برابر لمبے ہوتے ہیں۔ اس کے سب حصوں سے دودھ نکلتا ہے۔ تھوہر کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ جیسے کانٹے دار تھوہر، پدھارا تھوہر۔ چودھارا تھوہر، ناگ پھنی تھوہر۔ خراسانی تھوہر، ولائتی تھوہر، خراسانی تھوہر کا دودھ زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ اس کے دودھ کو بادی کی بیماری میں، گٹھیہ، ریاح کے دردوں پر چڑنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ تھوہر کے دودھ کی باجرہ کے آٹے کے ساتھ گولی بنا کر کھلانے سے جلاب ہو کر پیٹ کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ تھوہر کے دودھ میں چنے کی دال بھگو کر پھر اس دال کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر کھانے سے جلاب ہو کر آتشک کا زہریلہ مادہ دور ہو کر ہمیشہ کے لئے آرام ہو جاتا ہے۔ تھوہر کو جلا کر اس کی راکھ سے کھار بنا کر دوائیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ کانٹے والے تھوہر کے پتوں کا ساگ بنا کر کھاتے ہیں۔ جس سے پیٹ کی سب خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ناگ پھنی تھوہر کے لال پکے ہوئے پھل کھانے سے دمہ اور کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔

سانپ کا زہر اتارنے والی بوٹی

اس بوٹی کا نام ناگ دون ہے جس کا رنگ بالکل سانپ کے رنگ سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اس بوٹی کے پتوں پہ ویسے ہی چتکبرے نشان ہوتے ہیں جیسے کہ سانپ کے جسم پہ ہوتے ہیں۔ اس بوٹی کی ڈنڈی بھی سانپ کے جسم جیسی چتکبری سی ہوتی ہے۔ اس بوٹی کے پھول لال رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو ایک گز تک لمبے ہوتے ہیں اور یہ بوٹی ہرے بھرے پہاڑوں پہ پائی جاتی ہے۔ اس کو سنسکرت میں ناگ دمنی، ہندی میں ناگ دمن۔ ناگ دون کہتے ہیں۔ اس بوٹی کو دیکھتے ہی سانپ اندھا ہو جاتا ہے۔ کیسا ہی زہریلا سانپ کیوں نہ ہو، اس کے زہر کو مارنے کے لئے یہ مانند تریاق ہے۔ یہ بوٹی چھ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ گھوٹ کر پلا دینے سے سانپ کا زہر بالکل اتر جاتا ہے۔

زہر مار بوٹی

اس بوٹی کو ایک بار ہاتھوں میں مل لینے سے ایک سال تک ہاتھوں میں ایسی تاثیر ہو جاتی ہے، کہ بھڑ۔ بچھو۔ تتیا وغیرہ کے کاٹے ہوئے جگہ پہ ہاتھ رکھ دینے سے پانچ منٹ میں درد دور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب نہ سمجھ لیں، کہ زہریلہ جانور اپنے ہی جسم پہ کاٹے تو اس کو آرام ہوتا نہیں ہے۔ بلکہ خواہ کسی کو بھی کاٹے۔ اس کے کاٹے ہوئے جگہ پہ صرف ہاتھ رکھ دیں، اس کا درد مٹ جائے گا، اور زہر اتر جائے گا، وہ بوٹی کیا ہے۔؟ وہ بوٹی بھی ہر جگہ ملنے والی، آم کا درخت ہے اس درخت کے پھول جبکہ وہ کچے ہوں اور پکنے پہ آنے والے ہوں۔ ان میں خوشبو پیدا ہو چکی ہو تو تب دو چار درختوں کے تھوڑے تھوڑے پھول توڑ کر

ان پھولوں کو لگا تار ڈیڑھ دو گھنٹہ تک آہستہ آہستہ اپنے دونوں ہاتھوں سے ملتے رہیں۔ تاکہ ان کا پانی ہاتھوں میں اچھی طرح جذب ہو جائے۔ اس طرح کرنے سے ہاتھوں میں آم کے اس بور کی پھولوں جیسی ہی خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور بوٹی کا میل ہاتھوں پر جم جائے گا۔ پھر چار گھنٹہ تک ہاتھوں کو بالکل پانی نہ لگائیں۔ دھوئیں نہیں۔ چار گھنٹہ بعد ہاتھوں کو دھو سکتے ہیں۔ اور سب کاروبار کر سکتے ہیں۔ بس آپ کے ہاتھوں میں وہ تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ سال بھر تک آپ جب بھی آدمی کے بھڑ۔ تتیا یا بچھو کاٹے ہوئے جگہ پر اپنا ہاتھ رکھدیں گے، اس جگہ کا زہر دور ہو کر فوراً آرام ہو جائے گا۔ ایک بار ملنے سے بارہ ماہ تک یعنی ایک سال تک اس کا ہاتھوں میں اثر رکھتا ہے۔ آم کے درخت میں جب پہلی بار ہی یہ بور، یعنی پھول دیکھو تب ہی یہ کرنا چاہیئے۔ یعنی تب ہی ان پھولوں کو توڑ کر اپنے ہاتھوں میں بدستور مندرجہ بالا طریقے سے ملنا چاہیئے۔

چیچک کی بُوٹی

یہ مرض، چیچک شیتلا۔ بڑی ماتا وغیرہ ناموں سے مشہور ہے۔ اس بیماری کے پیدا ہونے کا کوئی خاص موسم نہیں ہے۔ یہ بیماری ہر موسم میں پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ البتہ زیادہ تر موسم بسنت میں یہ بیماری زیادہ پھیلا کرتی ہے۔ اس لئے اس بیماری کو کہیں کہیں بسنت روگ بھی کہتے ہیں۔ یہاں اس بیماری کا ایک ایسا نسخہ بوٹی لکھا جا رہا ہے۔ جس پہ زیادہ سے زیادہ ایک پیسہ لاگت آتی ہے۔ اور نہایت مفید ہے۔ وہ بوٹی کیا ہے :- درخت ساگون ہے۔

ساگون کے بیج لے کر اپلوں کی آگ کے درمیان رکھ کر ان کو جلالیں۔ بس دوا تیار ہے۔ کتنی آسان چیز ہے۔ ان بیجوں کی راکھ کے سامنے قیمتی سے قیمتی دوائیاں

بھی بے کار ہیں۔ اس کی خوراک ایک سال تک کی عمر کے بچے کے لئے آدھی رتی سوا ایک رتی تک کافی ہے۔ تین سال سے لے کر اور پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے صرف دو رتی۔ اور پانچ سال سے دس سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے بلکہ پندرہ سال تک عمر کے بچوں کے لئے صرف تین رتی کی خوراک کافی ہے۔ اگر سال میں ایک دو بار اس دوا کی خوراک استعمال کرا دینے سے پھر شیتلا ماتا کے نکلنے کا خطرہ نہیں رہتا اگر کسی بچے کے گھر میں چیچک شیتلا نکلی ہوئی ہو، تو گھر کے دوسرے بچوں کو اس کی ایک دو خوراک استعمال کرا دینے سے پھر ان بچوں پر چیچک شیتلا کا اثر نہیں ہوتا۔ اور جس کسی کے چیچک نکلی ہوئی ہو، اس کو اس دوا کی ایک خوراک کھلا دو۔ تین دن کے اندر اندر بخار اتر جائے گا۔ اور چیچک کے سب دانے باہر آسانی سے نکل آئیں گے جو بہت جلد اچھے بھی ہو جائیں گے۔

اگر ماہ چیت اور اسوج میں اس دوا کی ایک دو خوراکیں بچوں کو استعمال کرا دی جائیں، تو پھر ایک سال تک چیچک شیتلا نکلنے کا خطرہ نہیں رہتا۔

گلابی پاؤڈر اور بوٹی

گالوں پر سرخی لانے کے لئے طرح طرح کے پاؤڈر ولایت سے ہندوستان میں آتے ہیں، اور فیشن پرستوں کی جیبوں سے لاکھوں روپیہ نکال کر سمندروں پار لیجاتے ہیں۔ لیکن افسوس ان کو معلوم نہیں کہ ہندوستان میں ایسی بوٹیاں بھی موجود ہیں، کہ جہاں ولائتی پوڈروں پہ ایک روپیہ خرچ آتا ہے۔ وہاں ایک پیسہ کی بوٹی سے کام چل سکتا ہے لیکن کسی کو معلوم ہو تبھی تو۔ سنئے ہم آپ کو وہ بوٹی بتلاتے ہیں۔

چترک بوٹی کی چھال کو سرکہ میں اُبال کر بوتلوں میں بھر لو اور وقت ضرورت اس میں فلالین کا کپڑا تر کرکے گالوں پر لگاؤ۔ فوراً گالوں پر ایسی خوبصورت سرخی جم جائے گی، کہ جیسے قدرتی ہی رنگ ہے۔ اس کے سامنے پوڈر بے کار ہیں۔

نہایت ممسک بوٹی سورن سر یا ستیاناشی

اس بوٹی کے بیج پہلے دن ایک رتی لے کر صبح خالی پیٹ پانی کے ساتھ نگل جادیں۔ دوسرے دن دو رتی اور تیسرے دن تین رتی۔ اسی طرح آٹھ روز تک ایک ایک رتی روزانہ بڑھاتے بڑھاتے آٹھویں روز آٹھ رتی بیج نگل جادیں۔ بس آٹھ رتی سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ اور آٹھ آٹھ رتی چالیس روز تک استعمال کریں۔ اور ان چالیس دنوں میں اپنے آپ کو پورا برہمچاری رکھیں۔ اور پھر اس کا کرشمہ دیکھیں۔

اس کے بیجوں کو ہاتھوں میں لے کر کئی بار زور زور سے دبانے سے اکثر دست کی حاجت ہو جایا کرتی ہے۔ اور ایک دست ہو جاتا ہے۔ جہاں دست آور دوائیاں کھانے سے انتڑی وغیرہ کو نقصان ہوتا ہے۔ وہاں اس ترکیب سے ہر حالت میں فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔

آدھا سیسی (درد) کی بوٹی

یہ بوٹی کڑوی تو ہنیا ہے۔ جسے آپ نے سادھو سنیا سیوں کے پاس پانی بھرے کے برتن کی جگہ دیکھا ہو گا۔ اسی تونبی کے سوکھے بیج لے کر پاتال جنتر کے طریقے سے ان کا تیل نکال لیں اور شیشی میں بھر کر محفوظ رکھیں۔ وقت ضرورت مریض کو اس تیل میں سے دو چار بوند تیل کی نسیہ دیں۔ یعنی اس کی ناک میں ٹپکا دیں۔ اور دو چار بوند تیل درد کی جگہ مالش کر دیں۔ درد دور ہو جائے گا۔

تانبہ کا کشتہ بنانا

تانبہ کا برادہ دو تولہ۔ ریٹھے کا چھلکا باریک پسا ہوا پہلے مٹی کے پیالے میں ریٹھو کے چھلکوں کا چورا یا چورن کی ایک تہہ بچھا دیں۔ اس کے اوپر تانبہ کا برادہ بچھا دیں۔ پھر ریٹھے کے چھلکوں کا چورن بچھا دیں۔ پھر اس کے اوپر تانبہ کا برادہ اور پھر ریٹھے کے چھلکوں کا چورن بچھا دیں۔ اور اس کے اوپر دوسرا مٹی کا پیالہ رکھ کر منہ بند کر کے خوب اچھی طرح کپڑ مٹی کر دیں اور زمین کے اندر گڑھا کھود کر بیس سیر پختہ اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ تیار ہے۔

کشتہ شنگرف مومیہ

یہ کشتہ نہایت ہی مفید چیز ہے۔ گھی اور دودھ کافی مقدار میں ہضم کراتا ہے۔ اور چہرہ کو سرخ بنا دیتا ہے۔ صرف دس بارہ روز کے استعمال سے ہی گیا گزرا نامرد بھی مرد بن جاتا ہے۔ جس کے تیار کرنے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

ترکیب :۔ کشتہ نیلا تھوتھا سفید رنگ والا۔ جس کے تیار کرنے کی ترکیب بھی آگے بتلائی جا رہی ہے۔ ایک تولہ لیں۔ اور اس کو آک کے آدھ پاؤ دودھ میں ڈال کر ایک ہفتہ تک رکھ چھوڑیں۔ اور ایک ہفتہ کے بعد کپڑے میں چھان کر پاس رکھیں، اور شنگرف ایک رتی ایک تولہ کو کسی مٹی کے برتن میں رکھ کر دھیمی آگ پر رکھیں اور اس دودھ کا چوبہ دیتے رہیں۔ یعنی اس دودھ کی بوندیں شنگرف کی ڈلی پر ٹپکاتے رہیں۔ جب شنگرف نرم ہو کر موم جیسی ہو جاوے، تو آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اس کی خوراک ایک چاول سے دو چاول تک مکھن یا ملائی میں کھلا دیں۔ کھٹی اور بادی چیزیں دینے بچیں، اور برہم چریہ رکھیں۔

کشتہ چاندی

حالانکہ کیکر (ببول) کے پتوں اور پھولوں کے اندر چاندی کا پتر دو تین بار کی آگ دینے سے کشتہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں ایک ایسی سہل ترکیب لکھی جاتی ہے، جس میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ چاندی کا برادہ یا باریک باریک پترے تین ماشہ لیں، اور ان کو پکے کھرل میں ڈال کر اس پر کیکر کی پھلیوں کا رس یا دودھ یا پتوں کا رس، جو پتوں کو کوٹ کر نکالا جاتا ہے۔ پاؤ بھر لیں، اور رگڑتے رگڑتے اس تمام رس کو خشک کر دیں۔ اس کے بعد اس کی گولی سی بنا کر مٹی کے کوزے میں بند کر کے پندرہ سیر دشتی اپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح تین مرتبہ آگ دینے سے چاندی کا کشتہ نہایت بہترین تیار ہو جاتا ہے۔ خوراک اس کشتہ کی آدھی رتی مکھن کے ساتھ استعمال کرانے سے بواسیر اور جریان احتلام کی نہایت اکسیر دوا ہے۔

کشتہ نیلا تھوتھا

ریٹھے کے چھلکے ایک پاؤ نہایت باریک پیسیں اور پندرہ تولہ آک کے دودھ میں ملا کر اس کی دو ٹکیاں بنائیں، اور ان دونوں ٹکیوں کے درمیان میں نیلا تھوتھا کی ایک ڈلی رکھ کر ٹکیوں کو آپس میں جوڑ دیں اور دو پیالوں میں رکھ کر باندھ کر کپڑ مٹی کر کے سکھا لیں، اور ہوا سے بچا کر صرف پانچ سیر اپلوں کی آگ دیدیں۔ سفید کشتہ تیار ہوگا۔ اس کشتہ میں سے ذرا سا دہی میں ڈال کر دیکھیں، اگر زنگار نہ دے تو درست ہے۔ اگر زنگار دے تو پھر آک کے دودھ میں کھرل کر کے گرم بھوبھل میں بھون لیں۔ تیار ہے۔ پرانی آتشک اور سوزاک کے لئے نہایت مفید ہے۔ خوراک اس کشتہ کی آدھے چاول سے آدھی رتی تک کافی ہے۔

کشتہ سونا

سونے کے پترے سنار سے بہت پتلے پتلے کرا لو۔ اور ڈکائن درخت کی ہری اور ملائم چھال کی کٹی ہوئی لگدی کے درمیان رکھ کر کپڑ مٹی کر کے سکھا لو۔ اور گجپٹ کی آگ دو۔ نہایت عمدہ کشتہ سونے کا تیار ہوگا۔ اگر پہلی مرتبہ میں کچھ کمی رہ جائے، تو دوسری تیسری بار میں اس طرح آگ دیتے رہنے سے کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔

۲۔ کانٹے دار چولائی بارہ تولہ کو کوٹ کر اس کی لگدی بنا کر اس کے درمیان ایک تولہ سونے کے باریک پتروں کو رکھ کر کپڑ مٹی کر کے سکھا کر مندرجہ بالا طریقہ سے آگ دیدو۔ کشتہ تیار ہے۔

یہ کشتہ کھانے سے جسم کا رنگ سونے کی طرح دمکنے لگ جاتا ہے۔ بڑھاپے کی کمزوری کو دور کر کے جوانوں کی طرح بادان طاقت ور بناتا ہے۔ اور صحت محفوظ رکھتا ہے۔

کشتہ سنکھیا

سنکھیا کی ایک تولہ کی ایک ڈلی لے کر لوہے کی کڑھائی میں رکھیں، اور اسکو چولھے پر رکھ کر اس کے نیچے دھیمی دھیمی آگ جلا دیں۔ اور اس ڈلی کے اوپر پیاز اور لہسن کا ملا ہوا پانی (رس) کا چوپہ دیتے رہیں۔ یہاں تک کہ پیاز لہسن کا ملا ہوا رس یا پانی آدھ سیر اس ڈلی میں جذب ہو جائے۔ لیکن اس دوران میں آنکھوں کو اس کے دھوئیں سے بچائیں ورنہ سخت نقصان کا خطرہ ہے۔ جب آدھ سیر رس یا پانی جذب ہو جائے تو کڑھائی کو اتار کر ڈلی کو نکال لیں اور ٹھنڈا ہونے پر کھرل میں ڈال کر باریک پیس لیں اور شیشی میں بھر کر رکھ لیں۔

دوا تیتر
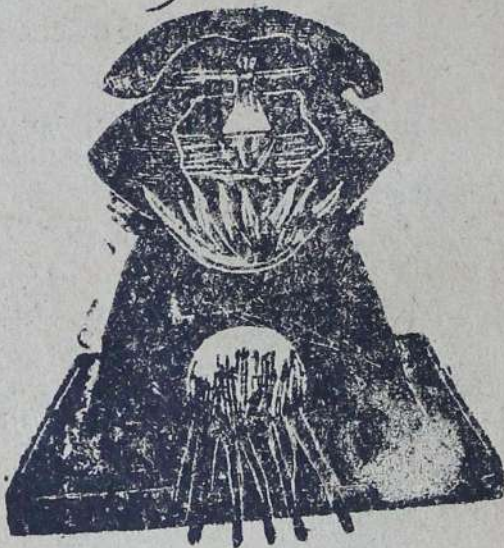
اس تیتر میں ایک ہانڈی کے آدھے حصے میں کاڑھا یا رس وغیرہ بھر دیا جاتا ہے اور اس ہانڈی کے کناروں دو طرف آمنے سامنے سوراخ کر کے ان سوراخوں میں ایک

لوہے کی سلاخ یا لکڑی ڈالدی جاتی ہے جس میں کپڑے کی پوٹلی بنا کر باندھی جاتی ہے اور یہ پوٹلی ہانڈی میں بھرے ہوئے کاڑھے یا رس میں ڈوبی رہنی چاہیئے۔ ساتھ ہی دھیان رکھیں کہ پوٹلی ہانڈی کی تلی میں نہ لگنے پائے۔ تلے سے اُدھر لٹکتی رہے۔ جس چیز کو دولائیتر کے ذریعہ شدہ مصفی کرنا ہے۔ وہ اس پوٹلی کے اندر رکھی جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کے نیچے آگ جلانا چاہیئے جب ہانڈی کا رس یا کاڑھا جلتے جلتے اتنا کم رہ جائے، کہ پوٹلی کا کوئی حصہ اس میں ڈوب نہ سکے۔ آگ جلانا بند کریں، اور آگ جلانے سے پہلے ہانڈی کا منھ کسی مٹی کے ڈھکنے یا شکورے وغیرہ سے بند رکھنا چاہیئے۔ تا کہ ہانڈی کی بھاپ ایک دم باہر نہ نکل سکے۔ البتہ ہانڈی اور ڈھکنے یا شکورہ کے کناروں کو بند بھی نہ کریں، تاکہ تھوڑی بہت بھانپ نکلتی رہے۔

سوویدنی نیتر

ایک ہانڈی میں اس کے آدھے حصہ تک پانی کاڑھا یا رس جو بھی ہو بھر دیں۔ پھر اُس ہانڈی کے منھ پہ ایک کپڑا باندھ دیں۔ بندھا ہوا کپڑا ہانڈی کے اندر کی طرف ذرا لٹکتا رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس میں دوائیاں وغیرہ ڈالی جا سکیں۔ پھر اس میں دوائیاں ڈال کر اب ہانڈی کے منھ پر مٹی کا ڈھکن یا شکورہ وغیرہ رکھ کر اس کی خوب مضبوط کپڑ وٹی کر دیں، اور سکھا لیں۔ اس کے بعد ایک بار اور کپڑ وٹی کر لیں تاکہ کپڑ وٹی (یعنی کپڑا ملتانی میں بھگو کر) مضبوط ہو جائے اور اس کے اندر سے بھاپ نہ نکل سکے۔ جب کپڑ وٹی خشک ہو جائے تو چولھے پہ رکھ کر اس کے نیچے آگ جلادیں۔ بس اسی کا نام سوویدنی نیتر ہے۔

پاتنا ینتر

ایک ہانڈی جس کا پیندا تقریباً سولہ انگل ہو۔ اس کے اندر پارہ یا شنگرف وغیرہ جو بھی چیز رکھنی ہو رکھ دیں۔ اب ایک ہانڈی جس کی لمبائی دس انگل، چوڑائی آٹھ انگل اور اونچائی تقریباً چار انگل ہو۔ جس کا منہ اس پہلی ہانڈی سے اتنا چھوٹا ہو کہ وہ الٹی کر کے اس کا منہ پہلی ہانڈی کے منہ کے اندر گھس جائے، اور کوئی جھری نہ رہے۔ کپڑ مٹی کر کے جھری بالکل بند کر دیں تاکہ بھاپ باہر نہ نکل سکے۔ اب اس ہانڈی کے اوپر ایک ایسا برتن رکھ دیں کہ جس میں پانی بھر دیا جائے۔ اور آگ پر چڑھا دیں، تمام پارہ، یا شنگرف نیچے کی ہانڈی سے اڑ کر بیچ والی ہانڈی میں جمع ہو جائے گا۔ اس کا نام پاتنا ینتر ہے۔ اس ینتر میں اوپر کا پانی پانچ پانچ منٹ کے بعد جب بھی ذرا گرم ہو جائے نکال کر بدل دینا چاہیئے۔

بھودر نیتر
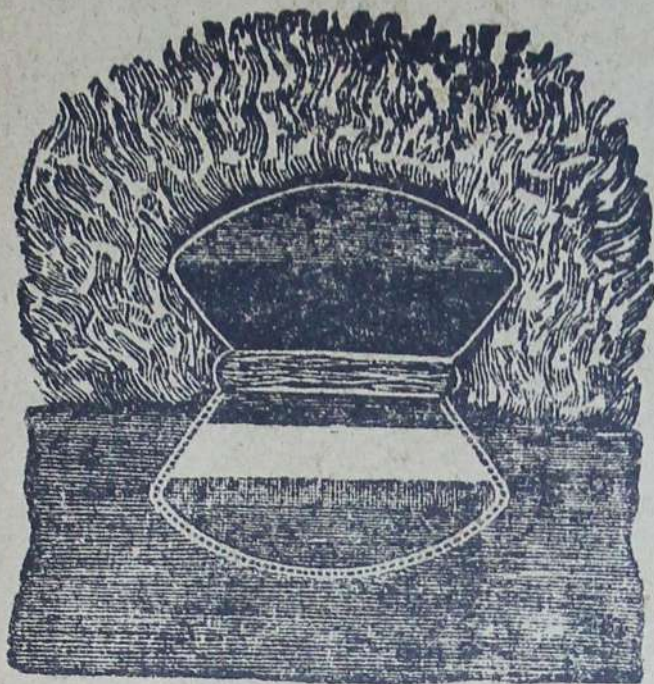
دو ہانڈیوں کے منہ ڈمرو نیتر کی طرح بند کر کے پھر ہانڈی کے برابر زمین میں ایک گڑھا کھود کر نیچے کی ہانڈی گڑھے کے اندر رکھ کر مٹی سے خوب اچھی طرح دبا دیں۔ اور اوپر والی ہانڈی کے چاروں طرف اُپلے رکھ کر آگ لگا دیں یاد رکھیں کہ نیچے والی ہانڈی میں پانی ہو اور اوپر والی ہانڈی کے پیندے میں پارہ کا لیپ کر دینا چاہیئے۔ آگ کی گرمی سے تمام پارہ نیچے کی ہانڈی کے پانی کے اندر گر گر کر اکٹھا ہو جائے گا۔ اس کا نام ہی بھودر نیتر ہے۔

گوشتی نیتر

اس نیتر کے لیے ایک بالشت لمبی، اور چھ انگل چوڑی دو موشا بنا دیں
ان میں سے ایک کو زمین میں گاڑ دیں اور اس کے منھ پہ دوسری موشا

بالو نیتر

ایک کانچ کی شیشی، یا آتشی شیشی پہ پہلے ایک انگل موٹی کپڑ مٹی کر کے سکھالیں
پھر اس میں پارہ، گندھک وغیرہ جو بھی رکھنا ہو رکھیں۔ البتہ شیشی کے تہائی حصّہ

سے زیادہ نہ بھریں، یعنی کم از کم شیشی کے جتنے حصّہ میں بھرا گیا ہو۔ اس سے دوچند شیشی ضرور خالی رہنی چاہیئے۔ پھر اس شیشی کو ایک بالشت گہری ہانڈی میں رکھیں۔ اور اس ہانڈی پہ بھی تین چار دفعہ کپڑ مٹی کر کے پہلے سکھا لینا چاہیئے۔ اب اس ہانڈی میں شیشی کے گلے تک بالو ریت بھر دیں، اور ہانڈی کے منہ پہ مٹی کا ڈھکن یا شکورہ وغیرہ لگا کر کپڑ مٹی سے بند کر دیں۔ اور چولھے پہ رکھ کر دھیمی دھیمی آگ لگا دیں۔ جب اس ڈھکن یا شکورہ پہ تنکا رکھنے سے جلنے لگے تو ٹھیک سمجھیں۔

' سے بالو نیتر کہتے ہیں۔ اگر بالو ریت کی جگہ نمک بھرا جائے تو پھر اس نیتر کا نام بجائے بالو نیتر کے نمک نیتر ہو جائے گا۔
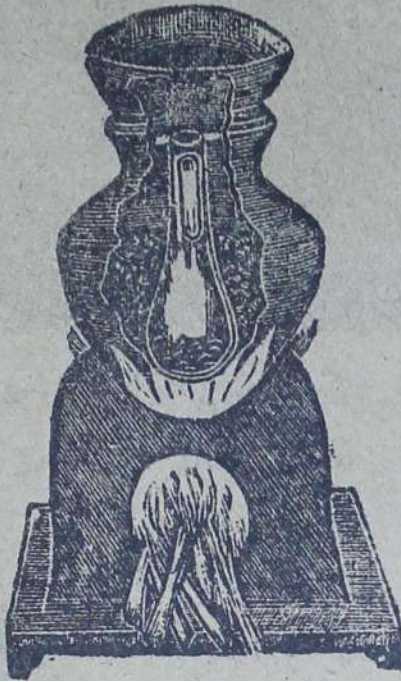
کچھپ نیتر
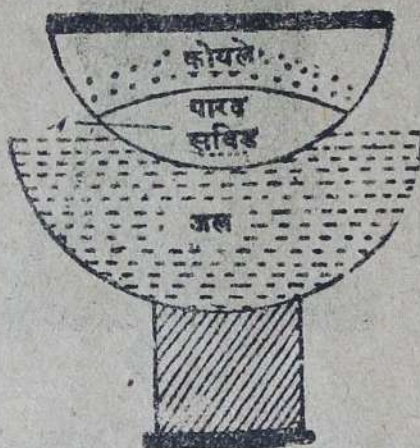
ایک بڑے ٹب یا ناند میں پانی بھر دیں، پھر ایک اور چوڑا برتن ایسا لیں کہ اس کا پیندا پانی سے چھوتا رہے۔ پھر اس برتن کے بیچ میں گندھک کے ساتھ پارہ وغیرہ ایک موشا میں بند کر کے رکھیں، اور ایک لوہے کی کٹوری سے اس موشا کو ڈھک کر چھ مرتبہ کپڑ مٹی کر کے سکھا لیں۔ پھر ٹب کے ادھر والے برتن موشا کے چاروں طرف گیر اور بیری کے کوئلوں کی آگ جلا دیں، اس کا نام کچھپ نیتر ہے۔

ودیادھر نیتر

ایک ہانڈی میں پارہ وغیرہ دوائی ڈال کر اس کے اوپر ایک اور ہانڈی سیدھی ہی رکھ کر اوپر والی ہانڈی کا پیندا اور نیچے والی ہانڈی کا منہ کی جھڑی کپڑمٹی سے

اور اوپر والی ہانڈی میں پانی بھر کر جس چولھے پر چاروں طرف سے آگ جل سکے۔ اُس چولھے پر رکھ کر آگ جلا دیں۔ آگ کی گرمی سے پارہ نیچے کی ہانڈی سے اُتر کر اوپر والی ہانڈی کے پیندے میں جم جائے گا، جو ہانڈیوں کے ٹھنڈا ہونے پر احتیاط سے اتار لیں، لیکن یاد رکھیں جب بھی اوپر والی ہانڈی کا پانی گرم ہو جائے۔ اس کو نکال کر اور ٹھنڈا پانی بھرتے رہنا چاہیئے۔ اس طریقہ کا نام ودیادھر ینتر ہے۔

نوٹ:۔ دیکھیے تصویر نمبر۲ ودیادھر ینتر صفحہ ۲۶۹ پر

ودیادھر نیتر تصویر ۲

ترپک پاتن نیتر

ایک گھڑے کی گردن سے ذرا نیچے جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے سوراخ کرکے اس میں کسی دھات کی یا بانس کی نلکی ترچھی نیچے کی طرف کو جھکی ہوئی جوڑ کر اس نلکی کا دوسرا سرا ایک پانی سے بھرے گھڑے کی گردن میں جوڑ دیں، پہلے پارہ یا دوا والے گھڑے کو چولھے پر رکھیں اور دوسرے پانی والے گھڑے کو کچھ اینٹوں کے اوپر رکھ دیں، اور دونوں گھڑوں کے منہ پر ڈھکن شکورہ رکھ کر کپڑ مٹی سے بند کر دیں، اور اب چولھے پر رکھے ہوئے گھڑے کے نیچے آگ جلا دیں۔ تو پارہ اڑ اڑ کر ترچھی نلکی کے ذریعہ پانی والے گھڑے کے اندر آ جائیگا۔ نلکی اور پانی والے گھڑے کے

اوپر ٹھنڈا پانی ڈالتے رہنا چاہیئے۔

اِنشٹی کا نیتر
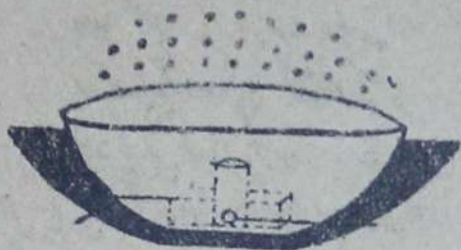
اس نیتر کے لئے پہلے زمین میں گڑھا بنا دیں۔ پھر اس پہ ایک موٹا ڈھکن یا شکورہ رکھدیں
اب ایک اینٹ میں دو انگل چوڑا گڑھا کھود کر اس میں پارہ بھر کر اینٹ کے چاروں
طرف ایک انگل اونچی مینڈ بنا دیں، پھر پارہ رکھے ہوئے گڑھے پہ ایک کپڑا باندھ کر اس پہ

گندھک رکھ کر اس کو ایک شکورے سے ڈھک کر اس کے کناروں کی جھریوں کو ملتانی مٹی سے بند کردیں، اس کے بعد شکورے کے اوپر اُپلوں کی دھیمی آگ جلادیں۔ اسکو اشٹی کا نیتر کہتے ہیں۔

تپت کھل نیتر

اس نیتر میں نو انگل لمبا اور چھ انگل گہرہ لوہے کا چکنا کھرل اور آٹھ انگل لمبی موصلی بنوائیں۔ پھر ایک گول چولہے میں کوئلے بھر کر ایک سوراخ سے دھونکنی کے ذریعہ آگ دیں۔ اور کھرل میں پارہ وغیرہ ڈالدیں اور موصلی سے گھوٹنا شروع کریں۔ چولہے کی بجائے زمین میں گڈھا کھود کر اس میں کوئلے بھر کر اس کے اوپر کھرل رکھ کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تابھی نیتر

مٹی یا لوہے کی ایک تھالی جس کا تلا اچھا موٹا ہو۔ اور چار انگل کے قریب کنارے ہوں اور ساتھ ہی اس کے تلے میں ایک گڈھا بھی ہو۔ جس میں گندھک، پارہ رکھا جاسکے...

پھر اس گھڑے کے چاروں طرف ایک انگل اونچی مینڈھ بنا دیں۔ پھر گاؤ کے تھن جیسی شکل کی ایک موشالے کر اُس پر جما کر رکھ دیں، پھر پانی میں نہ گلنے والی مٹی جو پرانے لوہے کی میل، پرانا گڑ اور چونا ملا کر ببول کے کاڑھے کو رتھ میں گھوٹ کر بنائی جاتی ہے۔ اس سے لیپا کر کے سکھا لیں۔ اب اس لوہے کی تھالی میں ایک انگل جل بھر کر اسکے نیچے آگ جلا دیں۔

پاتال یتر

ایک لوہے کے پیالے کے ایک سرے پر لوہے کی پتلی ڈنڈی لگوا لیں، یہ ڈنڈی آخر میں سرے پر کچھ جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔ مڑی رہنا چاہیئے۔

اس کا نام پالکا نیتر ہے۔

پاتن نیتر

اس نیتر میں نیچے والی ہانڈی میں پانی بھر کر رکھیں۔ لیکن اس میں پانی بھرنے سے
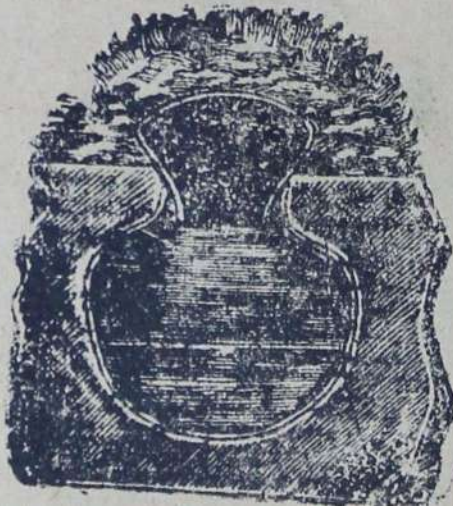
پہلے پارہ کو لیپ کر سکھا لینا چاہیئے۔ اس کے بعد ہانڈی کا منھ چونا منڈور وغیرہ سے بند کر دیں اور جنگلی اُپلوں یعنی ارنوں کی آگ دیں۔

چارن تنتر
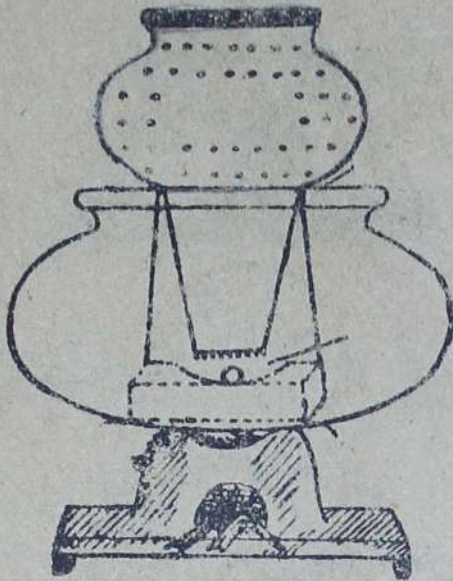
اس تنتر میں بارہ انگل لمبی اور چھ انگل چوڑی لوہے کی ایک موشا اور پونے بارہ انگل لمبی اور پونے چھ انگل چوڑی دوسری لوہے کی موشا بنوائیں۔ پونے بارہ انگل لمبائی والی موشا میں لمبائی کی طرف سے چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے پارہ کے برابر مصفی گندھک بھر دیں۔ اسی طرح دوسری موشا میں پارہ بھر کر گندھک والی موشا کو منھ کی طرف سے اچھی طرح پھنسا دیں، پھر چونا منڈور وغیرہ کا لیپ کر کے سکھا لیں۔ اور چوڑی ناندیا ٹب میں پانی بھر کر اس کے منھ پر درمیان میں پارہ والی موشا میں چوڑا سوراخ کر کے ایک دوسرا برتن

رکھ دیں، اس برتن کے سوراخ میں پارہ والی موشا اس طرح پھنسا دیں کہ اس کا صرف پارہ والا حصہ پانی میں ڈوبے اور باقی حصہ موشا کے نیچے اوپر اُپلوں کی آگ جلادیں۔

بھودر نیتر
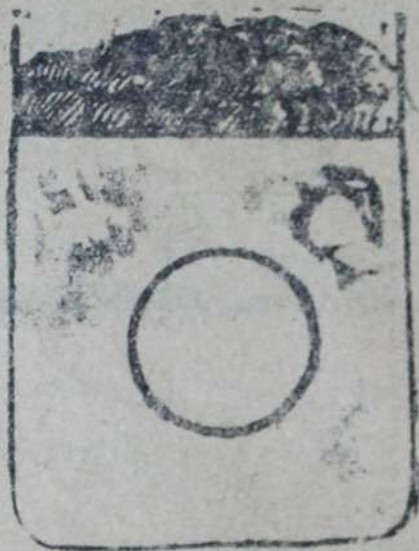
زمین میں ایک گڑھا کھود کر اس میں دو انگل بالو ریت بھر دیں، پھر ایک موشا میں پارہ وغیرہ دوا رکھ کر اس بالو ریت پر رکھ کر بالو ریت سے ڈھانپ دیں۔ تقریباً دو دو انگل بالو ریت موشا کے چاروں طرف آجانا چاہیئے۔ اب اس بالو کے اوپر گڑھے میں اپلوں کی آگ جلادیں بس یہی بھودر نیتر ہے۔

بلیھی تیزاب
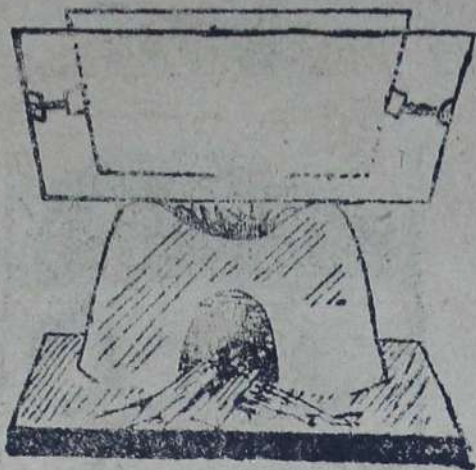
ایک بڑا لوہے کا ٹب بنوائیں، اس کے اندر کناروں پر آمنے سامنے کڑے بھی لگوائیں۔ اور ٹھیک اسی طرح کا ایک چھوٹا ٹب بنوائیں۔ جو پہلے ٹب کے اندر آسکے۔

اب بڑے برتن میں کاڑھا بھر لیا۔ اور اس میں دوسرا برتن اچھی طرح پھنسا دیں۔ اور اس میں پارہ ڈال کر دونوں کو چولھے پر رکھ کر نیچے دو پہر تک آگ جلا دیں۔

سوما نل ینتر

ایک مٹی کے برتن میں پانی بھر کر اس کے اوپر ایک پارہ بھری سوشا جو پانی کو چھوتی رہے کچھپ ینتر کی طرح رکھ کر کچھپ ینتر کی طرح ہی آگ لگا دیں۔

ہنس پاک ینتر
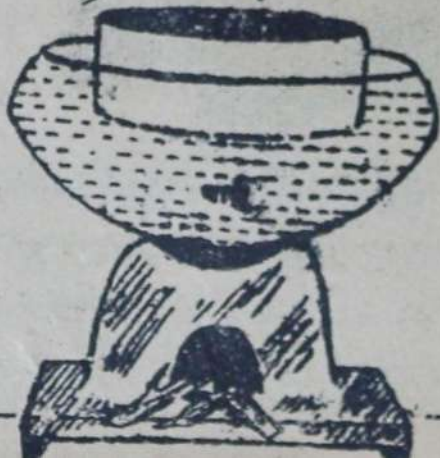
ایک مٹی کے پتلے چوڑے ٹھیکرے میں کناروں تک بالو ریت بھر کر اس کے اوپر دوسرا چوڑا ٹھیکرا رکھیں، اور اس میں پانچوں نمک، پانچوں کھار گائے کے پیشاب کے ساتھ میں کرا کٹھا کر کے رکھ دیں، اور نیچے دھیمی دھیمی آگ جلا دیں۔

دھوپ پنیتر
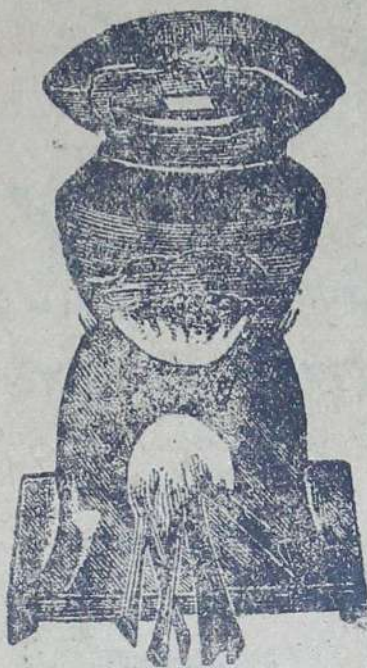
ایک لوہے کا آٹھ انگل چوڑا اور آٹھ انگل اونچا برتن لے کر اس میں گندھک، مینسل، ہڑتال وغیرہ جن سے بھی سونے یا چاندی کے پتروں کو دھواں دینا ہو ڈال دیں۔ اور اس برتن کے گردن کے حصہ میں بنے ہوئے پانی کے برتن پر پتلی پتلی لوہے کی جالی لگا دیں، اور اس جالی پر سونے کے یا چاندی کے پتر رکھیں، پھر اس لوہے کے برتن کو دوسرے

لوہے کے برتن کو اوندھا منہ کر کے ڈھک دیں، اور جھریاں بند کر کے سکھا لیں، پھر چولھے پر چڑھا کر نیچے آگ جلا دیں۔ اس یتر کو دھوپ یا نیتر کہتے ہیں۔

کنڈک نیتر
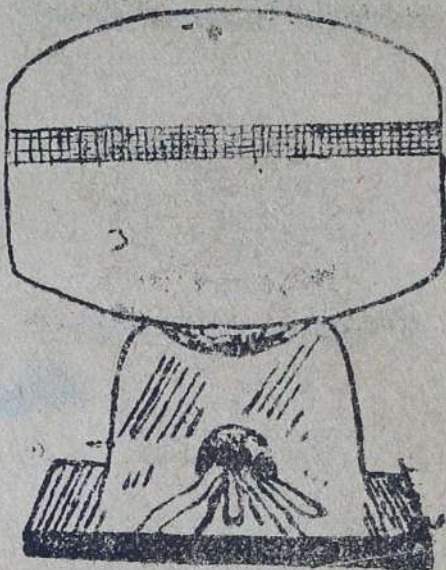
(۱) ایک مضبوط ہانڈی میں آدھا حصہ پانی بھر کر اس کے منہ میں سوکھی گھاس کا ایک گچھا سا پھنسا دیں۔ اور اس پر دوائیاں رکھ دیں، پھر اس ہانڈی پر ایک اور ہانڈی منہ ملا کر ڈھک دیں۔ اور اس کے نیچے آگ جلا دیں۔

(۲) ایک موٹی ہانڈی کے آدھے حصے میں پانی بھر کر اس ہانڈی کا منہ ایک موٹے کپڑے سے باندھ دیں اور اس کپڑے پر دوائیاں رکھ کر دوسری ہانڈی کو اوندھا یعنی الٹا کر کے اس کا منہ پہلی ہانڈی کے منہ سے ملا کر اچھی طرح کپڑ مٹی کر کے سکھا لیں۔ پھر اسکے نیچے آگ جلا دیں، یہ کنڈک نیتر کہلاتے ہیں۔

(کنڈک نیتر نمبر ۲)

ایک موٹی ہانڈی میں آدھا حصہ پانی بھر کر اس ہانڈی کا منہ ایک موٹی
چیز سے باندھ دیں۔ اب اس چیز پر رکھ دوسری ہانڈی کو آدھا
منہ پہلی ہانڈی پر رکھ کر لیپا کر دیں۔ اب اس کے نیچے آگ جلا دیں۔ اسے
بھی کنڈک نیتر کہتے ہیں۔